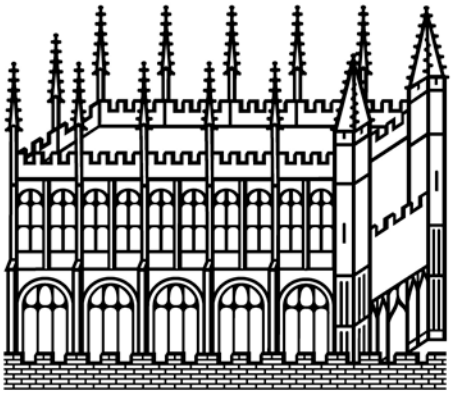

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

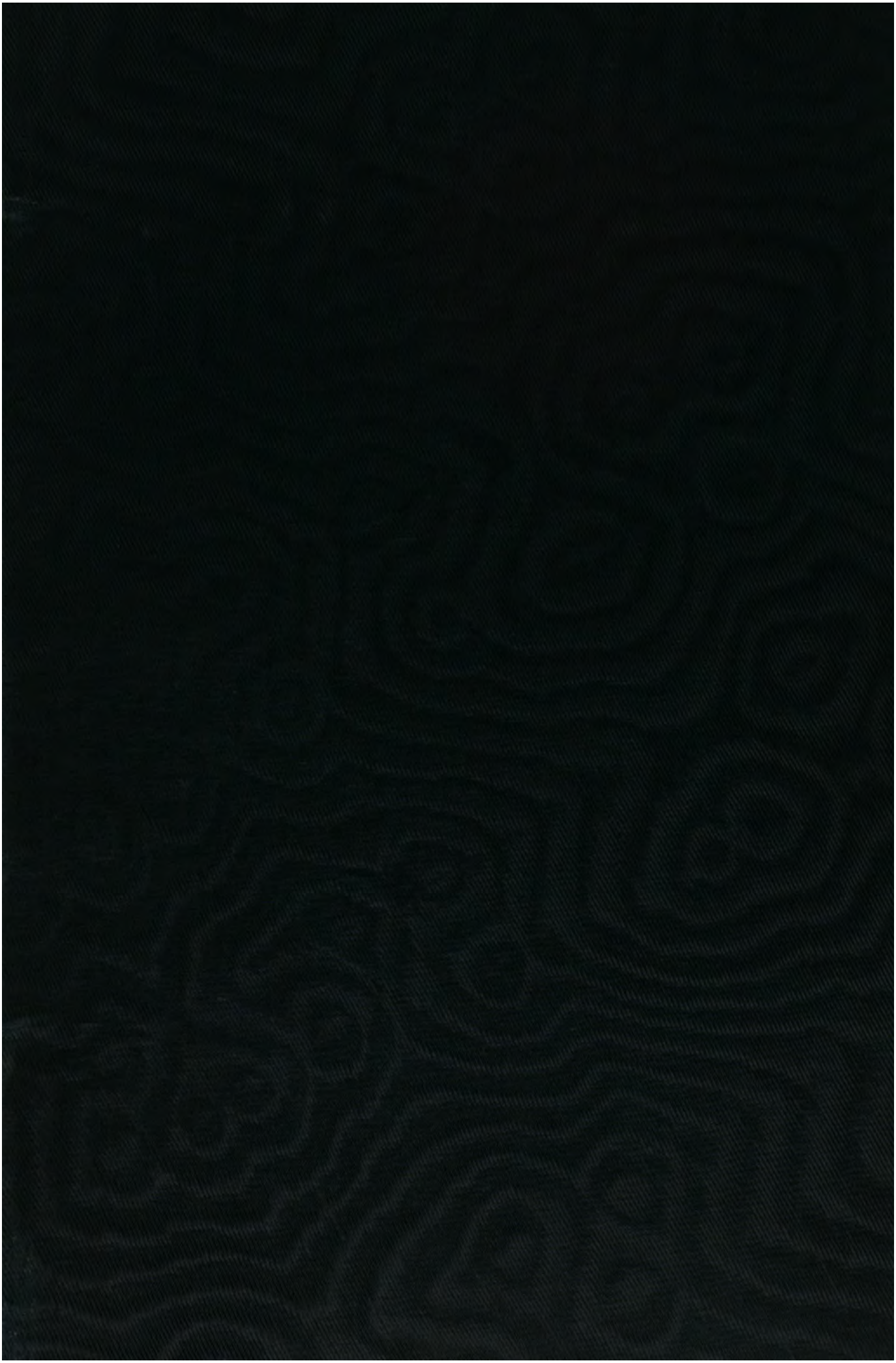

16 8 4

INSTITUTE INDIA

رامائن تلسی کرت مع تصویر چھپیک ساتوں کانڈ نہایت صحیح
مع بھومکا و مالس دیکا جداگانہ و حکایات محولہ و گوشس
و سنگیت گوشس۔
ایضاً ؍؍ مع چھپیک بشرح ؍؍ مجلد۔
ایضاً ؍؍ مع تصویر سٹیک۔ یعنے حاشیہ
پر مالس دیکا و سنکا سمادھان مع ایکارتھ کوشس
نہایت صحیح عمدہ چھاپہ۔
ایضاً ایضاً ایضاً شرح ایضاً مجلد
ایضاً۔ جلی قلم مع چھپیک و تصویر جلی۔
ایضاً — ایضاً — ایضاً —
ایضاً۔ مع چھپیک خرد جو بہت سی پرتوں سے مقابلہ
کی گئی ہے کوئی دوہا چوپائی رہنے نہیں پایا بہت شدھ۔

رامائن تلسی کرت کے ساتوں کانڈ علیحدہ۔
۱- بال کانڈ۔ ۲- ایودھیا کانڈ۔ ۳- آرنیہ کانڈ
۴- سندر کانڈ۔ ۵- سکندھا کانڈ۔ ۶-
لنکا کانڈ۔ ۷- اوتر کانڈ۔
رامائن شبدارتھ کوشس مہاراجہ بنارس کا بنوایا ہوا۔
رامائن کا اتہاس مؤلفہ رگھونا تھ داس کب۔
رامائن مالس دیکا۔ مولفہ ایشر کب۔
رامائن گیتاولی۔ تلسی کرت۔
رامائن گیتاولی — ایضاً۔
رامائن گیتاولی۔ سٹیک مولفہ بیجناتھ جی
بنے پتر کا۔ مع تلک بابو بشیشور شاد۔
بنے پتر کا۔ مولفہ بابو موہن لال۔

پران

دیوی بھاگوت بھاشا بارھوں سکندھ۔

ویدانت

جوگ لب شٹ۔ بھاشا پہلا بھاگ مرتبہ پنڈت
پیارے لال۔
ایضاً دوسرا بھاگ۔ بسلسلہ ہندسہ۔

ایضاً دوسرا بھاگ۔ بسلسلہ ہندسہ۔
پربودھ چندرودی ناٹک تصنیف برج باسی داس جی کی

کاویہ

سورساگر۔ کلام سورداس جی کا۔
کرشن ساگر۔ مصنفہ رادھاکرشن۔
بشرام ساگر۔ مولفہ رگھناتھ داس۔
پریم ساگر۔ مصنفہ لال جی کب۔
برج بلاس۔ مرتبہ پنڈت رام رتن۔
ایضاً — خرد۔
کرشن پریا۔ مولفہ منگلی پرشاد۔
بجے مکتاولی۔ مہابھارتھ کا خلاصہ مصنفہ چتر سنگھ
اینک ارتھ۔ مصنفہ پنڈت نندداس۔
چھند ورنو منگل مصنفہ بھکاری داس۔
لب کل کلپ ترو۔ مصنفہ بھوشن پنتامن۔

رس راج۔ مصنفہ رام جی کب۔
ست سئی سٹیک۔ تصنیف بہاریلعل
ایضاً — ایضاً —
سبھا بلاس مرتبہ پنڈت رام رتن۔
تلسی شبدارتھ۔ پرکاش مولفہ گوپال داس کب۔
بھجنا ولی۔ مصنفہ بابو جگناتھ۔
پریم رتن مصنفہ رانی رتن کنور صدر راجہ شیو پرشاد ستارہ ہند
جنگل بلاس مصنفہ رام سنگھ۔
چترچندر کا مولفہ کاشی راج کب۔
بارہ ماسہ۔ بلدیو پرشاد۔
منوہر لہری۔ تصنیف لالہ رام لال جی۔

مدن مکھ جٹا بھر تری شنکر ترجمہ منی لال جی۔
استاکر سدھانت دیدانت ترجمہ کیول کرشن ٹھاکر۔
بہار بندراون۔ مصنفہ بندراون جی۔
کلمات دین برہم سماج۔
طریقت عبادت برہم سماج۔
گیان پرکاش مصنفہ منشی گردھاری لال۔
گیان ساگر۔ مع فرہنگ لغات بھاشا و نقشہ آے

نرنجن نراکار سدھ مصنفہ منشی گردھاری لال۔
نخزن برہمگیان۔ آئینہ مذہب ہنود مؤلفہ لالہ
جے دیال سنگھ۔
کاشف قائق۔ مذہب ہنود مصنفہ مکند لال۔
کایست دھرم درپن مصنفہ پنڈت رام چرن۔
برج بن جاترا۔ مؤلفہ منشی نتھو لال۔

مجریہ دفتر کایستھ سماچار الہ آباد

کایستھ اتھنولوجی یعنے چترگپت ونشی و چندرسین
ونشی کایستھوں کی پیدائش و حیثیت کا تذکرہ بحوالہ پرانات
وکتب معتبرہ مع تردید مضامین مخالف و انتخاب پوستھا
پنڈتان و فیصلہ جات عدالت مع بیان پیدائش ہر
چاروں و تفصیل اونکی گوتروں و سنسکاروں کی و
اشتہارات دربارہ کایستھ سماچار و کایستھ پاٹھشالا
پرماگ و کایستھ منک۔ و کایستھ سبھا و تواریخ قوم
کایستھ و کتب ضروری واسطے ارباب قوم کے مؤلفہ
مجمع کمالات جناب بابو کالی پرشاد شری واستویہ

وکیل صدر اودھ و شائع کردہ بابو رام شرن درمنہ ایم اے
اسسٹنٹ پروفیسر کیننگ کالج لکھنؤ۔
ایضاً ایضاً ایضاً
نظر ثانی۔ کایستھ اتھنولوجی مولفہ راجہ
لچھمن سنگھ بہادر ڈپٹی کلکٹر۔
ترتیب تاریخ۔ خاندانی و قومی کی درخواست
مع نمونہ۔
کایستھ سماچار ماہواری رسالہ قومی جو ہیڈ ماسٹر
کایستھ پاٹھشالا الہ آباد شائع کرتے ہیں

بھاشا بخط ناگری اتہاس

مہابھارت منظوم مرتب کنندہ مہاراجہ بنارس
۱ حصہ۔ مین آدیپرب ۱ سبھاپرب ۲ بن پرب ۳
۲۔ حصہ۔ مین براٹ پرب۔ اودیوگ پرب ۵
بھیشم پرب ۶۔ درون پرب ۷
۳۔ حصہ۔ مین کرن پرب ۸۔ شل پرب ۹ گدا پرب
سوتپک پرب ۱۰۔ پوشک ۱۱ پرب ۱۲ شوک پرب ۱۳۔ استری پرب ۱۴
شانت پرب ۱۵ راج دھرم و آپد دھرم و موجھ دھرم۔
۴۔ حصہ۔ مین شانت پرب ۱۵ دان دھرم و آشومیدھ ۱۷
و آشرم باسک ۱۸ پرب و موشل پرب ۱۹ و مہاپرستھان پرب ۲۰
و سورگارو ہن پرب ۲۱ و ہرونش پرب ۲۲۔
مہابھارت منظوم پرب پرب علیحدہ بھی ہے۔
۱۔ آدپرب ۲۔ سبھا پرب ۳۔ بن پرب۔

۴۔ براٹ پرب ۵۔ اودیوگ پرب ۶۔ بھیشم پرب
۷۔ درون پرب ۸۔ کرن پرب ۹۔ شل پرب
مع گدا و سوتپک پرب مع پوشک ۱۱ و شوک ۱۲ و
استری پرب ۱۳۔
۱۰۔ شانت پرب ۱۴۔ راج دھرم و آپد دھرم۔
و موجھ دھرم و دان دھرم۔
۱۱۔ آشومیدھ ۱۵۔ اشرم ۱۶ باسک ۱۷۔ موشل پرب ۱۸
مہاپرستھان ۱۹۔ سورگارو ہن۔
۱۲۔ ہرونش پرب۔
رامائن رام بلاس ترجمہ بال دیکی مؤلفہ ایشوری پرشاد
رامائن تلسی کرت۔ مع تصویر و چھپیک
۔ ساتون کانڈ۔

کدام ثمره مائیم وطاعت خدا مائیم واطاعت مصطفے ہرکہ از غم جان گسل او شاد ست صاحب درد ست
وکسی کہ اسیر کمند وحدت اوست آزاد مرد ست ہرکہ بمہرش خود را ماند مہر ہمہ تن سوخت نامش برآفاق
کمال تافت وہرکہ بمحبت او بسان لالہ داغ بر سینہ دوخت آب ورنگ یافت ہرکہ بدر اوشتافت
ہلال کاہید مشار الیہ حق بنیان گردید ہرکہ خود را بسوز او چون شمع گداخت در بزم گیتی نام خود را
روشن ساخت ہرکہ جدائی ورزید ذلت وخواری کشید ہما چون قطرہ از دریا پیوند گسیخت از آبرو افتاد
وشرر چون از آتش بریخت خود را بباد داد آری وجود مردم متصف این صفات درین عالم از تعجبات
ونادرات اگر کسی ہست یکی از بس ہست فی المثال منشی **جی دیال** کہ در کیش خویش سخن پاکیزہ
گفتہ بلکہ در نفس الامر دسفتہ قطرہ چیدہ آبشاری ساختہ ودانہ دانہ آوردہ آبیاری دیدہ وری دیدہ
وملاحظہ فرماید اگرچہ عرق ریزی کردہ وچہ خون جگر خوردہ اصل اصول کتاب یک است در فروع اختلاف است
اگر تغییر وتبدیل اسما گردد مطلع صاف ست خانہ تعصب تباہ باد وروی دشمنی سیاہ المختصر چون آن
کتاب فیض یاب نظر کیمیا اثر والاجناب معلی القاب عظیم المنزلت فخیم المرتبت صدر نشین جایگاہ
فتوت آینہ عکس نمای چہرہ مروت صفا کیش ووفا اندیش عطوفت طراز رفیق نواز صفا خرد ذی شعور
جناب منشی **نول کشور** مالک مطبع اودھ اخبار وکانپور گردید ستارہ طالعش تافت وحکم بر بنا صبح
جایافت کہ کارپردازان مطبع کانپور بطبع آرند وبسر انجام این مرام توجہ موجہ برگمارند چنانچہ بماہ
فروری سنہ ۱۸۸۰ء حکم انجام پذیرفت وگل خوشرنگ وبوی شوق بر شاخ مراد شگفت
مقابلہ نقل با اصل حرفاً حرفاً ساختہ شد وباصلاح وتصرف نپرداختہ شد اللہ بس

باقی ہوس

تقریظ ریختهٔ کلک جواهر سلک بلبل فصیح الصوت غصن فصاحت و بلاغت حاکم کشور معنی پروری شهسوار معرکهٔ سخنوری شاعر بنظیر و سهیم رشک فردوسی و کلیم منشی انوار حسین صاحب تسلیم

سپاس بقیاس خدایرا ازدست و مست بی منتها کبریائی را خوشتر که مخترع بدایع عجیبه ست و مبدع صنایع غریبه کارفرمای بلندی و پستی ست و چهره آرای نیستی و هستی معبود تمام خلقت است و مسجود مردم هر ملت گاهی شمع انجمن ست و گهی گل چمن ست در هر رنگ جلوه طراز و بهر آهنگ نقش پرداز اگر مسجد ست یا دیر ست خالی از جلوهٔ غیر ست اگرچه رونق درون و برون همانست الا از بحث چند و چون برکران بی شریک و بی انباز ست و از حاجتمندی بی نیاز از آشوب تهمت نسل و فرزند مبرا و موجودگی او از آلودگی جسم ناآشنا از لوث اقسام آلایش پاک و با همه چون نشاء در رگ تاک همچه هزار عالم از و پیدا و او در مخلوق جلوه پیرا و هویدا صفات ذاتش احد ست و ذات صفاتش بی والد و ولد هر کرا در وحدانیت او شک است انسان نیست مگر سنگ صفات او بر ذات او عادل گواه و به کلمهٔ توحید تر زبان برگ گیاه نه آغازش را ابتدا نه انجامش را انتها دریای معرفتش بیکران و صحرای کنهش بی پایان صبا در باغ و راغ هوای او سرگردان آب جود در بحر او در لجه و ابوا کف بر لب و هزار دستان قمری در شوق و ذوق و صالش زمزمهٔ کوکو تر زبان و کبوتر در هوای فضای اقصایش تبرائیا هو رطب اللسان مرغ قبله نما در شاخسار میخانه بیتابانه تپیدن دارد و غیر از کعبه مقصود در و بطرف غیر نمی آرد دامی بر حضرت انسان که خود را اشرف المخلوقات گوید و در قعر ضلالت و جهالت اوج افتخار و اقتدار جوید تنخبر بر ترک نماز ست و بر خوردن روزه ناز فتح در شکست و ضوء صلوة در رندانه گفتگو مسلمان ابا عصیان و گبر را با کبر کار یقف بران تسبیح و طعن زنار مسلمان از بودن مسلمانی در تنبان مست بیش از بیش و گبر از مسلمان بر غم زعم باطل یکقدم بیش هر دو در دو رو چون بطرف حساب شتافته اند بهشت را زشت و کنشت را ذلیل یافته کلمه گو بانگ آسیب خواند بید خوانان ناقوس اهرزه داند همه را از عبادت گر زیست چرا که آن همه دستیز اگر این ناکسان آشوب دوزخ جوش رطوبت ابیک پله سنجند چه بعید و اگر بمقابله ایزد بی همتا احتمال آرند عجب نتوان فهمید ما را ازین قضیهٔ نامرضیه چه فائده و ازین قصیده غصه

پیدا کیا ہے کہ جسکے باعث سے ایسا بار عظیم یا محنت شاقہ اپنے پر اوٹھا کر اس عبدہ ریاضت
اور مجموعہ کمالیت کی تالیف مین کہ جو بیدا ور بیدانت کا لب لباب اور تمامی شاستروں اور پورانون
اور مختص جوگ شاستر کا عمدہ انتخاب ہے مصروف ہوا اور لطف تو یہ کہ اس کتاب مین اصول مذہب
ہنود اور خوبی وحدانیت پرماتما کمال نفاست سے تشریح کی گئی ہے اور دوسرے یہ کہ مدار انسانیت
اور خوبی پیدایش ہر فرد بشر اور پرآتما شناسی کے ہے اوسکی توضیحات بھی نہایت خوبی سے کی گئی ہے
یعنی اپنی دانست مین کوئی بیان جو قابل تحریر اپنی معلومات مین تھا حتے الوسع اوٹھا نرکھا اور پھر
چاہا تھا کہ اور بھی معلومات اپنی جو آیندہ ہو درج کتب ہذا کرون مگر بتصور اسکے کہ حیات مستعارہ کا کچھ
اعتبار نہین جس قدر لکھہ چکا ہون اتنی ذخامت عقلا اور شایقین کے لیے کافی اور بس ہے اور جہلا
کے واسطے ہزارون کتاب کافی نہین ہوتی ہین مقولہ سعدی نہ محقق بود نہ دانشمند ٭ چارپایہ
بر وکتابی چند ٭ اور وجہ ثانی یہ ہوئی کہ اسی اثنا مین خطوط دوستون کے متواتر آنے لگے کہ کتب
تصنیفی جلد چھپوائیے اور مجمع غفیر اگیا نیون کو اپنے نور فیض سے منور کیجیے بدین نظر قلم کو روک لیا اور
انجام کار بوجھا پرماتما کو تفویض کیا کیونکہ اپنا مقولہ یہ ہے شعر بندہ نہین جا دیگا کسی کام کے نزدیک ٭
ٹھیکہ ہی کہ یابندہ کو بھی کام کرین ٹھیک ٭ اور حسب قول نظامی اس مخزن گیان کو ختم کیا اور سجدہ
شکر اوسکا بجالاکر اس شعر کو پڑھہ سنایا ؎ سپر دم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را ٭
اس شعر کو سنکر نفس ناطقہ باغ باغ محظوظ اور مسرور ہوکر پھول اوٹھا اور کمال مسرت اور بشاشت مین
آکر بول اوٹھا کہ جو کوئی بصدق دلی اور بعقیدہ تمام جن جن مطالب کے حصول کی غرض سے ایک
پندرہ روز بلاناغہ دو مرتبہ روزانہ کے حساب سے پڑھے گا اپنے دامن مقصود کو گلہاے مراد سے
پر پاویگا اور پرماتما اوس سے ہمہ نوع راضی اور خوشنود رہے گا کیونکہ اس آئینہ کمال کے ہر بیانات
سے اوسکی یادگاری ہوتی ہے ہر بدین نظر شایقین کی ہر مشکلات سے رستگاری ہوتی ہے فقط
زان بعد فقیر نے سلام کیا اور ما بخیر و شما بسلامت کا جواب ملا اب خاتمہ کلام ہے دوستون کو
یہ پیغام ہے شعر بو علی قلندر تو مباش ہلا کمال اینست و بس ٭ تو در و گم شو وصال اینست
و بس ٭ تا توئی کے یار گردد یار تو ٭ چون نباشی یار باشد یار تو ٭ فقیر کہتا ہے اور
تم لوگ بھی کہو ٭ پرماتما ہمہ پرماتما ہمہ پرماتما ہمہ

کتب ہذا مین بلا پس وپیش صرف کرتا ہون اگر حضرات باعقل اس کتاب کو بغور ملاحظہ کرینگے
میری محنت اور ہمت کے مداح ہونگے اور خود اونکو شوق ہوگا کہ وے بھی بندے کی
طرح محنت اور ہمت کو گوارا کرین +

دفعہ ۱۲ مخفی نرہے کہ اس کتاب کی کتابت مین عبارت آرائی نہین کی گئی کہ جو شخص مثل
فسانۂ عجائب کے پڑھے مگر صاف صاف تحریر عاری سے یہ کتاب عاری بھی نرکھی گئی کوتاہ جہلا
اور عیب چینان روزگار بہت سے عیبون سے مجھے یاد کرینگے پر کیا پرواہے کیونکہ اونکی
عادت جبلی ایسی ہے باقی عقلا اور لیقان زمانہ سے دو امید رکھتا ہون پہلے یہ کہ جس مقام پر
سہو اور خطا ملاحظہ فرماوین قلم انصاف سے اصلاح دیوین کیونکہ تمامی فرد مخلوقات سہو اور خطا
سے بھرا ہوا ہے صرف بے عیب ذات پرمیشر کی ہے دوسرے یہ کہ صاحبان ذی عقل راقم
پر زبان طعن نہ کھولین کیونکہ اسی خوف سے لیقان روزگار ہزارون برس سے گویائی کو خموشی
پر فوق دیتے رہے اور اوسی تصور مین یہان سے ملک عدم کو جاتے بھی رہے لیکن اپنی کوئی
تالیف نہ چھوڑ گئے اور یہ فقیر حقیر محض بلا اعانت احدے اس کتاب کے تالیف مین کمربستہ
ہوا ہے پس لازمۂ بشریت ہے کہ ہر شخص داد میری تالیف کی دیوے تاکہ دوسرے
صاحبان لیقی کی بھی طبیعت پھڑکے اور آیندہ وقتاً فوقتاً ترقی مذہب ہنود اور تشریح برہمہ بدیا
کو رونق دیوین ورنہ ہر شخص خواندہ قصد تصنیف کتبہاے مذہبی کا رکھے گا پس کم ہمت اور
پست حوصلہ ہوجاویگا اور اپنی اصل غرض یہ ہے کہ ہر شخص کا شوق روز بروز بڑھتا جاوے اور
مذہب ہنود کہ جسکا مدار اوپر بید کے ہے مطابق طریقہ بید جاری ہو اور رونق پکڑے +

دفعہ ۱۳ فرض کیا کہ ہر قوم کے جاہلون کے گمان مین یہ جسم حقیر اور تحریر فقیر سراپا کا سنہ
عیب پر ہے مگر عقلا اور فقرا کے تصور مین ضرور پرہنر و پراز دُر ہے گو آج کوئی قدردان نہو مگر
امید ہے کہ کل ضرور ہوگا کیونکہ قدر مردم بعد مردن مشہور ہے تم غور کرو کہ خالق ازل نے میرے
دل کو جو اس کتاب کی تصنیف کی جانب متوجہ کیا وہ خالی از حکمت نہین اور یہ ممکن نہین
کہ اوسکی کوئی حرکت لغو یا الہام اوسکا فضول یا کوئی فعل اوسکا خالی از مصلحت ہو +

دفعہ ۱۴ حسب تمہید دفعات ملحقہ تصور کرو کہ پرماتما نے مجکو صرف واسطے رفاہ برادران ہند کے

مقولۂ شاہ ولی اللہ علی قلندر رحمۃ اللہ
مین دفعہ ۱۲ عیب چینی باکن اسے
سبے ہنر + تا شوی در عاطر شرفا عزیز +
چون تبکرم قرار سوالکنہ + شہوت حرص
دہپیدا کنہ + پس بنا یہ کار تو علم و
عمل + اردو خل افتد در ایمانت خلل +
نفس کافر تا نبود ہمراہ تو + آتش دوزخ
بود جانگاہ تو + گر تو مردی دامن نفس کافر را
بکش + ورنہ ناری دامن مردان دین بیہودہ خمش +
گر نداری ہمت مردان دین + پس بہ پیش آ

سے باز رہین اور محنت اور مشقت کرنیکا ارادہ رکھین اور ابلہ فریبی اور دمبازی اور مفت خوری
کا نام نہ لیوین اور پرماتما کے دھیان مین مشغولی حاصل کرین تاکہ اونکی قدر اور منزلت صاحبان
باعقل ہند کے نزدیک زیادہ ہو اور جس فخر خاندانی کے اظہار سے اپنے کو مفتخر سمجھتے ہین
اون مین قائم ہو اور اونکو ادسپر عبور ہو اور وہ صفت حلول کرے کہ جو نہایت مرتبے کو
رونق بخشے +

دفعہ ۹ چونکہ خیرات کرنا اور بخشش دینا محتاجون اور بے علمون کو اپنا کام ہے
لہذا ہدایات بالا بطور بخشش ان بے علمون اور جاہلون کے واسطے لکھہ چکا ہون کافی
اور بس ہے کہ جنکے ذکر دفعہ ۶ سے لغایت دفعہ ۱۰ بیان نمبری ۲۸ کے لکھا ہوا ہے +

دفعہ ۱۰ اس کتاب کی تصنیف سے اصلی غرض اپنی یہ ہے کہ برادران ہند اصول مذہب
ہنود سے واقف ہو جاوین اور سمجھین کہ آتما پرستی اور توحید جو کچھہ ہے فقط مذہب ہنود مین
ہے اور جن ترکیبون سے پرمیشر ملجاتا ہے یا شایقین اوسمین پیوست ہو جاتے ہین اسی
مذہب مین ہے اور دوسرے مذہب والے اون پیغمبرون کی شفاعت کے بھروسے پر ہین
کہ جنکے دفنگاہون مین اگر تلاش کرو تو ایک ہڈی کا نشان بھی نہ ملیگا اور اس مذہب مین سوائے
پرمیشر کے جو ہر ایک شفاعت کنندگان مفہوم ذہنی کا شفیع ہے اور کسی سے شفاعت
چاہنا یا اپنا مالک سمجھنا نہین لکھا ہے پس ہر طرح سے ثابت ہے کہ یہ مذہب ہنود قدیم اور
نفیس ہے اور دوسرون مذہبون مین ہزارون نقص ہین کیونکہ دوسرے مذہب دو ہزار
پانچسو برس کے اندر جاری ہوے ہین اور یہ مذہب اعلے ابتدائے ظہور آفرینش سے ہے +

دفعہ ۱۱ مجکو اچھے اچھے لوگون کی صحبت بکثرت رہا کی فاما جسکو دیکھا بیان کرنے علم جوگ
مین نہایت بخیل پایا اور اس علم کی کتاب بہت کم نظر آئی اور جو دیکھنے مین آئی کمال غامض
اور زبان مشکل دیکھہ پڑی چونکہ ہر شخص لائق پر فرض ہے کہ عوام کی بہتری اور خیر خواہی مین
کوشش کرے اور قلم اور قدم اور درم سے دریغ نکرے بدین لحاظ جو کچھہ کہ میرے خزانۂ دل
مین جمع تھا اور علما کی صحبت اور کتب بینی سے خزانہ ہاتہ آیا تھا بیدریغ شایقین کے نذر کیا
اور جو کچھہ مینے نوکری سے زر حاصل کیا تھا عوام کی بہبودی کی نظر سے طبع کرانے

حصہ دوم
آئینہ روشن ضمیری

گیان پرکاش مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو ٭

دفعہ ۶ یہی وجہ خاص معلوم ہوتی ہے کہ جو جہلا بہشت کی نعمتون کی خواہش رکھتے اور دوزخ کے عذابون سے ڈرتے ہین اور مستحقون کا حق غیر مستحقون اور مفت خورون اور دمبازون کو دے کر اگلے جنم مین امید آسایش کی رکھتے ہین سخت خرد دشمنی کا غلبہ ہے کہ جو اس جنم کی نعمتون کی قدر نکر اگلے جنم کی امید پر دم بازون کے دم مین آجاتے ہین اور جب یہ امر متیقن ہوچکا کہ دمبازون کی گفتگو اور اونکے کلام کہ جو بنظر پرورش برادران اور ہم قومان اونکے ہے اور بنظر مآل اندیشی پیشتر سے بنا رکھا ہے غیر ثبات اور واہیات ہے تو پس کس گواہی اور کس اعتبار پر وہان پر پائے کو بھروسا رکھتے ہین جو لوگ بیدست اور پا ہین اونکی پرورش متمول اور مالدارون پر بلاشبہہ لازم ہے اور جو حضرات کہ اپنی جورو اور بچون کو تباہ اور خویش اور اقربا اور ہمسایون کے حق کو تلف کر مفت خورون کو باامید موہوم اور خوف اور خواہش بے اصل کے دیتے ہین وہ بڑے بھاری دام حماقت مین پھنسے ہین اور اس وقت کی آسایش کو مثل راجہ ہرچند کے کھوتے ہین ٭

دفعہ ۷ عوام سمجھتے ہین کہ اس وقت مین مکر اور فریب اور ٹھگی پیدا ہوئی ہے قدیم زمانے مین نہ تھی مگر یہ مفہوم اونکا غلط ہے کیونکہ جو درخت اب سرسبز اور شاداب ہے اوسکا تخم پہلے سے کاشتکاران گندم نما اور جو فروش نے بو رکھا ہے ہنوز ہنود کی قوم کے درخت کی جڑ ہری اور سرسبز ہے گو کہ ڈالی اور پتی مع پھل اور پھول کے خشک ہوگئی اگر کوئی شائق پانی دیوے جیسا کہ منشی کنہیا لال صاحب الکھدھاری و منشی گردھاری لال صاحب مؤلف گیان ساگر و منشی رائے بندرابن صاحب مؤلف بہار بندرابن و مصنف کتب ہذا نے دیا ہے یقین ہے کہ یہ درخت پھر ڈالیان نکالے اور پھلے اور پھولے اور پہلے سے زیادہ سایہ دار و خوشنما دیکھنے مین آوے ٭

دفعہ ۸ بیشنو اور سراوگی میر شکارون کو کچھہ زر نقد دیکر مرغان مبتلاے دام بلا کو چھوڑا دیا کرتے ہین اگر یہ لوگ اونکی حرکات پر نظر نکرین تو وے تکلیف دہی چڑیون کی از خود چھوڑ دین ویسے ہی مفت خورون کو محنت کرنے والے مفت نہ دیوین تو وے بھی حرام خوری

جاتے ہین جیون لوہی ہین ہیر ۲ مقولہ دیگر کرتے کرم کرے بیدہ نانا ٭ من راکھی جہان کرپاندھا
مگر مین تمکو خوب جانتا ہون اور تمھارے ہمعصران زمانہ سے تمکو افضل سمجھتا ہون لہذا مکرر کہتا ہون
کہ کچھہ تھوڑیسی باتین اور باقی رہیجاتی ہین اونکو بھی اس خاتمۂ کتاب مین لکھدو کہ اونکے استعمال
سے جاہل عاقل بنجاویگا اور گمراہ طریقۂ وحدانیت راہ راست پر چل نکلیگا مینے پوچھا کہ وے کونسی
باتین ہین جو ضبط تحریر مین آنے سے باقی رہگئی ہین تب نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ حضرات ہند
سمجھتے ہین کہ ہنود کی عزت اور آسایش کو محمدی اور عیسائی سلاطین نے کھودیا اور اونکے دین
اور آئین کو برباد کیا لیکن صاحبان دانش اور باعقل کی راے ہے کہ یہ بظاہر دشمن ہین مگر دشمن
اصلی اور غارتگر دین وایمان وے بدخواہان ہند ہین کہ جنھون نے چھتیس قوم کے مردم سے پینتیس ۳۵
قوم کے مرد اور عورت اور چھتیسون قوم کی عورتون کو تحصیل علم اور ادب سے باتین مزخرفات اور
لاابالی وحکایتین لنترانی سنا کے بازرکھا اور مردون کو واسطے کثرت سماعت اور تماشبینی کے
مجاز کیا اور جاہل سناسیون اور ناخواندہ برہمنون اور بیراگیون کو سر چھکانا اور چیلا بننا اور بے علم آدمیون
کو گرو اور پروہت بنانا رواج دیا اور نوع بنوع کے اشلوکین اور کبتین بنا کر اور احمقان
زمانہ کو سنا کر اپنا مطیع بنایا اور بید اور بیدانت اور شاسترون کو چھپا کر اونکے پڑھنے
اور حصول معلومات سے اونکے محروم اور غیر مستحق قرار دیا کہ جس بے علمی کے باعث
ہندوستانیان ناواقف تجربات اور عقل تنگ اور از خود رفتہ ہوگئے اور سلطنت
ہند برباد ہوگئی باین ہمہ ہمان بچگان افعی کس سوخ کے ساتھہ بغل مین بیٹھکر شیر وشکر
باصد مکر کھاتے ہین ٭

دفعہ ۵ نہایت حیف ہے کہ صاحبان ہند طریقۂ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ سخن
معقول باوجود سمجھہ اعلے اور عقل اور دانش کے پسند نہین کرتے اور لیک لیک چلے جاتے
ہین کیونکہ اندھے اگر آنکھہ والے کا ہاتھہ پکڑین تو زیبا ہے اور آنکھہ والے جو اندھون کا پیر پکڑتے
اور جھک کر نمشکار کرتے ہین یہ کیونکر مقتضاے عقل اور دانش ہے کیونکہ جن لوگون کے
باعث اور اصلی عناد سے ہند کی سلطنت جاتی رہی اونکو پھر شیر اور شکر کی طرح ملا رکھنا ہرگز
ہرگز بمصلحت نہین اور اس قوم بدخواہ ہند کا مفصل حال نسخہ کاشف دقائق مذہب ہنود اور

حصہ دوم
آئینہ روشن ضمیری

اندریان اونکی ہوتی تھین ویسہی تیری بھی ہین پس قاصر اور کاہل تصنیف کتب علم آتما سے نہو
کیونکہ زنار کے رکھنے والے اور پتلیون کو بغل مین دبانے والے اور نوع بنوع کے تلک
اور چھاپا کے لگانے والے اور بھلی وبری وسا اور جوگنی اور مہورت کے بتانے والے
اور بیاہ اور جاترا کی دچھنا کے لینے والے اور مُردون کے کفن کے کھینچنے والے اور اونکے
دفن کے بالعوض کھانے والے اور مریدون کے بچون سے بھیک منگوا کے آپ
غبن کرنے والے اور چیلون کے گھر کی دولتون کو بلا تکلف اپنے تصرف مین کرنے والے
اور مرغوب اور مخوف باتون کے سنانے والے اور قوم اور خاندان کے فخر کے جتانیوالے
اور ہر ایک تپھل اور عناصر کو پرمیشر قرار دینے والے اور دو وقتہ بھنگ کے پینے والے
اور گانجہ کا لمبا دھوان اوڑانیوالے اور گرو اور سیلی کے پہننے والے اور مرگ چھالا کو پیٹھ پر باندھکر
گھومنے والے اور قسم بہ قسم کے کبت اور رسکھان کے پڑھنے والے اور مفت خوری پر کمر کے باندھنے
والے اس زمانے مین بہتیرے پھیل گئے اور علم معقول کا ذکر اور برمھ بدیا کے ست سنگ کرنیوالے
اور بید بیدانت کے مضمون کے جاننے والے بہت ہی کم ہین اور جتنے بھیک والے نظر آتے
ہین اون مین سے بکثرت پاکھنڈی اور دہورت باز ہین برمھ کے لکھانے والے اور آتما
کے دوبدو دکھانے والے مفقود ہوگئے اور کاش جو آتما کے جاننے والے ہین وے
بخیل اور نایاب ہین اور تیرے مزاج مین سخاوت زیادہ ہے پس اپنی سخاوت سے
محتاجان زمانہ کو غنی اور متمول برمھ بدیا بنا دے +

دفعہ ۴ جب فقیر نے حسب الحکم پرماتما اس آئینۂ کمالیت کو تصنیف کیا تو الہام ہوا کہ قبل
پڑھنے کتب ہاے متذکرۂ دفعہ ۲ کے اس کتاب کو جو شائقین پڑھینگے غبار ظلمت سے جو اونکی خاطر
یکدم ہو رہی ہے صفا اور روشن ہو جاویگی اور ہدایت مرشدان اور خوشامد بخیلان زمانہ کے
محتاج نرہین گے ہرچند کہ ظاہری رفتار اور گفتار اور لباس اور وضع تمھاری اس قابل نہین
ہین کہ کوئی لسان یا وہ گو اس خدمت کے لائق تجکو تصور کرے کیونکہ طریقہ تمھارا حسب قول
شعرا اور فقرا کے ہے سعدی حسب بکلاہ برکی داشتنست نیست + درویش صفت باش کلاہ
تتری دار + مقولہ گوبند صاحب ناگر ہت کوئی کہہ سکے نا کوئی سکے فقیر + جا نن ہارا

کر رکھا تھا اور ہر ایک محبوس اس زندان سے رہائی غیر ممکن جانتا تھا کیونکہ برہمہ بدیا یعنی تحصیل
مضامین بید اور بیدانت بدرجۂ غایت مشکل تھا اور پرماتما کے دھیان کے قواعد سے متمتع ہونا
نہایت دشوار اور ہر شخص واسطے بندوبست رہائی کے اس زندان بلا سے اپنا استحقاق نہین
سمجھتا تھا بدین وجہ اس طرف متوجہ نہین ہوسکتا تھا اور اپنے کو سخت جبر کردہ شدہ جانتا تھا
۴ اور تیری آرزو در پردہ بہت روزون سے تھی کہ سورج برہمہ بدیا جو تیرے ہردے مین
تابان ہے آسمان گیان پر روشن کرے تاکہ تاریکی زمانہ دور ہوجاوے اور ایک پردہ ظلمات
جو عوام ہند کے دلونپر نا واقفیت برہمہ بدیا کا پڑا ہوا ہے اوٹھ جاوے ۵ لہذا تیری
خواہش سمجھکر مینے ویسے ہی الہام اور ہدایتین کرکے تجھسے یہ کتاب تصنیف کرائی ہے
اور تونے مبادرت کی آفرین صد آفرین ہے تیری ہمت اور جرات پر کہ جو کام کسی سے ہونے
قابل نہ تھا اوسکو تونے نہایت خوبی سے کیا +

دفعہ ۲ اب مین حقیقت واقعی آغاز تصنیف کتب ہذا کا لکھتا ہون کہ اوایل تصنیف
مین بندہ کو چند طرح کا پس وپیش اور نوع بنوع کی تشویش رہا کرتی تھی اور باعث رفاقت
بعض جہلاے زمانہ طبیعت ششدر مین رہتی تھی کہ اسی مابین مین الکھہ پرکاش اور الکھہ امواج
اور گیان پرکاش اور گیان ساگر اور بہار بندرابن میرے معاینے سے گذرین بدین نظر
زیادہ نزول دل پر ہوا اور اس کتاب کی تحریر مین اشہب قلم اپنا بھی شیر ہوا ہرچند کہ احباب
زمانہ کو اتنا شوق نہین ہے کہ اس فقیر کی ہمنشینی مین شریک یا تصنیف کتب ہذا مین معاون
ہون مگر شکر صد شکر ہے کہ پرماتما کے حکم کی تعمیل اس عاصی سے اس قدر ہوئی کہ جنکے
بیانات کی فہرست شروع کتب ہذا مین لگائی گئی ہے +

دفعہ ۳ ایک روز حالت تصفیہ قلب مین اسی امر کا تصفیہ ہوا کہ لئیقان زمانہ کی ہمیشہ
تواضع کرتا تھا کہ جس استعانت کے حاصل کا نتیجہ یہ ہے کہ بہتیری کتابین عقلاے سابق
نے تصنیف کین اور اس نالائق خلائق کو جو سر دفتر نالائقین ہے بے فائدہ کیون بسنجرہ میگیرے
کہ جوار کتاب تصنیف نہین کرسکتا تب نفس ناطقہ بول اوٹھا کہ جس خلط اور مادہ وحسن ترکیب اور
جس صورت اور شکل سے پہلے زمانیکے لوگ پیدا ہوتے تھے اور جیسے انتشکرن اور کرم اور گیان کی

حصہ دوم

کیا گفتگو ہے قصہ کوتاہ صبح ہوئی اور وقت معینہ مرد کامل آگیا بلکہ گذر بھی گیا تب یہ خوف زدہ بخوف ہوکر مع اوس عورت کے فقیر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ واہ صاحب مین تو آپ کو نہایت سچا جانتا تھا اور درویش کامل کرکے مانتا تھا کہ جس صدق بیانی کے تصور سے مجھے تمام رات ایک قیامت معلوم ہوئی فقیر نے کہا کہ تونے سنا نہین ہی ایک شاعر کا قول ہے ٹھکانا کچھ نہین اس زندگی کا + سنو یار دیہ دم آیا نہ آیا + آدمی بلبلا ہے پانی کا + کیا ٹھکانا ہے زندگانی کا اور اصلی غرض اپنی اس کہنے سے یہ تھی کہ جو صاحب ذی عقل اس رمز کو بغور سمجھینگے مرتکب بد افعالی نہوینگے جیسا کہ تو بدفعلی سے بچ گیا فقط چنانچہ اسیقدر سمجھانا اوس فقیر کا اوس شخص کو ہدایت کامل ہوگئی اور وہ محترز بد افعالی اور زناکاری کا ہوگیا فقط اوسی طرح سے اے میرے دوستو تم سمجھو کہ مصرعہ ہی سر پہ کھڑی اجل نہونا غافل + ایک اوستاد کا قول ہی شعر جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل + خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو یعنی ایک یہی دیکھ لو کہ ایک دفعہ ہیضے کی آمد مین شہر کا شہر غارت ہوجاتا ہی کیسے کیسے جوان پردہ زمین سے اوٹھ جاتے ہین پس کسیکو اسکا علم نہین ہے کہ وہ وقت کب آویگا بجز اونکے کہ جو ترکیبات مندرجہ سے دریافت کرلیوین پر یہ بھی لکھدینا ضروری ہی کہ ہیضہ کی مرضی پر آج تک کسیکو علم نہ ہوا +

نمبر ۳۶ خاتمہ کتاب کمالات انتساب مع نصائح شایقین برمحمد بدایا

دفعہ ۱ اب خاتمہ کتاب ہی جو کہ بیدار بیدانت کا لب لباب ہی بعد ختم ہونے کتاب ہذا کے نفس ناطقہ نے پڑھوا کر سن لیا اور نہایت بشاشت اور مسرت مین آکر تمام عالم کو محیط کرلیا اور ویسی دعاے محیط نسبت کتب ہذا کے دیا ۲ شکر صد شکر ہے کہ اس نالائق کی تحریر کو آتما نے پسند کیا اور دعاے ترقی مذہب ہند جو اصل اپنی غرض تصنیف سے ہی بفور توجہ عطا فرماکر اس طرح پر فرمایا ۳ مدت دراز سے اس ملک ہند مین ظلمات بیعلمی نے چھالیا تھا اور یقین بروزگار کونا لایقون نے باعث انقلاب زمانہ کے یا بزنجیر کرکے با مشقت سخت قید

کہ دیکھنے والون کو بمقابلہ دفعہ ۶ و دفعہ ہذا کے معلوم ہوجاویگا باقیماندہ صحت کی گفتگو بعند التحقیق حضرات محقق کو خوب معلوم ہوجاویگا فقیر کو نوبت تصدیق اور تحقیق کی ہنوز نہین پہونچی ہے +

دفعہ ۱۴ اگر پانی مین مُنہ اپنا دیکھے و زبان سیاہ اور چہرہ سرخ نظر آوے تو عنقریب اپنے چراغ حیات نیم شبی کو چراغ سحری سمجھے +

دفعہ ۱۵ اگر زبان یا ناک یا ابرو نظر نہ آوے تو اپنے سدھارنے مین توقف نہ سمجھے +

دفعہ ۱۶ اگر ہالہ ماہتاب نظر نہ آوے تو بلا تکلف پرماتما مین دھیان لگاکر اپنے کو اوسی نور پرماتما مین ملنے کے لیے پرمیشر سے پرارتھنا کرے +

دفعہ ۱۷ باقیماندہ اور بیان اس قسم کا دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ بیان نمبری ۳ مین قلمبند ہین وہی کافی ہین دیکھہ لو +

دفعہ ۱۸ حاصل کلام اس بیان سے یہ ہے کہ جب آدمی کو خوف مرگ غالب ہوویگا تو پرماتما کے دھیان مین بدل و بہمہ تن مصروف ہوگا یعنی گمراہ اور بغیر تمتع کافی اوٹھائے نہ مریگا اور آتما کے پرتو جمال کے دیدار کے لیے کوشش کافی کرے گا اب غور کرکے سمجھو کہ موت کو یاد رکھنا ایسا جوہر ہے کہ آدمی بدفعلی کی جانب متوجہ نہین ہوتا ہے اور پرماتما کے دھیان مین اپنے تصور کو خوب مستقل رکھتا ہے یعنی جو صاحبان ذی شعور اپنے ہر دم کو دم واپسین سمجھینگے وے ہرگز ہرگز متوجہ جانب اعمال قبیحہ کے نہونگے **ضرب المثل** قصہ ہے کہ ایک فقیر کامل کے حضور مین بہت سی عورات حسین اپنے اپنے اظہار غرض کی نیت سے جایا کرتی تھین حضرات بدوضع بھی پہونچنے لگے زان جملہ ایک عورت نہایت حسین پر ایک عیاش بدل فریفتہ ہوکر جہت اتصال اپنی غرض کو اوس مرد متاض سے ظاہر کیا قصہ مختصر فقیر نے اوسکے باپ کو طلب کر بعد فہمایش مناسبانہ دونون کے یکجا رہنے کی تمنا کو پورا کرا کے اوس مغلوب الشہوت سے یہ کہدیا کہ تم کل کچھہ دن چڑھتے مرجاؤگے جب وہ بدمعاش اپنے گھر گیا اور فقیر کا کہنا اوسکو یاد آگیا تب اوسکو خوف مرگ اسقدر غالب ہوا کہ بالکل شہوت اوسکی غائب ہوگئی اور اپنے اعمال قبیحہ کو یاد کرکے کانپنے لگا اور حواس خمسہ درست ہوگئے ہرچند وہ عورت ہمراہ رفتہ اوسکے ناز و ادا تکلم اور تمدعی جماع ہوئی تاہم یہ مارے خوف مرگ کی باتین نکر سکا اور حظ ہم بستری کا

برادران ہند کے رفاہ اور آگاہی کے لیے طبع کرنے مین صرف کرے گا اوسکو جناب ممدوح
نے ظاہر کیا اور پردۂ تاریکی ناواقفیت کا عوام کے دلون سے اوٹھا دیا پرمیشر اونکو عمر طبعی عطا
فرماوے کیونکہ وہ اچارج عہد کلجگ کے ہین کوئی یہ نسمجھے کہ مینے جو اکثر مقام پر منشی صاحب موصوف
کا تذکرہ لکھا ہے شاید کچھ واسطہ ہے حلفاً کہتا ہون کہ مجھے اور آنجناب سے دیدار بھی نہین صرف اونکی
کتابہاے مترجمہ کے معاینہ سے اونکے کمالات ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ مثل ہے مشک آنست
کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ہر شخص کو انصاف شرط ہے کون ایسا نالائق اور بے وقوف ہے
کہ جو اونکی کتابہاے مترجمہ کو دیکھے اور اونکی لیاقت اور ہمت کا مداح نہو حق تو یہ ہے کہ اگر اچارج
صاحب ممدوح کسی ہند کے بادشاہون کے عہد مین ہوے ہوتے اور یہ تالیفات اونکی ملاحظۂ
قدردانان سے گذرتین تو محتشم الیہ کی قدر بیاس جی سے کم نہوتی مگر آفرین صد آفرین ہے اونپر
کہ بعد بیدا بیاس جی کے جنھون نے چارون بید کی توضیحات سے بلا تکلف عوام ہند کو واقف بنایا اور برادران
ہند کے حال پر کیسی مہربانی فرمائی ہے کہ اگر مرد احسان فراموش نہو تو اونکے احسان سے کبھی سبکدوش
ہو نہین سکتا کیونکہ اچارج موصوف نے اوس درخت کو پانی مہربانی کا دیکر تازہ کیا ہے کہ جو خشک مطلق ہو چلا
تھا اگر برادران ہند اونکا احسان نہ مانین تو یہ احسان فراموشی ہے ۲ اوس کتاب کی مرت لامکول
اپنکھد مین ایک منتر لکھا ہے وہ یہ ہے اوم ستیم پرم برمھ پرش کرشن پنگل اور وہ لنگ پرم
پرش روپ نمو نمہ فقط جو کوئی اس منتر کو ہر روز صبح اور دوپہر اور شام کو پڑھے تو جس قدر
اوسکے گناہ کبیرہ وصغیرہ ہین سب معاف ہوجاوین اور جسکے ورد مین یہ منتر رہے گا جب
اوسکی موت قریب آویگی بموجب تفصیل ذیل الفاظ منتر کے اوسکی یاد سے جاتے رہینگے لفظ
اول ۶ مہینے پیشتر لفظ دوم ۵ مہینے پیشتر لفظ سوم چار ماہ پیشتر نمبر ۴ مین تین مہینے پیشتر نمبر ۵
دو مہینے قبل نمبر ۶ ایک مہینے پیشتر نمبر ۷ ۱۵ یوم پیشتر نمبر ۸ تین روز پیشتر لفظ نہم دم واپسین +
دفعہ ۱۲ کال گیان پوتھی مین لکھا ہے کہ اگر مریض کی قارورہ کی شیشی مین روغن تلخ ملاوے اور وہ دونو
ملکر زرد ہوجاوین تو یقین واثق کرنا چاہیے کہ وہ مریض دس مہینے کا مسافر دنیاے فانی ہے +
دفعہ ۱۳ اگر تیل یا گھی یا آئینہ مین چہرہ یا مسلم بدن نظر نہ آوے تو گیارہ مہینے دم واپسین کا شمار جانے
اس بحث مین اختلاف بیان درمیان مصنف علم تنفس اور کال گیان کے ہے

حصہ دوم

دفعہ ۲ جب انسان مشق عمل معائنہ ہیئت آسمانی مین اپنا سر نہ دیکھے سمجھ جاوے کہ دو مہینے گنتی کے دن بجملہ حیات مستعارہ کے باقی ہین +

دفعہ ۳ جب شعاع شعلۂ خورشید نظرون سے دکھلائی نہ دیوے اوس روز سے اپنے سلسلۂ حیات کی بقایا کو ایک ہی سال سمجھے +

دفعہ ۴ جب آئینہ جلبی مین اپنا منہ نظر نہ آوے پندرہ روز قیام اپنی زندگی کا تصور کرے پس دھیان پرماتما کا دھر کر اپنی عاقبت کو سدہ کرے +

دفعہ ۵ جب اپنی ناک نظر نہ آوے اپنے کو اس دار فانی مین تین دن کا مہمان مفہوم کرے

دفعہ ۶ تیل اور پانی اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی مین جب چہرہ یا کوئی عضو چہرے کا دیکھنہ پڑے تو پانچ روز کا اپنے کو مسافر سمجھے +

دفعہ ۷ جبکہ خوشبو اور بدبو مین تمیز باقی نرہے بالیقین سمجھ لیوے کہ اپنی حیات مستعار مین تین روز اور باقی ہین +

دفعہ ۸ جب دم دہن کی راہ سے برامد ہونا شروع ہو چند ساعت کا قیام اپنی زندگی چند روزہ کو تصور کرے +

دفعہ ۹ جب کسی روز برابر رات دن دم راست جاری رہے تو بالیقین جانے کہ حیات سعینہ سے تین سال تک اور مژدۂ زندگی غیب سے آتی ہے +

دفعہ ۱۰ چار روز یا آٹھ روز یا اس سے زیادہ اگر دم چپ برابر روان رہے تو یاد رکھے کہ اوسکی حیات دیرپا یدار بلکہ المضاعف ہونے کے لیے یہ الہام ہے۔

دفعہ ۱۱ واضح ہو کہ باستثنائے دفعہ ابیان ہذا کے اور سب بیان علم سر ودہا سے لکھے گئے ہین باقی ایک اور بیان دریافت وقت موت کا منشی کنہیا لال صاحب الکھ ہاری نے اپنی کتاب الکھ پرکاش مین جو ترجمہ چار ویدون کا ہے کہ جسکے ترجمے مین منشی صاحب موصوف نہایت محنت اور جانفشانی فرمائی ہے گویا دین ہنود کی اول کتاب جو غائب ہوگئی تھی اور جسکے اخفا سے حقیقت واقعی منکشف نہین ہوسکتی تھی اور نہ کسیکو بھروسا اس امر کا تھا کہ کوئی شخص بیدون کو ترجمہ کریگا اور بلا اعانت غیری اپنی زرکسوبہ کو جو واجبی طریقہ سے حاصل کیا ہے

حصہ دوم
آئینہ روشن ضمیری

دفعہ ۱۲ اگر چھاتی نہ دیکھ پڑے تو فرزند کا غم ہو اگر ران نظر نہ آوے زوجہ کی انتقال کا دلگیر حال ہو +

دفعہ ۱۳ کبھی کسی حالت مین جو اپنا سایہ نظر آکر غائب ہوجاوے اور پھر نظر آوے اور غائب ہو یعنی کئی مرتبہ جب ایسا ہی تماشا ہو یا جبکہ صبح کے وقت سورج کو دیکھکر اپنا سایہ دیکھے اور اس شکل آسمانی مین اندر سینہ یا جگر ایک سوراخ معلوم ہو اور اس سوراخ کے اندر ماہتاب نظر آوے تو سمجھنا چاہیے کہ رنج وملال کا سامنا ہے یا نزول کسی آفت ناگہانی کا اوسکے خاندان مین ہے

دفعہ ۱۴ اسشکل آسمانی مین جو مسلم بدن اپنا دکھلائی دیوے تو مفہوم کرنا چاہیے کہ پریشر کی کریا سے ہر طرح کی آسایش اور مسرت اوسکو ہوگی +

دفعہ ۱۵ اگر شکل فلکی موٹی وچھوٹی یا پتلی یا لمبی نظر آوے تو بالیقین سمجھنا چاہیے کہ گردش فلکی ہر ایک قسم کی ابتری اوسکے کامون مین ڈالے گی اور آٹھ مہینے گذرنے پر ناظر بیچارہ الفت دنیا سے دستکش ہوکر اپنے پرماتما کے ملک کو سدھاریگا یعنی اپنی اصل مین جا ملیگا +

دفعہ ۱۶ عامل اس عمل کا بجز ایک دھوتی مختصر کے کوئی اور کسی قسم کی پوشاک نہ پہنے تو جس رنگ کی دھوتی وہ پہنے گا ویسی صورت فلکی رنگین نظر آئیگی اور دونون پیر اور دونون ہاتھ کشادہ کرکے کھڑا ہوکر دیکھے مگر چند روز مقام محفوظ مین اپنا عمل کیا کرے +

دفعہ ۱۷ کتاب اعجاز عیسوی مین لکھا ہوا ہے کہ جب اس قسم کے استعمال کا ذوق ہو تو چاہیے کہ بوقت طلوع آفتاب صحرا مین جاکر پچھم رخ سیدھا کھڑا ہو کہ بدن کو جنبش نہو بعدہ دونون ہاتھ زانو پر رکھے اور کوزہ پشت ہوکر اپنا سایہ دیکھکر آسمان پر نظر لیجاوے +

نمبر ۳۵ بیان دریافت اوقات حیات اور ممات یعنے جیون اور مرن ہر ایک فرد مخلوقات

دفعہ ۱ بہت مشکل ہے کہ انسان کو اپنے مرنیکے اوقات سے اطلاع ہو اور اپنے اور دوسرون کی رحلت کے ایام سے واقفیت ہوجاے مگر اس دقیقہ اہم کو بھی حل کر دینا بحکم آتما اپنا ہی کام ہے لہذا جس قدر اپنی معلومات مین اس قسم کے بیانات ہین بلا تکلف لکھتا ہون +

کہ اوسکو معلوم ہوگیا کہ مجکو کسینے جگا دیا ہے یعنی نیند ٹوٹی ہوئی معلوم ہوویگی باقی اوٹھہ بیٹھنے کا اختیار بدست مختار ہے +

دفعہ ۷ بعد تحریر دفعات بالا مجکو ایک کتاب بڑے تردد اور کاوش سے دستیاب ہوئی کیفیت اوسکی یہ ہے کہ ایک ممسک پنڈت کے جو غایت مرتبہ کا چور علم تھا اور بارہا اقرار کرتا تھا کہ اپنی پوتھی موجودہ کو لاؤنگا اور ترجمہ اوسکا کرادونگا مگر خوبی وقت سے اشنا درستی جتہہ کتب ہذا کی وہ انجل روزگار ایک مقدمہ فوجداری مین ماخوذ ہوا اور میرے روبرو جب آیا نادم اپنی بدعہدیون کا ہوا قطع کلام بڑی لاچاری اور دقت اور شرمندگی مین آکر ایک پوتھی موسومہ کال گیان کو حاضر لایا اور دفعات ذیل کو لکھوایا پس اسی قرینے سے سمجھو کہ سابق زمانیکے برہمنون نے بھی اسی رتبہ پر علم کو چورایا تھا کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تمامی علم قدیم جو ہندوستان مین مروج تھے مفقود ہوگئے دیکھو دفعہ ابیان نمبری ۲۸ کو

دفعہ ۸ جب کہ کسی شایق کو معائنہ کرنا اپنے سروپ کا شوق ہو اور ولولہ اشتیاق سے بدل ذوق ہوا وسے چاہیے کہ آغاز مشق کا اپنی تاریخ پور نماشی کا تک کو بعد گذرنے پہر رات کے کرے جیسا کہ دفعہ ۲ مین لکھا ہوا ہے اور قبل اسکے کچھہ استعمال اس معائنہ کا نکری بعدہ چاہیے کہ چھہ روز اپنا مسلم جسم اور سولہ روز اپنی ناک ونان بعد تین دن اپنا سایہ وبعدہ دو روز اپنے مسلم جسم کو بلا گرنے پلکون کے بلا ناغہ دیکھا کرے جب اس طرح پر مشاقی بہم پہونچا لیوے تعمیل مراتبات دفعہ ۲ مین مشغول ہو اور جب سایہ فراغت سے نظر آنے لگے تو اپنے بدن کو لرزش دیکر دیکھے اگر باوصف لرزش معائنہ صورت فلکی مین قیام پایا جاوے اور کسی قدر نور پرماتما بھی نظر آنے لگے تو سمجھے کہ میرا تصور درست ہوگیا +

دفعہ ۹ بار اول سینہ وسر وزان بعد جسم کلان نظر آویگا گاہے بالکل جسم نظر آکر غائب ہوجاوے گا

دفعہ ۱۰ جب کوئی عضو مثل چشم وغیرہ حالت عملی مین نظر نہ آوے تو آئینہ مین نظر جما کر تمعائے صورت نیلگونی کی کرے عضو مقصودہ بلاشک دیکھہ پڑے گا +

دفعہ ۱۱ جب کہ سر اور چشم اوس شکل مین نظر نہ آوے تو سمجھے کہ ناظر دو مہینے مین رحلت کریگا اگر بائین بھوجا دیکھہ نہ پڑے تو سمجھے کہ چھوٹا بھائی اوسکا بہت جلد راہی ملک بقا ہوگا اگر داہنی بھوجا نظرون کی بصارت سے مفقود ہوجاوے تو تصور کرے کہ برادر کلان عنقریب ملک عدم کو چلیگا

حصہ دوم
آئینہ روشنضمیری

کما حقہ دیکھہ سکین گے مخفی نرہے کہ اسی سروپ آسمانی کو بیراٹ روپ نارایں کا شاستروں مین لکھا ہوا ہے +

دفعہ ۳ حسب ترکیب بالا بجاے وسیع بمقابلہ سورج یا چراغ کے بیٹھہ کے یا کھڑا ہوکر پشت اپنی کرکے معائنہ اپنی گردن عکس افتادہ کا کرے اور حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲ نظر جماکر دیکھے زان بعد اپنی آنکھہ اس سرعت سے بند کرے کہ اثناے بند کرنے مین پلکین گرنے نپاوین پھر مطمئن ہوکر غور کرے کہ کیا شے نظر آتا ہے تو حالت غور مین اوسکو اپنا ہی جسم لطیف مسلم دیکھہ پڑے گا رفتہ رفتہ مشاقی سے عامل کا جسم آئینہ کے مانند ہوجاویگا یعنی جب جس وقت اپنا چہرہ دیکھنا منظور ہوگا بفور بند کرنے آنکھون کے دیکھہ لیا کریگا جس طرح سے کہ آئینے مین اپنی شکل دیکھہ لیتا ہے اور اب ساکن تالاب مین اپنی شکل مجسم مع الروح دیکھہ لیا کرتا ہے +

دفعہ ۴ واضح کردینا اس رمز کا بھی ضرور ہوا کہ اس عمل کی حالت مشق مین علی الدوام مشاقی چاہیے ناغہ ہونا موجب نقصان عمل ہے یعنی ایک روز کے ناغہ ہونے مین بھی تا حالیکہ کامل مدرکہ اور استعداد نہو وہ تاثیر باقی نرہیگی اور وہ اثر و کیفیت اصلی جاتی رہیگی ہرچند کہ وہ بھی بعد مشاقی کامل کچھہ عکس دیکھہ سکیگا مگر وہ خوبی باقی نرہیگی جو حالت مشاقی بلاناغگی مین ظاہر ہوتی ہے +

دفعہ ۵ جب سایہ اپنا خوب نظر آنے لگے تو چاہیے کہ اوپر سے اوتارتے ہوے اپنے قریب مقابل مین اوس سایہ کو لاوے جب چندے اسمین بھی مشاقی ہوجاے تب اوس سے باتین کرنا شروع کرے وہی سایہ ایسی ایسی لطافت اسرار غیبی ظاہر کرے گا کہ عامل کو پھر کسی ضرورت کے انجام کے لیے کچھہ تردد کرنا نہ پڑیگا جب یہ درجہ مشاقی سے ہاتہ آجاتا ہے تب وہی سایہ ہمزاد موسوم ہوتا ہے +

دفعہ ۶ یہ عکس جسم انسانی ہمزاد سے موسوم ہے قاعدہ اسکا یہ ہے کہ ہر فرد بشر نیک کا خیر خواہ اور امان بخش دیار ہوتا ہے اور ہر ایک مقام خوف جان مین نہایت معاون اور مددگار ہوکر جان بچاتا ہے اور ہمیشہ فرمان برداری مین حاضر رہتا ہے اور ہر ایک حکم کو مثل خادم بجالاتا ہے +

مختصر امتحان ہمزاد ایک چھوٹا سا امتحان اس ہمزاد کی فرمانبرداری کا یہ ہے کہ وقت خواب کے تعین گھنٹہ کا کرکے ہمزاد سے کہدیوے کہ اے ہمزاد شفیق حال میرے فلان وقت مجکو ضرور جگا دینا اسقدر کہکر خود سورہے جب وہ وقت آویگا ہمزاد اس خوبی سے بلا تکلف جگا دے گا

وسرور حاصل ہوجاویگی کہ بارثانی تعلیم اوستاد یا ہدایت مرشد کی چندان ضرورت نہوگی اپنے ہی تصور
مین تم خود مست رہا کروگے اور تمھارے چہرہ اور جسم ایسا منور ہوجاویگا کہ دیکھنے والے دیوانے
بنجاوینگے بقول شخصی مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید +

نمبر ۳۴ بیان نظر آنے جسم لطیف کا آئینۂ جسم انسانی مین مع توضیح کیفیتہای ہمزاد ومعائنہ بدیہی بیراٹ سروپ

دفعہ ۱- اشٹدل کمل سے نفس ناطقہ الہام دیتا ہی کہ بہت سی مقامات مین اس کتاب کی لکھا گیا
ہے کہ اپنے کو آپ دیکھنا یہ اعلے درجہ ریاضت کا ہے مگر کسی بیان مین توضیح اوسکی دیکھنے
کی نہین کی گئین ونہ کسی صاحب کمالون نے اپنے اپنے گرنتھون مین اسکی تشریح کی ہی پس
تیسر فرض ہی کہ اوس رمز مخفی سے عوام کو خبردار کردو اور نقاب عدم ادراک کا اچھی اچھی جو بگیانون
کے دل پر پڑا ہوا ہے اپنی فصاحت بیانی سے اوٹھا دو لہذا بہ تعمیل فرمان فرماندہ غیب
اس فقیر کو وہ رمز مخفی کہ جسکی تشریح مین تمامی دیوتا اور رکھیشر عذب اللسان ہوگئے گو جانتے
رہے ہون پر اظہار نکر سکے اظہار کرنا لازم آیا بدین نظر بصراحت تمام اون جمیع قواعد محتجبہ کو
ضبط تحریر مین درلاتا ہون گویا آئینہ خاتمہ کمالیت کا پیش نظر شائقین رکھتا ہون کہ جسکے
شرف مطالع اور استعمال سی اپنی جسم لطیف کو اپنے جسم کثیف کے اندر شائقین دیکھہ لیوین اور بیراٹ
روپ نارائن کے بلا تکلف درشن سے مشرف ہوین اور ہمزاد جو ایک دوست اپنا ہمیشہ
ساتھ رہتا ہے اور کوئی ناواقف اوسکے کوائف سی آگاہ نہین ہی فقیر آگاہ کردیتا ہی اونکی جگت ہی

دفعہ ۲ شائق کو چاہیے کہ صبح کے وقت میدان مین کھڑا ہوکر سورج کی طرف پشت اور پچھم
جانب رخ کرے اور اپنی گردن پر خوب نظر جماکر دیکھتا رہے قبل اسکے کہ پلک گرے اوسی نظرون
سی آسمان پر نظر کرے تب اوسکو مسلم اپنا جسم یا کمر سے اوپر آسمان پر نظر آویگا پہلے سیاہ یا صندلی
رنگ نظر آئیگا زان بعد کئی روز پر کئی قسم کا رنگ دیکھہ پڑیگا یعنی مشائی اور پوشش نوع بنوع سے
رنگہاے گوناگون نہایت صاف اور خوب نظر آوینگے اور غوامض قدرت نارائن

حصہ دوم
آئینہ روشنضمیری

توضیح مدعا کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ جس سرور مین تو ڈوب رہا تھا اوس سے عوام کو مطلع کر کیونکہ مثل مشہور ہی کہ حلوا بہ تنہا نبایست خورد + لہذا بتعمیل ارشاد قالب المقلوب اس معما غش افزا کے عقدۂ مالاینحل کو حل کرتا ہون گویا آئینہ سخاوت کو اپنی علوالعزمی سی پیشین شایقین ببدیع دھرتا ہون +

دفعہ ۳ توضیح شعر مذکورہ عشق مین بیخود ہوجانا یعنی پریم آتما مین پہیل اور جوش محبت پرماتما مین اپنے دل کو بالکلیہ مگن کرلینا یہ وہ حالت ہے کہ جس وقت وہ یکایک طاری ہوتی ہے انسان اپنی خودی سے بیخود اور اپنے ہوش اور حواس سی بے خبر یعنی ایسا سرشار اور سرمست پریم پرماتما ہوجاتا ہی کہ دین اور دنیا کے جمیع افعالون اور امیدون اور خواہشون کی تمنا کی خبر کچھ اوسکو نہین ہوتی اور اس حالت مین بجز اپنے آتما کے دوسرے کی یاد اور سدھ بدھ بالکلیہ بھول جاتی ہے جب وہ حالت انسان پر طاری ہوتی ہے پرمیشر خود بخود ملجا تا ہے کیونکہ پرمیشر سے ملجانے کے واسطے ترک دوئی اور خودی ضرور ہے اور اوس حالت مین انسانی دوئی اور خودی چھوڑکر تمامہ وبجسمہ سرشار پریم آتما ہوجاتا ہے تو قاعدہ یہ ہے کہ جسکے کمال خواہش مین انسان بدرجۂ غایت محو ہوجاویگا اور دنیا ومافیہا کی کیفیات سی خبر کچھ بھی نرکھے گا اوس دم آتما اوسکو خود بخود ملجاوے گا +

دفعہ ۴ اس قسم کی نظر مین بہت سے قصہ جات پوتھی بھگت مال مین مندرج ہین دیکھ لو اس مقام پر لکھنا موجب طوالت عبارت ہے اور آرن کانڈ رامایں مین دیکھو کہ سربھنگ من اور سوتیکشن من نے جس وقت سنا کہ مہاراج سری رامچندر شامی واسطے درشن دینے کے تشریف لاتے ہین تو اونھون نے غلبۂ شوق سے اپنے کو مہاراج دھراج کے حضور اس طرح پر حاضر کیا + اشعار سندر رچۂ رامایں منشی جگناتھ پرشاد صاحب + جیون آمدرام عابد نے کیا گوش + رہا اوسکو نہ تن من کا ذرا ہوش + بصد بیتابی وشوق تمنا + ہوا پابوس شاہ عالم آرا + وفور عشق سے آخر تن زار + بھڑک اوٹھا برنگ شعلۂ نار +

دفعہ ۵ ای عوام ہند اگر تمھارے قوت مدرکہ اپنی تاثیر کے ظہور مین لانے سے تمھارے ساتھ مدیغ نکرے تو ایسا پریم ظہور مین لاؤ کہ اوسی کے ساتھ محویت بھی حاصل ہوجاوے اور جب پریم آتما مین مگن ہوکر محو اوسکے دھیان اقدس مین ہوجاؤ گے تو تمکو خود ایسی کیفیت

آئینہ روشن ضمیری

حصہ دوم

نمبر ۳۳ بیان اوس کیفیت نادر اور غیر مترقبہ کا کہ جس سے پرماتما فی الفور ملجاوے اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول معینہ اوستادان قدیم بھی نکرے

دفعہ ۱ اس کتاب مین بہت سے مقامات پر قسم بہ قسم کی ترکیبین لکھی گئی ہین کہ جنکی تاثیر مدرکات اور عملیات سے وصل پرماتما ہو اور دوئی درمیان دل سی نکلجاوی مگر وہ ترکیب کہین نہین لکھی گئی کہ جس مین پرمیشر فی الفور ملجاوی اور بلا تحاشا پردہ دوئی دل سے اوٹھہ جاوے اور کسی قسم کی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول نکیجاوی اس کتاب کے بیانات پر خاتمہ کیہی فقراے زمانۂ سابق نے بھی بہت سی کتابین تصنیف کی ہین مگر کسی پوتھی یا کتابون مین اس طریقے کی توصیحات نظر نہ آئین اور نہ کوئی فقیر یا گرہست یا برمھہ گیانی یا عاقل یا عالم کسی مذہب اور فرقہ کا ایسا ہی کہ جو اس قسم کی توضیح کی دم مارے یا اس بیان مجمل پر سر ہلاوی اس بحث کو عارف اگر سنے سن ہوجائے اور اس رمز کو دنیا دار اگر سنے غش کھاجائے پرمہنس کے کان مین اگر اسکی دھن پڑے سکتہ مین آجاوے برمھہ گیانی کے کانون مین جو یہ شبد پہونچے بلا مبالغہ بیہوش ہوجائے ٭

دفعہ ۲ راقم جب پہلی دفعہ لکھتا ہی تھا اور قلم اپنا رکتا نہ تھا تب تک نفس ناطقہ بول اوٹھا کہ ای منشی جیدیال سنگہ تمنے تو غضب کیا یہ بیان کیا ہوا گویا سمما کی بوجھانیکا خیمہ نصب ہوا تحریر تمھاری چیستان کی مصری کی ڈلی ہی یا سلم سمما یا پہیلی ہی تب فقیر نے عرض کیا کہ ای عقل کل میری آپسی کیا چھپا نا ہی جبکہ اپنا منشا اسرار غیب سے ہر ایک کو جتاتا ہی اس فقیر کے ذہن مین ایک شعر دیوان ناصر علی کا ولولہ کر رہا ہی اور بلاغت مضمونی اوسکی محویت پرماتما ایسی دی رہی ہی کہ بندہ تو بیخود ہو رہا ہی عالم استغراق مین ہوش کھو رہا ہی کہان طاقت گفتار ہی جبکہ شراب محویت سے سرشار ہی یہان تک کہنے کی تو فرصت ملی پھر خمار نشہ نے مہلت ندی تو بے اختیار عالم بیہوشی مین یہ شعر زبان سی نکل آیا گویا تقدیر عوام نے اوسکی کریا سے نئی کیفیت پائی شعر

بکوشش میروم چون برق در آغوش بے تابے ٭ دران ساعت کہ شوقش میسپارد گفتہ عنانم را ٭ جب آتمارام نے اس شعر کو سن لیا تب مدہوش کو ہوش مین لاکر اوسکی

حصہ دوم

دفعہ ۲۶ اس کتاب مین بنظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتین جیسا کہ طلسم فرنگ مین مفصل درج ہین تشریح اونکی نہین کی گئین مگر تھوڑا سا بیان وقوع کیفیات مذکورہ ذیل مین لکھتا ہون +

پہلے یہ کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلے سے ہوتا ہے **دوسرے** یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور مدرکات اور حرکات اور سکنات پر بحالت خواب و بھی اس طرح پر حاصل ہوتا ہے کہ معمول ہوش مین رہے اور عامل کی تلقین کا اوسپر اثر ہو اور اس طرح بھی کہ معمول خواب مقناطیسی مین ہو اور عامل کی طرف سی تلقین ہو خواہ نہو **تیسرے** یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہی اور اوسمین معمول کو ایک خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہی **چوتھے** یہ کہ اس حالت مین معمول کو ایک نئی قوت ادراک حاصل ہوتی ہی اور اس قوت کے ذریعے سے وہ اشیاء قریب اور بعید کو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے دیکھہ سکتا ہے **پانچوین** یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیون سے ایسی ہوجاتی ہے کہ اوسکے ذریعے سے اونکے خیالات اوسکو دریافت ہوجاتے ہین **چھٹوین** یہ کہ اس شرکت اور غائب بینی کی قوت کے سبب سے معمول فقط واقعات گذران نہین بلکہ واقعات گذشتہ اور آیندہ معلوم کرلیتا ہے **ساتوین** یہ کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال اچھی طرح جان لیتا ہے اور بیان کرسکتا ہے **آٹھوین** یہ کہ اس عمل کے ذریعے سے حالت مسکوت اور حالت مسکوت اسلے پیدا ہوسکتی ہے **نوین** یہ کہ یہ سب آثار بلا عمل مقناطیسی خود بخود بھی پیدا ہوجاتے ہین اور یہ حالت عمل مقناطیسی کے ذریعہ کی بنیاد ہے **دسوین** یہ کہ فقط انسان کے جسم کے ذریعے سے ہی نہین بلکہ غیر ذی روح اشیاے کے ذریعے سے بھی مثل مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور فلذات وغیرہ سے کیفیت مقناطیسی کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور پانی اور اور اشیاء مین یہ کیفیت منتقل ہوسکتی ہی واضح ہو کہ اگر تلاش مزید کیجاوے اور یہ علم مقناطیس فروغ پاوے تو انسان فرد بشریت سے گذر کر حضرات روحانیون مین گنا جاوے اور دوزخ اور بہشت دیکھے اور مردون کی ارواح سے باتین کرے اور اونکا پیغام لاوے اور دور و نزدیک کی خبرین صحیح بتلاوے و مال مسروقہ کی ٹھیک ٹھیک خبر پہونچاوے اور قلب گردانی کی کیفیت بھی نہایت خوبی سے دکھلاوے +

دو قسم کی ہے اول حیوانی اور روم روحانی ہندی زبان مین پہلی کا نام جیوآتما اور دوسرے کا نام پرماتما ہے کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہین ۲ ترکیبہاے سندرجۂ بالا سے جیوآتما تفریح سیر عالم کی کرتا ہے رفتہ رفتہ مشاقی سے اس مرتبہ اعلے کو پہونچتا ہی پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی دیکھتا ہے اور جب معمول اس مرتبۂ اعلے کو پہونچتا ہی مجمع کمالات اور جامع ہر ایک صفات کا ہوجاتا ہے کہ جس درجے کے پہونچنے کے لیے رکھیشر اور منیشر اور جوگیشر اور پیغمبر اور ولی مترصد اور خواہشی رہتے ہین +

دفعہ ۲۵ ایک امر نہایت تہ انگیز اور اسرار غیب خیز کو بلا استحاشا لکھدینے کے لیے ہوتا ہے کہ جسکے عمل سے شائق صاحب کشف اور کمال بنجاوے اور وقوع پیشین بینی اور پیشین گوئی بحالت بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی ہوجاوے وہ یہ ہے کہ جب آدمی فکر اور غور کامل مین ہوتا ہے اور اوسی غور کے دریا مین خوب ڈوب جاتا ہے تو اوسکے دل پر ایک قسم کی کیفیت نادر ایسی طاری ہوجاتی ہی کہ اوسکو واقعات آیندہ کی کیفیتین اور اوسکے تصفیہ قلب کے باعث معلوم ہوجاتی ہین فقط اس سے متیقن ہوتا ہی کہ پرماتما نے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا جاہی کہ جس سے اجتماع دل اور حواس کا ہوگیا رہتا ہوتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہے اور حد درجے کی طاقت بخشتا ہے وجہ خاص یہ ہے کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہوجاتا ہے اوس حالت مین دل منور ہوجاتا ہے اور باعث کمال محویت غور کے خودی اوس وقت اوسکے جسم اور دل مین باقی نہین رہتی لہذا وہ اپنے جسم مین اور تخت گاہ دل پر کہ جو مقام اجلاس پرماتما ہے اور پرماتما کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کہ مشرف اور منور اوسکے نور سے ہے تمامی امر ملحوظ اور مرکوزہ مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ اور جوہر نفس ناطقہ کی وسعت مین معلق رہتا ہے اوسکو نظر آنے لگتا ہے پس سمجھنے کی بات ہے کہ جو گیشرون کو اسی مرتبہ مین پہونچنے سے پرماتما کے نور منور کا درشن ملتا ہے اور شایقین کو جو واقعات آیندہ کی کیفیتین اور حالات معلوم ہوے تو کیا عجب ہے گو آدمی کو ایسی امید نہین رہتی ہے کہ اوسکو کیفیات غیر مترقبہ نظر آجاوینگے مگر وہ حالت پرمیشر کی کرپا اور اجتماع دل کے نتیجے کا باعث ہے کیونکہ اوسکی بڑی شان ہے کسی نے انتہا نہین پائی اور اوسنے جماد و طبیعت کو غایت مرتبہ کا اثر بخشا ہی +

پہونچے سے نیچے کی طرف حرکت دیوے اور اوسکی انگلیان برابر ہون خواہ ایک دوسرے کے نیچے ہون لیکن معمول کے جسم کو چھونا نچا ہیے مگر جس قدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے اور منکشف کرتا ہون کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا اوسکی انگلیون کی حرکت دینے سے غالب ہے کہ اون اشخاص مین بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہی اور بعض کو گدگدی اور بعض کو اپنا جسم سن ہوا ہے معلوم ہوگا پس جنپر یہ اثر منجملہ آثار مرقومۂ بالا معلوم ہو سمجھنا چاہیے کہ اوسپر عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین صفت سے ہوگا اور ظہور اور وقوع مراتبات روشنضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی نہایت خوبی سے اوسپر طاری ہونگے

دفعہ ۲۲ تفریق خواب معمولی و مقناطیسی اور توضیح رفع عارضۂ شب بیداری

شائقین پر مخفی نرہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہوجاتے ہین اور حواس ظاہری معطل رہتے ہین اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز عاید ہوتا ہے اوسکی شرح کیا ضرور ہے +

۲ مگر جسکو نیند نہ آتی ہو اگر اوسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جاوے تو غلبۂ خواب کا ضرور ہوجاویگا اور ماسوا اسکے دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہے کہ ایک کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکھکر ایک روشن چیز اپنی آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اوسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو اول ماننا ضرور ہو پس بالتخصیص مفہوم کرلینا چاہیے کہ اوسکو نہایت شیرین اور لطیف خواب آجاوے گا +

دفعہ ۲۳ شناخت آثار عمل جس وقت یہ عمل اپنا آثار دکھلاتا ہی آنکھونکی پلکین مچنے لگتی ہین اور جھپکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہی اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہی اوسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیا چھپ جاتی ہین بعد اوسکے نیند سی آنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد غلبۂ نیند کامل ہوجاتا ہے زبان بعد جب وہ جاگتا ہی گہری سانس لیکر اور ناگاہ اور اپنی شیرین خوابی کا مداح ہوکر عامل کا شکر گزار ہوتا ہے اور اکثر وقت معلوم ہوئے آثار مندرجۂ دفعہ ۲۱ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہی +

دفعہ ۲۴ اس علم کا نام مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ روح

بازوی اور دست راست مین سے اوتر کر عامل کے دست چپ مین جا کر بازو کے راہ سے عامل
کے سینے مین پہونچکر اوسی تدریج سے معمول کے جسم مین چلی جاتی ہے کہ جس سے حلقۂ موج پورا
ہوجاویگا مگر نہایت احتیاط چاہیے کہ عامل اور معمول کا ہاتہ زیادہ زبر ہونے بنا دی یعنی جیسا
اوپر لکھا گیا ہے ویسا ہی رہے ورنہ اثر مناقض ہوکر معمول کو غش اور تشنج ہوجاویگا بلکہ نہایت
تیزی سے اثر نمایان ہوگا کہ جسکی برداشت معمول سے بہت دشوار ہوگی +

دفعہ ۱۷ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اوسکے ہاتہ مین کوئی چیز دیدیوے اور اوسکو کہدے
کہ اوس چیز کی طرف نظر جماکر خوب دیکھتا رہے اوس طریقہ کی عمل آوری سے بھی کچھ دیر کے بعد
خواب آجاویگا اور غائب بینی طاری ہوجاویگی +

دفعہ ۱۸ - ایک ترکیب دوسری یہ ہے کہ آنکھون کے ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کی ذرا
اونچے رخ کسی شی رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے عرصے مین یقین ہے کہ تہی
ہوئی نظرون کے باعث سے خواب غائب بینی بہت جلد آجاوے +

دفعہ ۱۹ کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے مگر آنکھون سے اونچی رکھی جاوے اور معمول
اوسکو دیکھا کرے اور مزید براں عامل اپنی نظر بھی اوسپر جماوے اور وہ شے جسکو معمول
دیکھا کرے طرف عامل اور بالاے سر عامل رکھے ہو اس قرینے سے جو نشست کرے کیفیت

غائب بینی اور روشنضمیری بہت جلد پیدا کرنے کی ترکیبین شناخت اشخاص قابل العمل

دفعہ ۲۰ مخفی نرہے کہ جن لوگون کی طبیعت مین سخت تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا
غیر دیدہ یا شنیدہ ہوا کرتی ہے ۱۲ اور جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب الزائیدگی
یا بچہ کم سن یا مردم تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کی ہون اتنے اشخاص قابل العمل مین
کہ جنکی امید کامل ہے کہ نور پر یا تمامتر بلا تکلف دیکھینگے اور وہ پر میشر بھی انپر کرپا کرکے اپنا درشن
دکھلاوے گا +

دفعہ ۲۱ - ایک دوسری ترکیب اور لہجے اور طبیعت کو خوش کیجیے اکثر اوائل مشق مین
عامل کو چاہیے کہ پانچ چار آدمیونکو بٹھالے اور اونسے کہے کہ وے اپنے ہاتھ اس طرح پر رکھین کہ
ہتھیلیان اوپر کی طرف ہون بعدہ عامل اپنے دست راست کی انگلیون کے سرون کو

جماکر دیکھے اور معمول کے سر اور پیشانی کے قریب سنہ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہے

دفعہ ۱۳ جس شخص کو معمول بنانا چاہے چاہیے کہ اوسکو اس ڈھنگ سے بٹھالے یعنی اوسکی پشت سر شمال کی طرف ہو اور اوسکا چہرہ جنوب کی طرف اور دونون پیر اوسکے دکھن سمت کو پھیلے ہوے ہون تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہے +

دفعہ ۱۴ جس شخص کو حسب طریقۂ بالا بٹھال کے پریشر کی قدرت دکھلانیکی نیت سے معمول بنا دین چاہیے کہ اپنے دونون ہاتھہ معمول کے چہرے سے پیر تک اوسکے اوتارین مگر جسم معمول کا عامل سے چھونجاوے مگر جس قدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے +

دفعہ ۱۵ - اکثر اوقات بجاے سر اور چہرے اور شکم کے عامل اپنا ہاتہ معمول کے پہلو کی طرف سے اوتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جماکر دیکھے کچھہ عرصے تک ہاتھون کو معمول کے قریب گذرانے کاش مقناطیس مصنوعی بھی عامل کے ہاتھون مین ہو تو اور بھی فائدۂ عمل بجلدی تمام نمایان ہو +

دفعہ ۱۶ اونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلے قریب ہوکر بیٹھے اور اوسکے انگوٹھون اور اوسکی انگلیون کو اپنے انگوٹھون اور انگلیون مین پکڑکے نرم نرم دبائے اور جماکر اوسکی آنکھون کی طرف دیکھے اور تمام دل اپنا اوسکے اوپر جمادیوے اور معمول کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مطابق طریقہ بالا کے عمل آور ہو اور جب عامل دیکھے کہ کچھہ کچھہ اثر معمول پر ہونے لگا تو اپنے ہاتھونکو پیشانی سے چہرے اور سینہ کی طرف نیچے رخ حرکت دیا کرے اس ترکیب کے اثر سے یقین ہے کہ پاؤ گھنٹہ یا آدھے گھنٹہ مین اثر مقناطیسی جلد غالب ہوجاوے اور لحاظ رکھنا چاہیے کہ عامل اپنے دست راست مین معمول کا دست چپ اور دست چپ مین اوسکا دست راست پکڑے رہے کیونکہ مقابل بیٹھنے مین ایسا ہی ہوجاتا ہے اس گرفت مین بھی ایک کیفیت نادر ایسی بھری ہوئی ہے کہ جو مثل تار برقی کے صدہا مقامات طے کرکے عامل اور معمول کے دل اور روح مین سلسلۂ یکتائی پیدا کردیتی ہے وہ یہ ہے کہ ترکیبہاے بالا کے کرنے سے ایک قسم کی تاثیر بطوفی عامل کے دست راست سے نکل کر معمول کے دست چپ مین جاکر اور اوسکے بازوے چپ پر چڑھہ کے اور سینہ مین گذر کر اور پھر

دفعہ ۶ بوتل پہلودار یعنی کرسٹل کا اثر نازک طبع آدمی پر ضرور ہوتا ہی اور مقناطیس اصلی کا اثر جو عامل اپنے ہاتہ مین لیے رہے خواہ مخواہ ہوتا ہے +

دفعہ ۷ بعض معمول پر عمل بار اول بلکہ کئی مرتبہ مین بھی نہین ہوتا عامل کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اور عمل کے چل جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا رہے پس یقین ہے کہ اوسکا عمل بہت جلد موثر ہوگا +

دفعہ ۸ یہ عمل خلوت مین بہ تنہائی یعنی بجز عامل اور معمول کے کوئی دوسرا نہ رہے کرنا چاہیے کیونکہ خلوت ضرور ہے اور جلوت ممنوع +

دفعہ ۹ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل اور معمول بہت قریب نہون فقط اس قدر چاہیے کہ طرفین کی آنکھہ خوب لڑے اور پلک نہ گرے +

دفعہ ۱۰ - اس بیان مین دو تفریق ہی اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھائے اور اپنی آنکھہ جماکر اوسکی جانب دیکھے اس قدر کے سوائے عامل اور کچھہ نکرے اور دوسرے یہ کہ عامل بعد تعمیل شرائط بالا اپنا ہاتہ معمول کے چہرے سے پیر تک اوتارے اور دم کرے حاصل مدعا دونون ترکیبون سے ممکن ہے فرق اس قدر ہے کہ صورت اول مین عامل کا اختیار معمول پر کچھہ نہین رہتا اور دوسری صورت مین معمول عامل کا تابع اور حکم پر در رہتا ہے اور اسمین پانچ درجے ہین **اول** ظہور غائب بینی **دوم** غائب بینی بشرکت حال **سوم** غائب بینی مع پیشین گوئی **چہارم** مسکوت **پنجم** مسکوت اعلے مع سلب حواس +

دفعہ ۱۱ - اب تمکو رمز اصلی سے واقف کرتا ہون کہ عمل مقناطیس حیوانی مین معمول کے چہرے پر ہاتہ گذرانا جاتا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ دونون ہاتھون کے سرے دو قطب ہین اور سر اور آنکھین اور مُنہ نقاط ماسک کہ جہان یہ روشنی مجتمع ہوکر بھری رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھونکی گذرانی اور نظر ایک سوجانے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے +

دفعہ ۱۲ عمل بالا مین اکثر حالت دم بھی کیا جاتا ہے کیونکہ آدمی کے مُنہ مین ایک قسم کی کیفیت بھری رہتی ہے کہ جسکا نام اوڈ اہل زبان فرانس مین ہے اور ہر ایک جسم مین نصف جانب اثر ایک قطب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہے لیس بدین وجہ نظر

رکھیشر اور جوگیشر پر حصر نہین ہے اور جو بشر کہ اس عنور مین ہمیشہ رہتا ہے عمل تریا مین نہایت لطافت اور حظ حاصل کرتا ہے کہ جسکی شرح طول عمل ہے صرف اسکا مذاق اوسی عمل کی تاثیر واقع ہونے پر عمل ہوتا ہے تحریرات کے مطالع سے وہ لطف نہین ملتا +

دفعہ ۱۰ - اوس حالت مین انسان غیب کی باتین سنتا ہے اور امورات شدنی اور غیر شدنی کو برابر العین دیکھتا ہی اور ہر قسم کے کمال کا مجموعہ ہوجاتا ہے +

نمبر ۳۲ بیان شکل دوم قواعد پیدا کرنے روشنضمیر یا دوسرے کے دل پر کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلا تردد وہ دیکھ سکے

دفعہ ۱ پیشتر بیان ہوچکا ہے کہ دوسرے پر بھی عمل غائب بینی کے اثر اور روشنضمیری کی آثار پیدا ہوسکتے ہین چنانچہ قواعد اوسکے ذیل مین لکھے جاتے ہین اور ملک فرانس مین یہ عمل ڈاکٹرون کے استعمال مین بکثرت اور دوسرے شائقون کی مشق مین الضاعف ازان رہتا ہی بمصداق اسکے نسخۂ طلسم فرنگ شاہد ہے اور وہ کتاب قابل معائنہ ہے بشرطیکہ جسکو زیادہ شوق معاینہ تجربات علم مقناطیسی کا ہو +

دفعہ ۲ قبل عمل کے لازم ہے کہ عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہو اور اوسکا ارادہ مصمم قائم ہو اور کسیطرح کا غل اور شور اوس مکان مین یا قرب مین اوسکے نہوتا ہو اور بمقام عمل مین کامل خاموشی ہو اور آمد و رفت بھی کسیکی وہان نہو ورنہ خیالات عامل اور معمول کے اوس طرف متوجہ ہوجاوینگے تو موجب نقص عمل کا ہووے گا +

دفعہ ۳ جسپر یہ عمل کیا جاوے ضروری ہے کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہو اور عامل کے عمل ہوجانے کی نیت سے اپنی طبیعت کو جمائے رکھے +

دفعہ ۴ عمل کے بار اول معمول نازک مزاج چاہیے رفتہ رفتہ حالت کثرت مشق عمل سے ہر شخص پر عمل چل جایا کرے گا +

دفعہ ۵ اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شے پیش نظر رکھ جماوے تو اوسپر عمل کا اثر ہرگز نہوئیگا +

مفصل حال دفعہ ۱۶ مین بیان ہذا کی مرقوم ہے

بیان شکل اول دفعہ ۵ جو کوئی اپنے پر آپ عمل کرے اوسکی شکل یہ ہے کہ تخلیہ مین بیٹھکر چراغ کی ٹیم یا کسی اور چیز پر جو اپنی آنکھ سے اونچے مقام پر رکھی جاتی ہے خوب نظر جماکر یعنی ٹکٹکی باندھکر گھنٹے دو گھنٹے تک برابر اوسکو دیکھا کرے اور نہایت ضبط اس امر کا رکھے کہ پلک آنکھونکی گرنے پاوین اس ترکیب کی مشق سے رفتہ رفتہ آنکھون کی پتلیان یعنی مردمک چشمہا اندرون پردۂ بصارت کے اولٹ جاتی ہین اور جب پتلیان اولٹ جاتی ہین عجائب اور غرائب مظہرات پر ماتما دیکھنے مین آتی ہین وجہ یہ ہے کہ جسم انسان مین ہر سہ عالم کی کیفیت بھری ہوئی ہوتی ہے پس شائقین سمجھین کہ یہ بیان منتہاے مراتب غائب بینی اور پیشین گوئی کا ہے +

دفعہ ۶ الغرض مردمک چشمہا یعنی پتلیون کا اولٹ جانا عجیب خاصیت سے پڑہے کہ جسکی شرح نہایت مطول سے پُر اور معمور ہے اور جسنے اس کیفیت کو دریافت کیا وہ مظہر نادرات روزگار ہوا پھر اوسکو بمقابلہ اس شغل لطیف کے دوسرا کوئی فعل عمدہ نہین معلوم ہوتا +

دفعہ ۷ دستور یہ ہے کہ جب پتلی اولٹتی ہے اوس حالت مین جس جس قسم کی کیفیتین دیکھنی منظور ہوتی ہین یا جس جس امور یا اسرار کا دریافت مرکوز خاطر ہوتا ہے بعینہ وہ تمام مافی الضمیر نظر آتا ہے ناظر یہ سمجھتا ہے کہ چشم ظاہری سے دیکھتا ہون مگر وہ سب مظہرات قوت باصرہ کی تاثیر سے دکھلائی پڑتے ہین دیکھو **دفعہ ۴** بیان نمبری چار کا +

دفعہ ۸ اکثر یہ کیفیات حالت نیم خوابی مین کہ جسکو خواب شیرین بھی نامزد کرتے ہین عاید ہوجایا کرتی ہے اور مسلمانون کے مذہب مین محمد کا جانا معراج کے درجے مین جو مشہور ہے وہ بھی انھین پتلیون کے اولٹ جانیکا باعث تھا باقی رہا یہ امر کہ رمز نہایت مخفی کے قابل ہے لہذا کسی نے آج تک اسکی شرح مفصل نہین کی اور دوسرے یہ کہ بہتیرون کو اس کیفیت کی مطلق خبر بھی نہین ہے باقی دینداری اور لسانی اور شے ہے حقیقت واقعی اسیقدر ہے +

دفعہ ۹ حالت شیرین خوابی کا نام تریا ہے کہ جسکا شرح بیان نمبر ۱ مین رقم پا چکا ہی یہ حالت ہر بشر پر طاری ہوا کرتی ہی بشرطیکہ انسان اوسکے امتیاز اور غور مین رہے کچھ پیغمبر و ولی اور

کس طرح پہونچ جاتا ہے نہین جانتا اور بسبب عدم ادراک دقائق معقولات یعنی بے علمی بیدانت اور کتبہاے مترجمہ منشی کنہیالال صاحب الکھدھاری کہ جنکو فی زمانہ اچارج مذہب ہنود کہیے تو بجا ہی اور جو کچھ وصف اونکی شان مین لکھا جاوے زیبا ہے اور بوجہ عدم دریافت مضامین دیگر کتب تصوف مترجمہ فیضی اور دیگر فقراء ہند اور ہر ملک کیفیات اور تفسیحات اوراقدارات آتما اور جیوآتما یعنی نفس حیوانی اور نفس روحانی کہ جنکو عرض اور جوہر کیطرح تناسب لفظی ہی فائز نہین ہوسکتا مگر بنظر فیض رسانی عوام جس قدر کہ اس ہیچمدان کی معلومات ہی اونکو ان صحائف پر رکھکر صاف دل ہوجاتا ہے اور نہ یہ سب معلومات علمی فقیر کے وقت تصنیف مین باعث بے قیدی اپنا اپنا علیحدہ ہی ساز اور سامان موجود کر قصان ہوتے ہین او تار تصور کی جنبش دینے مین نہایت مستعد بیان ظہور مین لاتے ہین لہذا حکم رپاتما یہ ہے کہ انکو پابزنجیر کرکے ان صحائف قراطیس مین مقید کردو کہ تعمیل اوسکے اس نسخہ آئینہ روشنضمیری کی تصنیف مین یہ فقیر آمادہ ہوا

دفعہ ۳ یہان سے بیان روشنضمیری کیجاتی ہے واضح ہو کہ روشنضمیری دو قسم پر منقسم ہی اول قسم کا بیان مشرح آئینہ تصوف مین بہ نمبر ۱۵ مندرج ہے دوبارہ تشریح موجب طوالت تحریر سمجھکر قلم انداز کیا دفعہ ۴ نمبر ۱۵ مین دیکھو **دوسری** یہ کہ جو طریقہ دھارنا سے حاصل ہوتا ہی کہ جسکا مذکور آئینہ تصوف کے بیان سن سادہ نمبری ۴ و بیان توضیح صفائی قلب نمبری ۶ مین کیا گیا ہے اب مفصل بیان اوسکا یہ ہے کہ طریقۂ ریاضت مین دھارنا ایک قسم کی ریاضت کا نام ہے اور وہ نہایت مختصر اوقات اور تھوڑی تھوڑی مشق روزمرہ سے حاصل ہوتا ہے اور اوسکی بھی دو قسم ہین اول یہ کہ عامل طریقہ دھارنا سے خود مشاقی بہم پہونچاوے اور دوسرے یہ کہ دوسرے شخص کو بٹھالکر اوسکو مظہرات ایزدی دکھلاوے

دفعہ ۴ صورت اول اور دوم مین فرق اس قدر ہی کہ طریقۂ اول مین جو جو عجائبات نظر آتی ہین اسکو عامل خود دیکھ سکتا ہی اور طلسمات قدرت پر بیشمار کو دیکھکر خود مسرت بے اندازہ حاصل کرتا ہی اور شکل دوم مین عامل معائنہ قدرت اور عجائبات سے محروم رہتا ہے مگر معمول البتہ اوس درجے کو پہونچ جاتا ہی کہ جس مقام سے واپس آنیکی اوسکی طبیعت نہین چاہتی اور اوس عالم غیر متغیر تک آناً فاناً اوسکی رسائی ہوجاتی ہے اور اوسکے بھی چار درجے ہین کہ جن کا

آئینہ روشنضمیری حصہ دوم

پرماتما نمہ

آغاز حصۂ دوم معروف بہ آئینہ روشنضمیری

نمبر ۳۱ طریقہ پیدا ہونے روشن ضمیری کا عامل کے وجود مین کہ جس سے صاحب کمال اور روشنضمیر موسوم ہوتا ہے

دفعہ ۱ کون کون سی عجائبات اور غرائبات قدرت ایزدی لکھے جاوین اور کیا کیا طلسمات کارخانہ الٰہی شایقین کو دکھلائے جاوین **۲** جس مقام پر فہم و فراست فرشتے اور رکھیشر اور منیشر کی حیران ہے اور ہر ایک دسکی باریکیون کے دریافت پر معترف بقصور اور پریشان ہے پھر اوس مقام کی باتین کرنا اس مشتی خاک سے کب ہوسکتا ہے اور دکھلانا مقدرات عجائبات غیبی اس ہیچمیرز سے کیونکر ظہور مین آسکتا ہی مگر ہان عقل کل اس طرح پر رہے زن ہے کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل بالتمامہ رجوع لاوے گا ماحصل دلدہی اور نتیجہ اجتماع خاطر بیشک ایک نئے قسم کا جلوہ دکھلاویگا کہ دیکھنے والا اوسکا مستانہ اور مخمور نشہ شراب ایزدی ہوجاویگا **۳** مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہے اور یہ مرتبہ کیونکر ہاتہ آتا ہے کہ جب ذہن ذکا ادراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سے ہمیشہ ایک قسم کا ربط اور ضبط رکھا کرے اور تصفیہ اور تخلیہ سے صفائی بطون کیا کرے تب تو البتہ روز بروز عمائد اور نفائس مظہرات جیوآتما اور پرم آتما دیکھا کرے ✻

دفعہ ۲ انسان بہ سبب عدم حصول علم مابعد الطبیعت اور ماقبل الطبیعت یعنی بر محمد بدیا اپنے جسم کے حالات سے کہ مراتب عنصر کثیف مین کس کس درجہ تک رہکر مدارج عنصر لطیف پر

نفس ناطقہ کا حکم ہے کہ اس زمانہ کلجگ مین یادہ تردد اور محنت کرنا کچھہ ضرور نہین صرف پرماتما مین من لگائے ہوے بے خود ہونیکا مرتبہ حاصل کرو اور جب تم ترک تعلقات خودی کو چھوڑ دوگے بیخودی خود بخود حاصل ہوجاویگی جیسے دوئی دور ہونے سے وحدانیت آجاتی ہے ویسے ہی خودی دور ہونے سے بے خودی ہوجاتی ہے +

خودی کا چھوڑ دے سب کارخانہ	نظر آوے تجھے رب یگانہ
خودی کو چھوڑ دے گر دل سے مطلق	تو ہوجاوے گا نور پاک مطلق

شعر مندرجۂ الکھہ امواج

جب خودی مجھہ سے دور ہوجاوے	حق کی سوگند پھر خدا ہین ہم
خودی جب تک ہے تیرے دل مین دلبر	نظر آوے تجھے وہ دوست کیونکر
خودی کو چھوڑ کر کر ہوش نادان	نہ غافل ہو کسی دم اوس سے ایجان
چھوٹے گی یہ خودی جب تیری دل سے	نظر آئے گا وہ خوشنود ہوکے
تجھے ہے اس خودی کا عارضہ سخت	اگر یہ چھوٹ جاہو جاے تو مست
دوا ہے اس خودی کے چھوٹنے کا	محویت آتما مین دل رجوع لا
سمجھہ تو غور کر یہ جو خودی ہے	نہین دیتی ہے کرنے راہ کو طے
اگر چھوڑے تو یہ راہ خمیدہ	پہونچ جاوے جو ہے منزل حمیدہ
اگر عاشق بدل ہو آتما پر	خودی فوراً چھٹے اے ماہ پیکر
ریاضت جس قدر ہین خوش سلیقہ	مقدم سب سے ہے ترک خودی کا

رباعی

خود را بشکن کہ بت شکستن اینست	بگذر ز خودی ز قید رستن اینست
در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن	در مذہب ما گوشہ نشستن اینست

از خودی واز دوئی بگذر شتاب
تا کہ خیزد از میان دل نقاب

دھرنے اور پرنو کے شغل کرنے کا مذاق نہ جانتا ہو +

دفعہ ۴ ترکمال اشنان اوسکو زیبا ہی جو اپنے دل کی صفائی کی ماہیت سے بے بہرہ مطلق ہو اور دل کے صفا کرنے کی قدرت نرکھہ سکتا ہو +

دفعہ ۵ گلے مین سالگرام کی مورت باندھکر گھومنا اوسکا کام ہے کہ جو اپنے مالک حقیقی کو اپنے پاس حاضر نجانتا ہو اور پراتما جو ہر گھٹ بیاپک ہے اپنے جسم کے اندر اور باہر موجود رہنے کی حقیقت سے اوسکے لاعلم مطلق ہو +

دفعہ ۶ خانہ آباد کو چھوڑکر جنگل مین بھٹکنا اوس نادان کا کام ہے کہ جو اپنے گھر مین کسی وجہون سے نرہ سکتا ہو کہ جیسے اشتہاری اور باغی نہین رہتے یا جنکو فراغت سے خورش اور پوشش کا ٹھکانا نہو مثل بھوندو اہیر کے کہ جسکا قصہ مشہور ہے صرف کھانے کے واسطے گھر چھوڑ دیا ہو کیونکہ جوگیشور کو صرف ترک تعلقات دنیوی دل سے چاہیے نہ جسم سے دیکھو دفعہ ۱ و ۲ بیان نمبری ۲۳ کو +

دفعہ ۷ خلوت مین بیٹھنا اور بھوندیرون مین رہنا کام ایسے مجبوسان محسوسات کا ہی کہ باہر نکلنے سے اتنے ڈرتے ہون کہ کنسٹبلان وارنٹ گرفتہ محسوسات فی الفور پکڑ لیوینگے اور ضبطی حواس اور دل کی نکر سکتے ہون +

دفعہ ۸ - زیادہ تران قسم کے مقلدونکا بیان منشی گردھاریلال صاحب نے اپنی کتاب گیان ساگر مین نہایت خوبی سے لکھا ہے جسکو دیکھنا ہو وہان دیکھہ لیوے باشرح ہر صفحہ ۹۸ کے ویسے ہی راے منشی نبدرابن صاحب نے بہار نبدرابن مین لکھا ہے وہ یہ ہی کہ مسجد بطیار کرانا کام بادشاہونکا اور روزہ رکھنا اور ادا سے رکعت اور نماز پڑھنا کام گنہگارونکا اور حج کرنا کام مسافرون کا اور روٹی کھلانا کام دردمندون کا اور پرہیز کرنا کام بیمارونکا اور غسل کرنا کام نایاکون کا اور گلے مین قران لٹکائے گھومنا کام رکشوکا اور عبادت کرنا کام امیدوارونکا اور گوشے مین رہنا کام قیدیون کا اور خوف اور رجا مین پھنسے رہنا کام لڑکون کا اور عاشق ہونا کام عیاشونکا اور خدمت کرنا کام سعادتمندون کا اور بیخود ہونا کام مردونکا ہی فقط بس اے میرے دوستو ابتک جو تم لوگ بغیر ہادی گمراہ تھے تو خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط یعنی اب

دوسرے ارباب وزگار نہ ہنسین کیونکہ سوکھیت اور اوجیت کے گھر پر پنے دیکھا ہے کہ اچھی اچھی نہایت خوبصورت جوان عورتین اپنی بے وقوفی سے جاتی ہین اور بعض مقام پر شب بھر تنہا رہتی ہین اب اے برادران ہند تم انصاف کرو کہ یہ فعل عمدہ ہی یا بدا گر بد ہے تو تدارک اور انسداد کرنی چاہیے اب مین تمکو وہ طریقہ عمدہ بتلاتا ہون کہ جو پسندیدۂ عقلا اور حکما ہے وہ یہ ہے کہ لڑکون کی پیدا ہونے مین بجز پرماتما کے اور کسیکو اختیار نہین ہے کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہے کرتا ہے وہی ہر شخص کو لڑکا دیتا ہے اور ہر غریب کو امیر اور ہر امیر کو غریب بناتا ہے مگر ہر شخص کو اوسپر یقین نہین ہے لہذا وہ اپنے حصول مطلب سے کنارے ہے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ہر ایک التجا کو پرماتما سے چاہے اور ہمیشہ بصدق دلی اور بصفائی قلب اپنی دعا مانگے اور استدعا پیش کرنے سے غفلت نکرے اور بجالت جلد نہ برآنے مدعا کے اوس سے آزردہ بھی نہو کیونکہ معبود اولا ہر ایک شخص کا امتحان لیتا ہے زان بعد اوسکی التجا کو بقبول کرکے اوسکا نتیجہ عطا فرماتا ہے بہرحال تمامی اغرض اپنی اوسی مالک حقیقی سے اظہار کرنا چاہیے اور قانع قدرت اور مرضی اوس پاک بے نیاز کے رہنا چاہیے ✣

نمبر ۳۰ بیان رستگاری مقلدان منقول اور پابندان قواعد قدیمہ نامعقول خلاف بید و توضیح مراتبات بی خودی و مدارج اتصال خداوند حقیقی ✣

دفعہ ۱ نفس ناطقہ الہام دے رہا ہے کہ سخت افسوس ہے اون لوگون پر جو کرم کانڈ اور اوپاشنا کے پابند اور واہیات رسومات خلاف بید کے مقلد ہین کیونکہ اونکے تعلقات فضول محض اور مجہول مطلق ہین ✣

دفعہ ۲ جیسے مالا کا جپنا اور پاٹ کا کرنا کام اون نامحرمون کا ہے کہ جو اجپا جاپ کی قدرت سے محروم ہین اور اس شغل لطیف سے محض کورے ✣

دفعہ ۳ بھون مین گھومنا اونکو زیبا ہے جنکو بیٹھنے سے آرام نہ ملتا ہو اور اپنے جامہ کو ناحق کی تکلیف دینے سے عار نہ سمجھتا ہو اور بید اور بیدانت کے پڑھنے یا آتما کے دھیان

عقلمندون نے اس امتناع کو جس مصلحت سے جائز قرار دیا ہے نہایت مشکل سے اوسپر عبور ہوسکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر فرد مرد کے لیے حسب قدرت ایزدی تعین پیدایش فرزند اور دختر کی رہا کرتی ہے اور اس نطفہ کا حال کہ جو پیدایش اطفال کے لیے معین کیا گیا ہے کسیکو علم نہین ہوسکتا ہے وہ نطفہ جس بطن یا بچہ دانی مین پڑے گا وہان پر لڑکا خواہ مخواہ پیدا ہوگا بدین تجربہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بہتیرے عیاش جو طوائفین یا دیگر عورتین بالائی رکھی ہوئی ہین اون سے متعدد لڑکے پیدا ہوے اور گھر کی زوجہ سے کوئی اولاد نہوئی وجہ اوسکی یہی ہے کہ وہ نطفہ پیدایش اطفال جو زوجہ کی بچہ دانی مین پڑنے کو تھا دوسرے کے رحم مین جاتا رہا اور بی بی کا رحم خالی ہوگیا تو پس کہان سے اولاد پیدا ہو جہان وہ نطفہ گریگا وہان اپنا اثر دکھلاویگا بدین نظر ضبط شرط ہے اور زناکاری اور عیاشی کے امتناع اور ضبطی شہوت کی ہدایت ہے ✣

دفعہ ۱۷ علم سرودہ مین جس مقام پر کہ فضیلت اور اوصاف نفس راست اور چپ کے لکھے ہوے ہین وہان پر لکھا ہوا ہے کہ اگر حین روانگی نفس راست مرد اور زن کی خط مابہ الاحتفاظ اوٹھایا جاوے تو بلاشبہہ فرزند ارجمند اپنے ظہور سے آغوش والدین کو مسرت بے اندازہ بخشے اور بحالت اجراے نفس چپ جب طرفین کے اگر نطفے قیام گزین ہوجاوین تو دختر پیدا ہو اور بحالت روانگی سکنہا کہ عبارت اجراے ہر دو نفس سے ہے کاش قیام نطفہ کا ہو تو حضرت مخنث پیدا ہون یا نطفہ ضائع جاوے اور خوف اسقاط حمل بھی رہا کرتا ہے وقس علے ہذا بحالت عدم مطابقت ہر دو نفس زن اور مرد کے احتمال وقوع اونمین وارد اتون کا ہے کہ جو بحالت اجراے نفس سکنہا کے درج کیا گیا ہے ✣

دفعہ ۱۸ - اکثر راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ بہت سے حضرات کہ جنکو پرمیشر کی نامہربانی سے مسرت اولاد نصیب نہین ہے وے اون لسانون اور دھورت بازونکی التجائین کرتے ہین کہ جو خود براے نان شبینہ محتاج اور ہر حال مین دست نگر دوسرون کے ہین اور بہتیرے دیوتون کی منت مانتے اور درگاہونمین مزارات سے لڑکا پیدا ہونیکی رفع تمنا چاہتے ہین اب مین تمھین سے پوچھتا ہون کہ یہ خفیف الحرکاتی عقلمند اور شریف کے ہین یا بے وقوف اور رزیل کے یہ مین نہین کہتا کہ اولاد کے پیدا ہونیکی فکر نہ کیجاوے مگر یہ کہتا ہون کہ بجبن قرینہ کرو تاکہ

حصہ اول

آئینہ مذہب ہنود

پس انسان کو حسب طریقۂ بالا استعمال کرنا چاہیے باقیماندہ عطائے نتیجہ باختیار پرمیشر ہے بقول میر حسن شعر نہین گھر مین داتا کے کچھہ ہے کمی + مگر اوسپہ شاکر رہے آدمی +

دفعہ ۱۰ جورات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہے عورت کو چاہیے کہ اوس رات کو اپنے معمول سے غذا کم کرے تاکہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب رہے اور فرزند جوانمرد اور زور آور ہو اگر اسکے خلاف وقوع مین آویگا لڑکا تو ضرور پیدا ہوگا مگر صفات اور عادات زنانہ اوس مین تاثیر کر جاوینگی اسی طرح پر مرد کو اون راتون مین لحاظ چاہیے جو ایام پیدائش دختر مقرر ہین ورنہ دختر بعادت مردانہ پیدا ہوگی +

دفعہ ۱۱ - اگر دونون کے نطفے طاق یا جفت راتون مین برابر پڑجاوین فرزند خنثیٰ یا مخنث پیدا ہو یا دختر بصورت خنثیٰ یا عقیمہ کے ظاہر ہو +

دفعہ ۱۲ اگر عورت اون ۱۶ راتون مین بحالت خواب تصور مجامعت کرے یا مجامعت کرتے ہوئے مرد کو اپنے ساتھہ دیکھے اور اوسی تصور مین انزال کر جاوے اوسکو حمل رہجاویگا کاش بچہ نہ جنے تو ایک مضغہ گوشت کا برامد ہو اور جو وہ بھی برآمد نہو اوسکا پیڑو اونچا ہوجاویگا اور جبتک وہ گوشت شکم سے برامد نہوگا امید پیدا ہونے اولاد کی نہین ہوتی ہے +

دفعہ ۱۳ اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو دختر پیدا ہو اگر مرد کی منی نطفہ عورت سے زیادہ ہو لڑکا پیدا ہو اور جبکہ مرد کا نطفہ اور عورت کا دونون مقدار مین برابر ہون مخنث پیدا ہو +

دفعہ ۱۴ - اگر وقت مجامعت اور قیام نطفہ کے ایان پاوکا روز ہو تو اوسکے دو حصے ہوکے توام پیدا ہوتا ہے +

دفعہ ۱۵ - مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوہگین ہو یا دل منتشر ہو یا کسی قسم کی اضطرابی اونکی طبیعت مین آگئی ہو اوس صحبت کے ثمرے مین کوئی جنے مگر کسی قسمون کے عیوب سے ایک عیب ضرور ہوجاویگا جیسے اندھا یا بہرا یا دیوانا یا لچا یا ضعیف القوے

دیکھو صفحہ ۲۸۴ و ۲۸۵ الکھہ پرکاش کا اور صفحہ ۲۵ موج سوم گیان ساگر کو +

دفعہ ۱۶ ہر مذہب اور فرقے مین ممانعت غیر عورتون سے مجامعت کی ہے اور جن

بید اور اونکے ترجمون کو +

دفعہ ۴ یہان سے بیان تولد اطفال کے ضمیمہ لکھے جاتے ہین ۱ جو کوئی دن کے وقت عورت سے صحبت کرتا ہے وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہے اور جو شب کو لذت جماع اوٹھاتا ہے اوسکو کچھہ نقصان نہین پہونچتا ہے +

دفعہ ۵ شب کے وقت صحبت نہایت مفید ہے اوسکا نطفہ بشرطیکہ کوئی وجہ مانع نہو ضایع نہین جاتا اور جو اولاد اوس سے ظہور مین آتی ہین خوش قرینہ ہوتی ہین +

دفعہ ۶ جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ جسکی چار روز کی میعاد مقرر ہے ۱۶ روز تک کہ ایام انجماد نطفہ کے مقرر ہین صحبت کرے مگر اس قرینے سے کہ قریب نصف شب اور بعد اختتام پہر رات ہر ایک قسم کے تفکرات سے طبیعت کو صاف کرکے بکشادہ پیشانی و بخوشدلی ایک دفعہ لذت ہم بستری سے مسرور ہو کہ وہ داخل برمحہ چیز ہے اور مثل عبادت کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق خالق کو یہ سعی ہے نہ واسطے حصول لذت کے +

دفعہ ۷ اگر بعد فراغت حیض کے اپنی زوجہ سے ہم بستر نہو اور مابہ احتفاظ نہ اوٹھاوے وہ داخل گناہ ہے کیونکہ ایک شخص منتظر کی عدم براری مدعا ہے کہ جسکا مدار عصمت اور قناعت کا اوسی پر ہے +

دفعہ ۸ ایام حیض مین عورتون سے مجامعت سخت ممنوع ہے اور اس حالت کی جماع سے مرد و زن کو ایسے ایسے عارضے سخت ہوجاتے ہین کہ جنکی دوا مین حکماے زمانہ ہمیشہ پریشان رہتے ہین اور ایک قسم کی گرمی ایسی مضمر ہوجاتی ہے کہ جو قوت مدرکہ اور فہم اور ذکاوت ذہن پر پردہ ڈالدیتی ہے قس علی ہذا دیگر امراض بھی ایسے ہی سخت ہوجاتے ہین ہرچند آدمی کو امتیاز اسکی کم ہوتی ہے مگر پرہیز ضرور ہے بدین نظر شاستروں مین ممانعت ہے کہ ایسی حالت مین عورتون کی شکل نہ دیکھی جاوے +

دفعہ ۹ واضح ہو کہ ایک پکھہ کے ۱۶ یوم ہوتے ہین تو جس پکھہ کے شروع مین حیض ہوتا ہے باستثناے چار یوم حیض کے ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ کی رات کو ہم بستر ہونے سے فرزند پیدا ہوتا ہے اور ۵ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ کی شب کو جو جماع کرے دختر پیدا ہوتی ہے

زان بعد آتما کا دھیان دھر کر اوسمین محو ہوجاوے +

دفعہ ۱۸ جب برمھہ شناسی کا مرتبہ کامل ملجاوے تب عین برمھہ ہوجاوے اور جب تک اس راہ سے کمال نپاوے تب تک سخن آرائی اور لاف زنی سے کچھہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ یہ مقام حال ہے نہ مقام قال پس جو خواہش کو چھوڑا اور علم کو حاصل کر برمھہ مین محویت حاصل کرے وہ بیدانتی اور برمھہ گیانی اور برہمن ہے زبان درازی اور لاف زنی اور لسانی اور باپ دادا کی فضیلت اور برہمنیت جتانے سے کچھہ فائدہ حاصل نہین ہوتا اور نہ کچھہ کمال ملجاتا ہے **مصرعہ** اندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست + **دیگر** بندگی باید پیمبرزادگی منظور نیست **ہندی مثل ہے** ذات پانت پوچھے نہین کوئی + ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئی +

نمبر ۲۹ بیان بنیاد داری یا قرینہ اور تعین اوقات اور اشکال تولد اطفال +

اس کتاب مین بہت سی مقام پر یہ لکھا گیا ہے کہ اپنے زن اور فرزندمین رہکر خوش قرینگی سے دنیا بسر کرے اوسکی وضاحت ذیل مین کیجاتی ہے کیونکہ جوگ وریاضت مانع گرہستی نہین ہین ہر ایک گرہست فراغت سے دنیا کا کام بھی کرے گا اور پرمیشر کے نورمین لین بھی ہوتا رہے گا +

دفعہ ۱ ہر بشر کو چاہیے کہ جب ہوش سنبھالے علم حاصل کرے خصوصًا وہ علم کہ جسکا رواج اور قدر پیش حاکم وقت کے ہو کیونکہ وہ ذریعہ رزق اور نافع رفع حیرت اور جہالت کا ہے اور حیوان جیون بلوغ ترقی پاتا جاوے برمھہ بدیا کے حصول مین زیادہ ساعی ہو اور اچھے اچھے عالم اور فقرا اور مردان مرتاض سے ملاقات رکھے اور اونکی صحبت سے نور پرماتما حاصل کرے +

دفعہ ۲ والدین کی رضاجوئی اور اپنے مرشد کی فرمانبرداری اور اپنی بی بی کی دلجوئی مرکوز خاطر رکھے اور جب پرمیشر استطاعت بخشے محتاجان اور بے نوایان کی خبرگیری اور اپنے آل اور اطفال کی حفظ حقوق مقدم سمجھے +

دفعہ ۳ جب شادی ہوجاوے نبظر قائم رہنے انتظام پرمیشر کے حسب طریقہ ذیل استعمال کرے کہ نسلًا بعد نسل ابقاے خاندان اور نام اور نشان کا ہو سوا اسکے پڑھا کرے اوستادان قدیم کے تجربات کی کتابین کہ جو فائدہ دیوینگی اوسکی عقل اور قوت مدرکہ کو اور استعمال مین رہے

کا نہین ہی بلکہ اونکا ہی جو پیٹھہ پر بوجھا لیے لیک لیک چلتے ہین ✣

دفعہ ۱۴ ذرا غور سے دیکھو کہ پرمیشر نے جو عقل سلیم اور جو ہر ذہن ذکا اور فکر فراست رسا ہر ایک بشر کو عطا فرمایا ہے وہ کس مصلحت سے ہے یعنے وے کس مرض کی دوا ہین اب مین تمکو سمجھاتا ہون یعنی یہ سب جوہر اسلیے عطا ہوئے ہین کہ انسان عمدہ عمدہ باتین اختراع کرے اور بہ نسبت پیرو کاری قدیم جو نقص دیکھے اپنے ہمعصران کو متفق الرائے کرکے رفع کرے اور جو طریقہ نفیس اور صحیح معلوم ہو تو وہی اختیار کرے اور ابلہ فریبون اور مکارون کے دام فریب مین نہ پھنسے اور لالچیون کے بنائی اور اختراع اور ایجاد کی ہوئی باتون پر جو برخلاف اصل مخوف اور مرغوب ہین غافل اور پیرو کار نہ بنے ✣

دفعہ ۱۵ راقم کی تحریرات کو جو بحکم پرماتما ہین تمام صاحب عقل اور بیدانتی اور ہر ایک مذہب کے عقلا ضرور پسند کرینگے گونادان اور جہلا اور بے علم مزخرفات سے یاد کرینگے تو کیا پروا اگر جو کہ نفس ناطقہ کے قول کو بیدون کے ریچون اور سمرتیون سے تصدیق کریگا وہ نہایت عمدہ مزا پاوے گا اور رسومات آبائی کے طریقے پر جو غور کرتا رہیگا ضلالت کے سمندر سے نکلنا اونکا دشوار ہوگا ✣

دفعہ ۱۶ زمانہ سابق مین اجرائے پرماتما جن کا نہ تھا ہر ایک دھیان پرماتما کے مکت پد دینی کو پہونچتا تھا اگر اب کے لوگون کو بید کی پشتک فوراً نہ ملی تو سکھ ساگر ترجمہ سری مت بھاگوت جو ہر ایک جگہ موجود ہے اوسکے ایکادش اسکندھ کے اخیر ادھیاے مین صاف لکھا ہوا ہی کہ نرگن روپ پرمیشر کا دھیان دھرو دیکھے پس پابندان کرم کانڈ اہل ہنودون کے واسطے سری مت بھاگوت سے زیادہ معتبر کوئی کتاب نہین ہی لہذا ہر فرد بشر کو چاہیے کہ پرمیشر کے نرگن سروپ کا دھیان دھرے اور اوسی مین محو ہو جاوے کیونکہ جو پابند کرم کانڈ اور برہمن سچن پرمان ہین وہ اصلی منزل مقصود سے بہت دور ہین ✣

دفعہ ۱۷ جو برہمن ہونیکی خواہش رکھے اوسکو لازم ہے کہ خواہش دنیا و عقبے کو بالکل چھوڑ دے کہ یہ لوازمات اگیان یعنی جہل اور اودیا کے ہین اور جب اگیان سے مخلصی اپنی کرلیوے تب علم بید جو سراسر معقولات سے آراستہ ہے اور برمھ بدیا اور عین سرور ہی حاصل کرے اور جب علم حاصل ہو تو دلائل عقلی سے تحقیق کرے پھر وہم اور خیال کو دفع کرے

محاسب ہین ۹ لہذا کما حقہ منکشف کردیا کہ جسمین ہر بشر اس قوم برہمن کی عقلمندی سے واقف
ہوجاوے اور حضرات کالیست اپنے کو برہن نہ سمجھیں اور جو اونکو سودر کہے وہ کافر اور منکر ہی بلکہ نکیر کا
دفعہ ۱۱ نفس ناطقہ سابق کی خود غرضی اور عوام ہند کی گمراہی دیکھکر نہایت طیش کھاتا ہی اور
فہمایشانہ چند سطور لکھتا ہے کہ ای حضرات برہمنان عوام ہند کو ناحق کیون بھٹکاتے ہو اور بیوقوف
بناکر اونکی زر اور زمین کو کیون دمبازی سے لیتے ہو کیا تم لوگ یہ نہین سمجھتے کہ مکاری اور
فریب دہی کی سزا سرکار انگریزی مین نہایت سخت ہے بلکہ مجموعہ تعزیرات ہند کی تشریح دفعات
۴۱۵ و ۴۱۷ کو بغور دیکھو اور سمجھو ورنہ ایک روز خواہ مخواہ دھوکا کھاجاؤ گے کیونکہ جب عوام ہند
تمھاری اس فریبی سے واقف ہوجاوینگی تو حاصل اوسکا یہ ہوجاویگا کہ تمھاری قدر فخر ہند سے بجذف
فا فخر ہوجاویگی ورنہ باواز بلند کہا جاتا ہے کہ اب سی بھی اپنا اپنا ہوش اور عقل سنبھالو اور عوام
کے بہکانے اور اوچک اور بھانک باتون کے سننا نیکو مسدود کرکے حسب ہدایت سیدکہ جو ہنود کے
واسطے ذریعہ برمھ شناسی ہی حتے الامکان سیکھو اور سکھلاؤ ورنہ جتھا رتھہ باتون کے کہنے سے دریغ
نکرو اور جس قدر تم لوگون سے ہوسکے عوام کو طریقہ نرگن یعنی برمھ شناسی کے قاعدے بتلاؤ +
دفعہ ۱۲ پرتماپوجن کے باب مین چند دفعات لکھنے کا قصد تھا فا بخیال چند قلم انداز کیا اور
سمجھانا اوسکا اور پر معاینہ اور مدعا فہمی ترسٹھوین ادھیاے سکھ ساگر کے جو دہم اسکند مین لکھا ہی
یعنی مہادیو جی نے نرسی کشن جی سے پرار تھنا کیا ہی چھوڑا اوس داستان طول کا لکھنا فضول
سمجھکر خلاصہ اوسکا صرف اس قدر لکھدیتا ہون کہ جس پرماتما کی کوئی صورت اور شکل نہین ہی اور
جسکی بارگاہ معلی تک پہونچنا بھی کسی پر تماپوجن سے نہین ہوسکتا صرف وہان تک کی مداخلت
کے واسطے ست گرو کی دیا اور سنتون کی صحبت یعنی ست سنگھہ کافی ہوتی ہی ۲ پس اے میرے
دوستو بلا تامل پر تماپوجن کو چھوڑکر اوسکی پوجن کرو کہ جسکے پر تما نہین ہے صرف اوسکی قدرت سے
تمامی کارخانہ نظر آتا ہے بلکہ جس قدر ہوسکے آہستہ آہستہ تصفیہ قلب کی رو سے اس راہ کج کو
چھوڑ سیدھے دھیان پرماتما مین لین ہوتے رہو دیکھو دفعہ ۳۳ بیان نمبر ۱ کا +
دفعہ ۱۳ پرماتما کی نصیحتین اور فرمان اپنے گوش ہوش سنکر راہ راست پر چلو اور اپنے بزرگون کے
اون الطریقون پر نہ چلو جو اب نالپسند ہین کیونکہ پورانی چال اور دھڑے پر چلنے کا کام انسان

تشریح اونکی یہ ہے طفلکی سورج سے چار فرزند ۱ سوج دھج ۲ سری بالیست ۳ سکسینہ ۴
کل سرشت اور طفلکی سوسرمان رکھیشر سے آٹھہ فرزند ۱ ماتھر ۲ نیگم ۳ کرن ۴ گوڑ ۵
امشٹ ۶ ایٹھانا ۷ بھٹناگر ۸ بالمیک ✣ اب نہایت تعمق غور سے ذہن لڑانا چاہیے
کہ جس بزرگ زمانہ اور نور مجسم پرماتما جناب موصوف کی شادی برہمنون کے سرتاج اور چھتریون
کے خاندان کے موجد اور مورث اعلے نے اپنے سے اشرف اور اعلے سمجھکر اپنی اپنی لڑکیون
سے کیا کہا وے لوگ اگر سودرت سمجھتے تو اپنی لڑکیون کی شادی کیون کرتے اور طرفہ یہ کہ جنکی بارات
مین تمامی دیوتا موجود تھے کیا وے مانع نہوتے پس اس سے بھی ظاہر ہے کہ برن پنجم کایست
چارون برن سے افضل اور اعلے ہی کیونکہ ابتداے سے درمیان خاندان برہمن اور چھتری کے یہ
رواج ہی کہ وے لوگ اپنی اپنی لڑکیونکی شادی اعلے تر اپنے خاندان سے سمجھکر کرتے ہین چنانچہ انکے
بزرگون نے اعلے اور اشرف اپنے سے سمجھکر جناب موصوف کی شادی کی کہ جنکی اولاد مین
کڑوڑون خاندان کایستون کے پردۂ زمین پر نہایت خوبی سے قائم ہین ۵ اب اونکے خاندان
کی حضرات بیعلم اور ناواقف روایات مندرجۂ پوران ہاے مصنفۂ بزرگان قدیم اس برن پنجم
کایست کو جو منتظم مہمات دنیوی ہین سودر کہین تو بجا سکے کہ اونکی حماقت اور نالیاقتی اور بیعلمی کا
باعث سمجھا جاوے اور کیا کہلا سکتا ہے ۶ اگر اس قدیم طریقے کے مطابق کایست لوگ
اپنی اپنی شادی برہمن اور چھتری کے خاندان مین کرین تو ازروے پدم پوران جائز ہے
اور کسی طرح نازیبا نہین دیکھو کاشف دقائق مذہب ہند مین جواب نمبر اول کا ۷ زان بعد
جناب محتشم الیہ دفتر مین پرمیشر کے سرشتہ دار اور پیشکار کی طرح پر منتظم دفتر ہوے اور ہر ایک
شخص کے اعمال نیک اور بد کا نتیجہ عطا فرمایا بلکہ جو براہ معذرت پیش آوے اوسکے جرم کو معاف
کرادینا اونکو تا بقاے دنیا اور عقبے پرمیشر نے تفویض فرمایا ۸ اب براہ غور اور انصاف کے
دیکھو کہ کسی جوگیشر یا پیغمبر کو ایسا درجہ میسر نہین ہوا بلکہ جتنے پیغمبر یا جوگیشر کہ جنکا مرنا ثابت ہے
وے سب بعد انتقال قدسی جناب موصوف سے سرفراز ہوتے ہین اور دست بستہ
حاضر ہوکر اپنے اعمالنامے کو سنتے ہین اور اپنے اعمال کا نتیجہ پاتے ہین بدین نظر اس رسول
پرماتما کو تمام پیغمبرون اور کلہم مخلوق سے معزز اور مشرف سمجھنا چاہیے کہ سب کے وہ

حصہ اول
آئینہ مذہب ہنود

چارون بید نمایان کیا گیا اور جب برن پنجم کالیست و آسرم پنجم کرل قدرت معبود سے نمود ہوئے تب
رودر جامل تنتر مہادیو جی نے تصنیف کیا کہ جنکی فضیلت مفصل اوسمین درج ہے ۳ اب تمکو مفصل
سمجھاتا ہون کہ رودر جامل تنتر اور پدم پوران وغیرہ سے واضح ہوتا ہے کہ ظہور جناب چترگپت
جی صاحب بعد گذر جانے ایک چوکڑی جگ کے ہوئی ہے یعنی اولاً ظہور خلقت کی شتبھومن
اورست روپا سے ہوئی جب ان خلقتون کی رفتہ رفتہ زیادتی ہوئی اور اس عرصے مین
ایک چوکڑی جگ گذر گیا اور باعث کثرت خلقت انتظام ملکی اور سیاست مدنی مین نہایت
تفرقہ اور ابتری ہونے لگی تب برمھا مراقبے مین بیٹھکر پرماتما کے دھیان مین لین ہوئے اور
دعائین مانگنے لگے کہ یا پرمیشر انتظام خلقت کیونکر ہوگا اور یہ مجمع غفیر بے دانش کیونکر راہ
راست پر چل نکلیگا چونکہ پرمیشر ہر قلب مصفا مین جلوہ گر ہے برمھا کی استدعا کو قبول فرما کے
ایک شخص نہایت حسین اور خوبرو اور کشیدہ قامت اور بالیاقت کو خواہش خاص اور نور
سنور عام سے ظاہر کیا کہ جیسے پہلے برمھا کو ظاہر کیا تھا بلکہ اونکو بھی اس خوبی اور لطافت سے
ظاہر نکیا تھا اور ایک قلمدان قلم کار یعنی جواہر نگار پر بہار مع ایک تختہ کاغذ زرفشان مصنع کار
کے کہ جنکی صفائی اور نفاست اور چمک مجسے ادا نہین ہوسکتی کیونکہ وہ دست خاص پرماتما سے
ملی تھی برمھا کے مراقبہ کے روبرو اس طرح پر نمایان فرمایا کہ جیسے سوج کو صبح کے وقت
واسطے روشنی خلائق اور رفع تاریکی کے نمایان کرتا ہے بفور طلوع اور پرجلت ہوئی اوس
مجسم نور کے کہ جو رسول پرماتما تھے دیدۂ دل برمھا وا ہوگئے اور چشم ظاہری بھی کھل گئی
برمھا نے بفور نگاہ نہایت محظوظ ہوکر نام اونکا چترگپت رکھا اور پنجم برن کالیست سے موسوم کیا اور
اشرف المخلوقات اور مفخر موجودات اور منتظم کائنات کا خطاب دیا بعدہ انتظام سلطنت
دینا اونکے تعلق فرمایا اور سمجھا کہ پرمیشر نے میری پرارتھنا پر اسی کام کے واسطے اپنا نائب
اور رسول بھیجدیا ہے ۴ زان بعد رفتہ رفتہ اونکے حسن و جمال بتمثال کا شہرہ ایسا پھیلا کہ سوج
دیوتا جو چھترپون کے خاندان کے موجد اور سوسرمان رکھیشر جو برمھا کے بیٹے اور برہمنون کے خاندان
کے سرتاج تھے اپنی اپنی ایک لڑکی کی شادی جناب چترگپت جی صاحب سے جو ہمارے
برن پنجم کالیست کے موجد تھے کردیا کہ زوجگان رسول پرماتما سے جس قدر اولاد ین ظہور مین آئین

صفحہ اول

زایچہ پنڈتان مشہور شہر بنارس کے دھوکا اوٹھایا تھا بیان کرتے تھے پس سمجھو کہ اس جھوٹ فریبی نے ہزارون گھر جھوٹ اور فضول کہکر خراب کردیے تسپر بھی تا ہنوز حضرات ہندو اونکا پیچھا نہین چھوڑتے بلکہ بعض حضرات ہندو اونکا پیرو ہوکر چرنامرت لیتے ہین اور سعدی کے قول پر عمل نہین کرتے شعر ز جاہل گر نرنجد چون تیر باش + نہ آمیختہ چون شکر شیر باش + ۹ حاصل تحریر یہ ہے کہ صاحبان ہند حضرات چالاک سے نہایت ہوشیار اور ان گورنمنٹون سے بدرجہ غایت کنارہ کش اور بیدار مغز رہین ورنہ دھوکا کھاتے اور ٹھاتے ہمیشہ رہینگے اور یہ فرقہ جھوٹ ہمیشہ جیتے اور دھوکا دیا کرینگے پس ہر بشر کو لازم ہے کہ جملہ کام اپنا بلا استفسار ان گمراہان آتما کے صرف پرماتما کا دھیان دھرکر اور اپنے کو فاعل نہ سمجھکر کیا کرے تب یقین واثق رکھو کہ ایسے کرنے والون کا کام ہمیشہ انجام بخیر ہوگا اور جو اس طرح پر عامل ہوگا اوسکے کسی کام مین ہرگز ہرگز نقص واقع نہ ہوگا اور انجام کا بوجھ ذمہ پرمیشر کے رہیگا کہ جو نتیجہ دینے والا اور انجام بخیر کرنے والا ہر کام کا ہے دیکھو دفعہ ۴ و ۵ بیان نمبری ۱۴ کا +

۱۱ نظیر ثالث اب ایک اور کیفیت سنیے کہ اس قوم کے بعض ایسے کوتاہ اندیش اور خودغرض ہین کہ صرف بدین نظر کہ کوئی مخلوق اونکی اطاعت سے باہر نجاوے اپنے کو اشرف اور دوسرون کو خادم یعنی شیوک قرار دیا ہے جیسے کہ قوم کالیست کہ یہ برن پنجم اور اشرف اور منتظم تمامی موجودات کے ہین کہ جنکی شان مین مہادیو جی نے اپنی پوتھی تصنیفی موسومہ رودر جامل تنتر مین پنج برنا کرکے لکھا ہے اور مہاپوران اور پدم پوران اور پوتھی پیدائش خاص سری چترچت گوپت جی مین یہ روایت بتوضیح تمام مندرج ہے ایسے برن شریف کو وے حضرات ناواقف شاستر اور پران نے سودر کرکے مشہور کیا ہے اور دلیل اپنی یہ پیش کرتے ہین کہ بید مین صرف چار برن اور چار آسرم مندرج ہے اسکے سوا جو ہین وہ داخل برن اور آسرم نہین ہین بجواب اونکے مین بھی کہتا ہون کہ فی اصلہ بید مین چار برن اور چار آسرم مندرج ہے مگر تم لوگ یہ سمجھو کہ ظہور بید اور برہمنے پنجمین کس کس درجے سے ہوا جب تمہارے ذہن مین تدریج ظہور برہمنے اور آسرم ہاے پنجگانہ آجاوے شک رفع ہوجاوے ۲ مختصر یہ ہے کہ پہلے چار برن اور چار آسرم ظاہر کیے گئے اور اوسکے ساتھ

۲ مقولہ نفس ناطقہ زشت
کہ ایک ستر بیوقوف جاتے ہین کہ ہزار
سے بنا ہوا ہے مگر ایک ہزار
استعمال زبان سے اور بعقل جملا
سلامتی رہنے کے ہمیشہ
کھانے اور خوف اور فوت اور
قوتون کے کہ ہمیشہ
کہ دوسری قوم کے آدمیون کو
ہوجاوے گا تو یک جبر محکومان
دادا دیا کی فضیلت
کہینگا مین نظر اوسکے
کو زیادہ فرق دیکے
اور دوسری قوم کے لوگ
ترجیح دیکر
ہا نقص علم حاصل کرے

تھا ایک روز میرے صاحبان خانہ نے ان لڑکون کا زایچہ مجکو واسطے بنوانے زایچہ شرح کے
دیا اور مین لیکر تامل مین ہوا تب وے میرے تامل سی قیافہ لڑا کر کہنے لگے کہ ہرچند تم ان
باتون کو محض فضول اور مطلق بے ضرور سمجھتے ہو لیکن قاعدہ اور دستور خلایق کو کیا کروگے
ضرور ہی کہ لڑکون کے زایچے رہین کیونکہ سب کی رائے عام ایسی نہین ہی کہ جیسی خاص تمھاری
ہی بلکہ مشہور ہی کہ برمھہ گیانی اور عارف کم ہوتے ہین اور جاہل اور مقلد گذشتگان زیادہ
بلکہ ایسے اشخاص سی زمانہ بھرا ہوا ہی فقط خیر لاچار قہر درویش برجان درویش دونون کا غذون
کو اپنے پاس رکھہ لیا ۲ اتفاقاً پنڈت بھیرون دت ساکن جلال پور پرگنہ اکبر پور ضلع فیض آباد
کہ جسکی ثنا سائی منشی لالہ رگھوبنس سہاے صاحب سب انسپکٹر اہرولا سے رہی اور اونسی
بندیکو بھی زیادہ تر نیاز حاصل تھی قصہ کوتاہ تحریک اونکی دونون کا غذات بالا کی نقول بفہمید
اس امر کے کہ کاش علم جوتش کچھہ صحیح ہو یا پنڈتون کے کہنے اور گنتی مین کچھہ ثبات ہو دیدیا اور
اوسنے اوسی وقت دو روپیہ شگون کا لیا ۳ اب طرفہ یہ سنیے کہ کئی مہینے گذرنے پر اوس
گوبر گنیش نے ایک زایچہ سری کرشن اچوتانند سہاے میرے چھوٹے لڑکے کا دیا اور پڑھکر سنایا
علاوہ اور سب توصیفات اوسکی اوس لڑکے کی عمر اسّی برس کی بتلائی الحاصل سخنان تملق کو پڑھکر
آٹھہ دس روپیہ اور جیت لیا ۴ بندہ مطمئن تھا کہ اب وہ لڑکا آفات زمانہ سے بموجب تحریر اوس
بیوقوف روزگار اور سراسر ناواقف اسرار پروردگار کے محفوظ رہیگا ۵ اب غضب پر میشر کا
دیکھیے کچھہ سات مہینے زایچہ لینے کے بعد وہ سخت جگر ظاہر اپیر و نمین پھنسیون کے نکلنے کے عارضے
سے مانند سری کرشن جی کے عالم بقا کو چلدیا ۶ اس فقیر نے توبموجب قول گوشائین تلسی داس کے
(سوت بنیاد آدسوار تھہ درت کر ہونہ نہیہ انہین تے + انتو توہے تجینگے باور تو نہ تجے ابہین تے بن
پچھتیہو اوسر بیتے) عمل کیا کیونکہ عارف کا کام دنیاے دون کو ناپائدار اور اوسکے کارخانے لذائذ
کو غیر ثبات سمجھنا ہی قانع اور صابر مرضی پر ماتما ہوا ۷ بدین نظر کہتا ہون کہ پنڈتون کے دم جھانسے مین
نہ آؤ ورنہ یہ جٹنے سے باز نہ آئینگے اور تم جٹانے سے رک نسکوگے ۸ ایسا ہی ایک دفعہ ۱۸۱۱ء
مین کہ جب راقم بعہدۂ محرراولے انکم ٹکس شہر بنارس مین نوکر تھا منشی لالہ جٹا دھاری لال صاحب
سررشتہ دار کمشنری بھی ایسے ہی واقعۂ جانکاہ مین مبتلا ہوے تھے اور بسبب لکھدینے

آئینہ ہندی حصہ اول

سی رسومات حضرات ہند پر ایسی مقرر کردی ہین کہ بڑی دقت اور کاوش سے اونکا انسداد
ہوویگا ہر ایک تقریبون مین جو اس فرقے نے اپنے دھچنا لینے کے لیے رسومات اور مقامات
قایم کردیے ہین اگر اون اوقات پر ادا نکیا جاوے تو وے ابلہ فریب سمجھاتے ہین کہ نا دہندون
کا بھلا اور انجام بخیر ہی نہوگا۔ اگر اونکی ہرزہ گوئی محض لاطائل اور پوچ سمجھ لیجاوے کہ ان لنترانیون
سے کیا شدنی ہے صرف یہ رسومات ابلہ فریبی کی براہ حرفت اور چالاکی قوم مذکور کے ہین
اسکے ادا اور غیر ادا سے دہندہ کا کچھ نقصان یا نفع نہین ہے تو کوئی شخص ایسا نہین کرتا مگر
جو لوگ اسکو خوب سمجھتے ہی ہین خواہ مخواہ طریقۂ آبائی کی پابندی سے مستعمل کرتے ہین اور جب
یہ سمجھ لیا جاوے کہ کرنا ہر فعل کا پیشتر ہے اور وہ اپنے دھیان سے خوش ہوتا ہے کچھ
لوٹیرون اور دھورت بازون کے دینے سے اوسکی خوشی ممکن نہین ہے تو یقین باور
کرو کہ فی الاصلہ کچھ اوسکا برا نہو کیونکہ اس دینے کا حصل کچھ نہین ہے جیسے ٹھگ لوگ
مسافرون کو ٹھگتے ہین ویسے ہی یہ قوم عوام ہند کو عقل سے خارج سمجھکر جٹتے ہین اب تکمو نظیر
بدیہی مین اصل حقیقت کو کھولتا ہون خوب سمجھو مثلاً مسلمان یا انگریز یا ہمارے ہندؤن مین
قوم کمینہ اوس طریقے سے شادی نہین کرتے کہ جس طریقے سے مالدار شودر کو برہمنان گمراہ
بنا کر کراتے ہین تو پس غور اور تصفیہ کا مقام ہے کہ اس طریقۂ قدیم موحدہ عقلاے سابق
کو اگر کچھ اصلیت سے تعلق ہوتا تو بہ نسبت اونکے اس طریقے کے پیروکاران کو زیادہ فروغ
ہوتا حالانکہ یہ امر نہین ہے بلکہ غور سے دیکھو کہ جنکی شادی بڑی دھوم دھام اور مجمع عام پنڈتون
مین ہوئی ازانجملہ کتنے لاولد اور بیوہ اور دواہ ہوگئے اور حق تو یہ ہے کہ علم جوتش بھی پنڈتون
نے اپنے حصول زر کی نیت سے بنایا ہے کاش یہ علم صحیح بھی ہوا وسکے ادراک غوامض
معقولات تک زمانہ حال کے پنڈتون کو لیاقت ہی نہین ہے دیکھو جواب نمبر ۱۲ کتاب کاشف دقایق
مذہب ہند کا تمثیل دیگر فی الاصلہ اس فرقہ کے اکثر حضرات مین دنبازی اور مردم فریبی غایت
مرتبہ کی سما گئی ہے جسکی تصحیح بدرجۂ غایت مطول ہے ازانجملہ ایک تازہ واقعہ جو خاص اس فقیر حقیر کی
سرگذشت ہے سننے کے قابل ہے واضح ہو کہ اس فقیر کے دو لڑکے ایک سری لشن بچتا نند سہاے
مدعمرہ اور دوسرا سری کرشن اچھوتا نند سہاے مرحوم کو پرماتما نے عطا فرمایا

حصہ اول
آئینہ مذہب ہنود

جس سے لیا گیا وہ مقروض اور ساتھ اوسکے ویران ہوگیا اور لینے والا متمول بھی نہوا یعنی ایسے فعل کے کرنیکا ماحصل کچھ نہین ہے بجز اسکے کہ خانہ ویرانی اوسکا نتیجہ اور اپنی قرابت مندکو تباہ کرنا اوسکا نتیجہ ہے فقط فقیر کو بجز الحذر کہنے کے اور کیا ہاتہ ہے جسکا خون اوسکی گردن اور جسکا فعل اوسکے ساتھہ ہے الحذر الحذر +

دفعہ ۸ دیکھیے جہالت کتنی بڑی بری شے ہے کہ جب سے یہ فرقہ مراتیات برہمہ شناسی اور نوشت خواند بید اور بیدانت سے محروم ہوے اور کسی قسم کے علوم کے حصول کی لیاقت باقی نرہی تب سے اس قدر جہالت دامنگیر ہوگئی کہ اونکے ذہن سے لطافت انسانی اور کثافت شیطانی اور قدر جامۂ بشریت اور تفرطریقۂ شیطانیت کی تمیز نرہی یعنی بہتیرون کو دیکھا گیا ہے کہ اونے ادنے باتونپر باعث جہالت اپنی جان کھو کر شیطان ہوگئے کہ جنکی چوری جابجا بہت دیکھنے مین آئی ہے +

دفعہ ۹ طرفہ تو یہ کہ جب کوئی برہمن خرد دشمن کسی وجہ بیوقوفی آمیختہ سے اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہے اوسکے ہمقوم چہ جاہل اور چہ عالم اوسکو برمہہ کہتے اور پوجتے اور پوجواتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے کہ برمہہ کسکا نام ہے اور وہ مرتبہ کسکو ملتا ہے ہرچند کہ بچشم خود وے لوگ دیکھتے ہین کہ فلان شخص نے جو باعث کم عقلی اور جہالت کے اپنے کو ہلاک کیا شیطان ہوکر عوام کی تکلیف دہی کررہا ہے جیساکہ مثل مشہور ہے شیطان جان نہین مارتا حیران اور عاجز کرتا ہے تسپر بھی یہ عقل کے دشمن اس حرکت ناشایستہ کو حرکت نازیبا نہین سمجھتے اور اوسکی تقلید اگر خوف انگریز بہادر نہوکرنے مین اوٹھا نرکھین اور اونکا تخیل یہ رہتا ہے کہ شیطان نہین ہے بلکہ ایک حصہ علیحدہ ہوکر برمہہ ہوگیا اسپر دلیل یہ ہے کہ ایسا نہ سمجھتے تو برمہہ کیون کہتے اور کتنے پیپل کے درخت پر چڑھکر جنیو توڑتے اور اولٹا لٹکتے ہین ہرچند کہ اسمین پنڈتون اور دیگر لئیق برہمنون کا قصور نہین ہے پر وے بھی کیا کرین جاہلون اور جانبازون سے کسیکی بس کچھہ نہین چلتی مگر آیندہ سے اگر حضرات اس قوم کی احتیاط کرین اور مرتکب اس حرکت ناشایستہ کے نہون تو احمقان ہند نہ کہلاوین +

دفعہ ۱۰ برہمنون نے فی الحقیقت اپنے ہم قوم کی پرورش کے لیے بہت بہت

شربت کے واسطے جان دیتے تھے اور باوجود کھانے ڈنڈا کنسٹبلان اسٹیشن کے اپنے مقام
سے ٹلتے نہ تھے اب تم ہی سمجھو اور انصاف سے غور کرو کہ یہ حرکت لغو اور نازیبا کی کرنے سے کیا
حاصل ہے اور کس شاستر اور پوران مین یا کس بید مین یہ افعال قبیحہ کا کرنا مندرج ہے کاش
کسی متقدمین یا متاخرین کا حکم نہین ہے صرف ننگ پنا ہے تو کیون اونکو اس قوم کے لائق اور
متمول اور باعلم اچھے طریقے نہین سکھلاتے اور کیون کوئی پوتھی اردو زبان اپنے دیس کی
بولی مین بناکر چھپوا دیتے نہین تاکہ وے جاہل جو محض حرکات خفیف کرتے ہین باز آوین اور
یقین اونکو ہو جاوے کہ فعل عمدہ جو عقلا نے مقرر کیے ہین اون افعال حمیدہ سے بفراغت
تمام شکم سیری ممکن ہے اور اونکے زن و بچے کی دستگیری افعال محمودہ سے بکشادہ پیشانی ہو سکتی
ہے جاہلون پر تو زیادہ حیف ہے کہ وے بے علم ہین مگر پنڈتون پر اون سے بھی زیادہ حیف کرنیکا
مقام ہے کہ ان لوگون نے اپنی زیادتی طمع سے ہندوستانیون کو خراب کر دیا وہ یہ ہے کہ
اگر یہ لوگ چاہتے تو برادران ہند مین تلک اور جہیز بے انداز اور بے حساب لینے کا جو دستور
ہے اور یہ واہیات قاعدہ ہر شخص کو ناپسند ہے اوٹھ جاتا مگر بخواہش اور طمع فی صد
پانچ روپیہ کے اس واہیات رسم کو اوٹھنے نہین دیتے اور انصاف نہین کرتے کہ ہزارون
گھر ہر سال اس رسم قبیحہ کے باعث سے برباد ہوے جاتے ہین اور جبتک اسکا انسداد
نہوئیگا ہر سال یہ خرابی لاحق رہیگی آفرین صد آفرین ہے لالہ ہربنس لال صاحب رئیس اعظم
شہر غازیپور پر کہ جنھون نے چاہا تھا کہ اس رواج عبث اور غیر معینہ کو اوٹھا کر بجاے اوسکے
پانچ روپیہ پر اکتفا کیا جاوے ہر چند کہ بہت سے صاحبان باعقل اور مصلحت اندیش متفق الرائے
ہوے مگر جاہلون اور مفت خورون اور پاجیون کی بے عقلی سے یہ ڈولا اوٹھنے نہ پایا گو
لالہ صاحب موصوف کے خاندان مین ہنوز پانچ ہی روپیہ کا رواج ہے مگر اس طریقہ پسندیدہ
کو تا حالیکہ عوام ہند جاری نہ کرین تب تک خانہ آبادی ہندوستانیان غیر ممکن ہے مگر
حضرات باعقل سے امید ہے کہ اس امر قبیحہ اور غیر مستحسنہ کی اوٹھانے مین ساعی ہون
کہ جس سے بہتری عوام ہند متصور ہے اور بچشم غور دیکھو کہ زیادہ تلک اور جہیز لینے سے آجتک
کوئی متمول نہوا بلکہ جس قدر لیا اوسکا المضاعف خرچ کیا پس ایسے فعل سے کیا فائدہ ہو کہ

حصہ اول

بلحاظ سے یہ لوگ برہمن یعنی شناسندۂ برہمہ ملقب ہوے اور باعث حصول نتیجۂ ریاضت کی عوام
ان کی قدردانی کرتے تھے جیساکہ فی زمانہ بھی دستور ہے کہ عوام الناس فقیر اور مرد متاض
کی قدر بمرتبۂ غایت کرتے ہین اور افتخار روزگار سمجھتے ہین کیونکہ بیشک یہ مرتبہ نہایت اعلے
ہے مگر جس جس درجہ سے یہ زمانہ گذرتا آیا حصول علم وحدیث یعنی برمہہ بدیا کا کم ہوتا گیا اور
بہ نسبت متقدمین کے اب متاخرین مین وہ جوہر باقی نرہا اور رفتہ رفتہ سلب ہو گیا +

دفعہ ۶ بعدہ ان برمہہ شناسون کے خاندان مین جو لوگ ہوتے گئے ریاضت سے
محروم ہوکر اپنے اپنے مطلب حصول زر کی اشلوکین بناکر حضرات ہند کو اپنا معتقد بنایا اور
یہ اظہار کرنا شروع کیا کہ قوم برہمنون کی قدر پرمیشر کے حضور مین بہت ہے پس جو اونکو بہت سا
دان اور دچھنا دیوگا وہ مقبول آتما ہوگا چونکہ عوام ہند جاہل تھے برہمن بچن پرمان اونکے
کلام کو اپنی بے عقلی اور بے علمی کے باعث سچ سمجھکر کاربند ہو گئے اور وہ غضب تو تمنے سنا
مزید بران یہ سنیے کہ اس قوم کے دلون مین جو افتخار زمانہ اوائل برمہہ شناسان سمائی ہوئی ہے
اب بھی اوسی تصور پر معتقد بناتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اونکے بزرگون مین جو فخر حاصل
تھا وہ کس باعث سے تھا یا فی زمانہ جن مین افتخار ہے وہ کس وجہ سے ہے بلا دریافت
اور خیال اسوجہ خاص کے اپنے کو مفتخر ہند سمجھتے ہین چاہے اونمین تمیز آتما اور جیوآتما ہو یا
نہو یا علم تک بھی ان نامون کا نہو بعد اوس درجے کے جاہل زیادہ ہوتے گئے کہ جنکا مجمع غفیر
فی زمانہ ہر سو نظر آتا ہے چشم بد دور بعضے برہمنان عالیخاندان جو صاحب حشمت اور دولت
اور لیاقت ہین ایسی اگر سب قوم برہمنون کی ہوتی تو مطعون نکیجاتی مگر اون سے زیادہ بلکہ
لاکھہ گونہ جاہل اور خفیف الحرکت ہین +

دفعہ ۷ یہ نفسانیت کہ جسکو اہنکار کہتے ہین اس اجہل فرقے کے دلون مین اس قدر سمائی ہوئی
ہے کہ جسنے اونکی عقل پر پردہ ڈالدیا اور جب عقل پر پردہ پڑا خفیف الحرکاتی اور بیہودہ فعلون کے
بکثرت مرتکب ہوکر حصول علوم اور فنون سے قاصر ہوے اور بے علم اور جاہل ملقب ہوے راقم
نے بچشم خود دیکھا ہے کہ قصبۂ اترولیا جو ضلع اعظم گڈھہ مین ہے مہینے کنوار ۱۲۷۹ فصلی مین غول
کے غول برہمنون کے جو مور و ملخ سے بھی زیادہ تھے دروازے دروازے ایک ایک لوٹہ

تلک نوع بنوع کے لگانے سے نہین ہوتا جو برمھہ کو پہچانے برہمن کہلاوے جسکو شک ہو
سونچ اور سدن اور میرا اور گنگا اور پرہلاد کے قصہ جات پڑھکر سمجھہ لیوے اور بعد دریافت
اور فہم کامل اوسپر عمل کرے اور اونکی قومیت اور درجے کو خیال کرے ٭

دفعہ ۴ جو دل اور حواس اور پران کو قابو کرے اور ریاضت اور زہد اختیار کرے اور صبر
اور قناعت رکھے اور محویت پرماتما مین کرے اور صفائی اور پاکی سے رہے اور عالم باعمل
ہو کر گیان سے بے گیان کے مراتب اعلے پر پہونچے اور صادق الاعتقاد اور نیک افعال
ہو اور بدل نیکی کرے اور ظاہر آرائی چھوڑ دیوے اس وصف کا موصوف برہمن کہلاتا ہے
اور ایسے شخص کی تعظیم اور تکریم بمفہوم مقبول پر ہمیشہ کرنی چاہیے اور اوسکی سہو اور خطا سے جو
چشم پوشی کیجاوے نہایت بہتر اور اوسکی ضرورت کو ہر ایک ضرورت پر مقدم تصور کرنا چاہیے
اور نہین تو اسکے شغل مین نقصان عائد ہوگا کیونکہ انسان ایک مدت ریاضت یعنی دھیان
پرمیشر کا کرتا رہیگا تب یہ مرتبہ پاویگا اور جو اس مرتبے کو پہونچ جاتا ہے حصول معاش کی جانب
راغب نہین ہوتا اسکے سامان کی بہم رسانی عوام پر فرض ہے بلکہ ایسے شخص سے کوئی ناگاہ تقصیر
بھی ہوجاوے تو معاف کرنا چاہیے تاکہ دوسرے لوگ اسقدر چشم پوشی کو ایک اعلے مراتب اوسکا باعث
ریاضت سمجھکر اس طریقہ النفس کو اختیار کرینگے پس تعظیم اوسکی عمدہ صفت انسان ہی اگر اس وصف
بالا سے کسی ملک اور کسی قسم اور کسی قوم کا آدمی موصوف ہو برہمن موسوم ہوگا برہمن کا ہونا
کچھہ لطفہ قوم برہمن اور رحم برہمنی پر منحصر نہین ہے کیونکہ جب کوئی برہمن دوسرا مذہب اختیار کرلیتا
ہے پھر وہ برہمن نہین کہلاتا پس نطفہ کا اعتبار نہین ہی بلکہ برہمن ایک درجہ عرفان کا ہے جو
شخص اس درجے کو پہونچیگا خواہ مخواہ برہمن ملقب ہوگا چنانچہ یہ اشلوک شاہد حال اور مقال
ہے **اشلوک** جنمتے جاتے سودرہ سنکاری دج اوچتہ ٭ بید بہیاسے بھیو بپرہ برمھہ جانات
برہمنہ ٭ **تشریح** جیسے چوڑا اور چھنال ہوجانے کے لیے کسی قوم پر حصر نہین ہے بلکہ
طبیعت پر منحصر ہے ویسے ہی برہمن ہونے کے واسطے عرفان شرط ہے
دیکھو صفحہ ۱۶۲ بہار بندرابن وصفحہ ۲۴۶ الکھہ پرکاش مین اخیر اپنکھد دوم شام بید کا-

دفعہ ۵ مردمان اس قوم برہمن کے زمانہ سلف مین بلاشبہہ عابد ہوتی تھی کہ جس کے

حصہ اول

نے بید اور بیدانت کو چھپایا اور زمانہ حال مین حضرات مہتممان مطبع جو قسم ہنود سے ہین کہ جنھون
نے کتب مترجمہ فیضی اور داراشکوہ اور منشی کنہیالال صاحب کو نہین چھاپتے اور عوام ہندگمراہ
جسکی علم دستیابی سے ہوے جاتے ہین یہ خون اور الزام ان دونون حضرات کی گردن پر سمجھنا
چاہیے کاش کسی اہل مطبع کو یہ گفتگو ہو کہ مطبع کارخانہ تجارت ہے اوس قسم کی کتابین جو چھاپی
جاتین تو خریدار اوسکی خرید کا شوق نکرتے اوسکے جواب مین مین لکھتا ہون کہ مسلمانون نے
جو اپنے مذہب کی ہزارون کتابین ہزارون مرتبہ اہل مطابع سے چھپوائین وہ کس مطبع مین
پڑی ہوئی سڑتی ہین یا منشی کنہیالال صاحب نے جو مطبع گیان پریس مین اپنی کتابین یا گیان ساگر
کو چھاپا وہ کیا نہین بکتین ہزارون اہل ہنود نے ہاتھون ہاتھ خرید لیا اور لاکھون کو ہنوز
شوق ہے کہ اگر وہ کتابین ملین تو مثل حرز جان کے اپنے پاس رکھین مگر ہمارے اہل ہنود
جو صاحب مطبع ہین نہ معلوم کیا سمجھکر ایسی ایسی کتابون کے چھاپنے کی جانب توجہ نہین کرتے
اب سے بھی پرمیشر اونکو توفیق دے کہ جس سے عوام ہندو اقف مذہب اہل ہنود سے ہون +

آئینہ مذہب حصہ اول ہنود

دفعہ ۲ غور کرو کہ دو ہزار سال پیشتر ہند مین ہر قسم کے علم اور عمل اور عالم موجود تھے اور علم کا بڑا رواج
تھا بلکہ دوسرے ملکون کے حکیمون نے اس ہند سے بہت سے علم اپنے اپنے ملک کو لیگئے
کہ جو وہان کے باشندے نام تک نجانتے تھے دیکھو گلدستۂ اخلاق کی جلد دوم +

دفعہ ۳ سری مت بھاگوت جواب سنسکرت مین موجود ہے سوت نام قوم کا سودر اٹھاسی ہزار
رکھیشرون کو جو قوم کے برہمن تھے سناکر درجۂ مکت پر پہونچا دیا اور آج وہ دن ہے کہ برہمنون
کو بھی وہ لیاقت اور رمز آگاہی نہین دیکھو گیان پرکاش مین ادھیاے واکے دفعہ ۹ کی
تشریح اور الکھ پرکاش مین چھاپکلی انیکھد کو دیکھو کہ جسمین تصریح یہ حکایت مندرج ہے کہ چھاپکلی
نام ایک شخص جو خاندان اصلی برہمن سے نہ تھا ایک مجمع گمراہ برہمنان کو برمھ شناسی کے طریقے
کو نہایت خوبصورتی سے بتلاکر پورا برہمن بنا دیا پس خیال کرو کہ یہ برمھ بدیا کسی قوم اور کسی نطفے
اور کسی رنگ اور عورت اور مرد پر حصر نہین ہے جسکے جی مین آوے کشادہ پیشانی سے حاصل
کرے اور برہمن کے درجے کو پہونچ جاوے اور برمھ ہو جاوے اور پورا برہمن بنجاوے
پس ظاہر ہوا کہ برہمن جنیو پہننے اور چوٹی سر پر رکھنے اور لمبا مالا جپنے اور

نمبر ۲۸ بیان وجہ لاعلمی عام اہل ہنود علم اور عمل بیدا ور بیدانت سے

بیدا ور بیدانت کے مضامین نہایت غامض اور بطور معما کے ہین نہایت عقل سلیم اور ذہن رسا سے اونکا اصل مطلب سمجھہ مین آتا ہے اور اب کہ ہند مین علم بہت کم ہوگیا عوام اپنی نادانستگی سے ہزارون مسلمان اور کرسٹان ہوگئے اگر زمانہ سابق مین مثل کتب ندا اور کتابہاے مترجمہ منشی کنہیالال صاحب الکھہ ہاری کی دوسری کتابین موجود ہوتین یا اونکے پڑھانے اور پڑھنے کا رواج ہوتا تو بلاشبہہ کوئی متنفس دوسرا دین قبول نہین کرتا کیونکہ علاوہ نشاندہی دوسری کتابون کے عام پر روشن ہے کہ فیضی نے تمامی شاسترون اور داراشکوہ نے تمامی بیدونکا ترجمہ کرکے متعدد کتابین تصنیف کی ہین اگر اون کتابون کو بھی پڑھنے والے پڑھتے اور دوسری کتابین واہیات فارسی زبان کی نہ پڑھتے اور بجاے اونکے اسکا استعمال کرتے تو راقم یہ تیقن کامل بیان کرتا ہے کہ باعث واقف کاری اصول مذہب مقدسہ اپنے زمانہ سابق سے حال تک ہرایک پڑھنے والے کتابہاے متذکرۂ صدر کے ایسے لائق اور واقف کار ہوگئے ہوتے کہ دوسرے مذہبونکو دلائل کتابی سے معقول کرکے رد کرتے اور ناقص سمجھتے اور جن کافرون نے دوسرا دین قبول کرکے ہندو سے کافر بنگئے اونکے مانع ہوتے اور جن لسان گمراہون نے اپنے اپنے مذاہب کی وحدانیت کا افہام تفہم کرکے ہمارے ہند کے باشندونکو بہکاکر دوسرا دین قبول کرایا یہ حضرت ہنود ہرگز ہرگز اوسپر توجہ نہین کرتے کیونکہ جس قدر وحدانیت ہمارے مذہب ہنود مین ہے اوسکا عشر عشیر بھی دوسرے مذہبون مین نہین ہے دیکھو بیدا ور بیدانت جو ہنود کے مذہب کی اصل پوتھی ہے اوسمین صرف پرماتما کا دھیان کرنا اور اوسکو واحد اور لاثانی سمجھنا لکھا ہوا ہے اور اوسکے پڑھنے کے واسطے کسی شخص کو ممانعت نہین لکھی ہے اور نہ کسی قوم کی تخصیص کی گئی ہے مگر برہمنون نے مثل پارچۂ خون حیض کے علمون کو چھپایا کہ جو زمانہ قدیم سے واقف کار تھے اخیر نتیجہ اس پوشیدگی کا یہ ہوا کہ اب اونکے خاندان مین سے ہزارون مین سے ایک کو شاید علم ہو تو ہو ورنہ وہ بھی نہین اور جس طرح کہ زمانہ سلف مین اونپر خاتمہ لیاقت کا تھا ویسے ہی اطلاق جہالت کا فی زمانہ اونپر عائد ہوا سخت افسوس کی بات ہے کہ زمانہ قدیم مین تو برہمنون

اوسکے نیند کھل جاویگی اور مبادا خود بخود نیند نہ کھل سکے تو نیند کھلجانیکی ترکیب بیان نمبری ۳۴ کی دفعہ ۵ مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو کاش خلاف منشاے اسکے جو پابندی کریگا اور آدھی رات یا پہر رات کو کھانیکی ربط و عادت ڈالیگا کسی طرح پر یہ پردہ غفلت اوسکے تہ دل سے نہ اوٹھے گا نہایت تجربہ کرکے یہ ترکیب لکھی گئی ہے جسکو شوق ہو آزمالیوے +

دفعہ ۲ راقم نہایت فراخ پیشانی سے اپنے پرمیشر کے ہر ایک مخلوق کو فہمایش مناسبانہ کردیتا ہے کہ اے غافلان غفلت شعار غفلت اور کہالت کو چھوڑکر پرم پد پرماتما مین لینا حاصل کرو اور دھیان مین آتما کے اپنی عمر عزیز کو کہ مثل پانی تہ پل کے بہی جاتی ہے ایسے شغل لطیف مین بسر کرو تاکہ دنیا مین بھلے آدمی کہلاؤ اور پرمیشر بھی تمکو عزیز سمجھے اور یہ قبع غفلت جو تمھارے چہرے پر پڑا ہے باد صباے گیان سے اوڑجاوے +

دفعہ ۳ نہایت کوشش اور سعی بلیغ کرنی چاہیے کہ اپنے کسب جائز کا ماحصل کھانے مین آوے یعنی لقمۂ حلال کھایا جاوے اور بد فعلی اور مکاری سے زر حاصل کرنیکا قصد نہ رکھے کاش اتفاقیہ کچھ ہاتہ لگجاوے یا کوئی عقل کا اندھا دیجاوے اوسکو خیرات مین بلا تامل صرف کرڈالے اپنے مصرف کے لیے نہ رکھے اس تمہید مین شاہ بوعلی قلندر نے اپنی مثنوی مین کیا عمدہ توضیح کی ہے

اشعار بہر طاعت لقمہ باید حلال + تا نیفزاید ترا رنج و ملال + لقمۂ شبہہ چو افتد در شکم + قوت اومی کند سرگشتہ گم + گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال + نور تابد بر دل از مہر کمال + گر شوی از لقمۂ شبہہ نفیر + نفس اسازی بفضل حق اسیر + چون نخواہی لقمۂ اے نادان آز + نفس گردد دہان حرص واز + بر تو باید دست گر این حیلہ ساز + دست بہر ظلم گردد دراز +

سری مت بھاگوت اور مہابھارت مین لکھا ہوا ہے کہ وقت مرنے کے بھیکم پتامہ نے دُرپدی سے کہا کہ تجھپر جرجودھن نے ظلم کیا اور اس محل مین مین بیٹھا تھا اگر مین چاہتا تو تجھپر کوئی ظلم نکرسکتا مگر چونکہ جرجودھن مکار اور ظالم تھا اور اسکے ساتہ میری خورش تھی نتیجہ خورش غلہ حرام کا یہ ہوا کہ میری عقل اور فراست مین فتور پڑگیا اور امداد خیر سے باز رہا حاصل کلام یہ ہے کہ صحبت مکار اور دانۂ مفسدان نہایت ضرر کرتا ہے اور نتیجہ بد دکھلاتا ہے پس عارفون کو چاہیے کہ ایسی صحبت اور ایسی خورش سے محترز رہین +

باطن سب کا پیدا کرنے والا ہے اور حقیقی اور تحقیقی ہے وہ ہر ایک جسم مین محلول ہے اوسکے پانے اور ملنے کے واسطے گیان اور پریم شرط ہے تم خوب سمجھو کہ کوئی دیوتا یا رکھیشر متوفی یا پیغمبر یا اولیا فنا شدہ اختیار نہین رکھتا ہے کہ پرمیشر سے ملا دیوے کیونکہ جو خود مفقود ہے وہ کب موجود ہو سکتا ہے اور جب موجود مجسم نہین ہو سکتا تو اوسکی رہبری کی کیا امید ہے اور شفاعت کی کیا توقع پس جو اونسے امید رہبری یا شفاعت رکھتا ہے عقل کا دشمن ہی اور وہ پرماتما جیسے کہ مفروض غیر محسوس ہے ویسے ہی علم اور عمل کی قوت سے خود بخود نظر آتا ہی بدنیظر حواسون کو ضبط کرنا اور پرماتما مین دھیان لگائے رہنا انسان کو لازم ہے اور اپنے ہر مطلب کو پرمیشر سے طلب کرنا چاہیے جو کوئی دوسرون سے رفع تمنا چاہتا ہے وہ نہایت عمیق اور تاریک چاہ ضلالت مین پھنسا اور گرا ہوا ہے جیسے کہ راجہ بزگ کہ جسکا قصہ سری مت بھاگوت مین ہے اور کسیقدر بیان نمبری ۱۸ کا دفعہ ۶ اور ۸ بھی اس بیان سے متعلق ہے +

دفعہ ۴ حالت عمل مراقبات سہج سمادہ یا سن سمادہ یا انا ہرشبد کی جو کچھ نظر آوے یا خواب دیکھے کسی پر ظاہر نکرے ورنہ عامل کی محنت بالکلیہ ضائع جاویگی اور حصول کمال سے محرومی ہو جاوے گی +

نمبر ۲۷ بیان اوٹھہ جانے پردہ غفلت انتشکرن +

شکم سیری مرگی بلا ہے انسان کو بالکل کاہل اور غافل بنا دیتی ہے اگر انسان کسی قسم کے غلہ سے شکم سیری نکرے اور بجاے خورش غلہ دودھ پیا کرے تو یہ درجہ اعلے ہے مگر یہ محاورت بہم پہونچانا ہر شخص کا کام نہین ہے اور اس کتاب مین بالکل منشاے بیان اوپر فیضرسانی عوام کے ہی لہذا وہ ترکیب بیان کیجاتی ہے کہ ہر شخص کے تہ دل سے پردہ غفلت اوٹھہ جاوی اور نور لازوال آتما اوسکے ہردے مین تابان اور درخشان بنا رہے اور انتشکرن ہر عامل کا اوس پرم جوت کی روشنیون سے منور ہو جاوے پس وہ ترکیب لکھی جاتی ہے +

دفعہ ۱ دن کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلفراغت تمام کھاوے اور شام کو کسی قدر سوکشم بھوجن کرکے ایک پہر کامل آرام کرے زان بعد بیدار ہو کر اپنے پرماتما کے دھیان مین محارت حاصل کرے اور جب شام کو قبل غروب آفتاب کچھ کھا کر سو رہا کریگا خواہ مخواہ بعد پہر رات یا نصف شب کے

دریا مین غوطہ زن رہا کرے اور شکل رہائی کہ مراد برمہ شناسی سے ہے نجانتا ہو کاش جانتا ہی ہو تو اس طرف دھیان نہ لاتا ہو الغرض تصفیہ قلب کو بڑا رتبہ ہے بلا تکلف جاہل اس ترکیب سے عاقل ہوجاویگا اگر حد سے زیادہ جو عقلمند ہو اور پرمیشر مین محویت حاصل کرے وہ عاقل ہے +

نمبر ۲۶ بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہے

دفعہ ۱ راقم اگر جملہ باتون کے رمز کو صاف صاف لکھدیوے تو نوع انسان نوع حیوان سے بدتر ہوجاوین ہر چند عقلا حسب رائے سلیم اپنے کار بند رہینگے مگر جہلا بلا خیال اصلی رمز کے حیوانونکی طرح پر استعمال کرینگے اور ایسی ایسی حرکات نالائقہ کے مرتکب ہونگے کہ جس خوف اور پیش بندی سے عقلاے سابق نے دھرم شاستر بنایا اور نوع بنوع کی خوف اور خواہش شاستر وغیرہ ظاہر کیا ہے بالکل شیشۂ طاق ہوجاوین مصرعہ ہنوز شیشہ بطاق است و مردمان مست +

دفعہ ۲ جو کوئی آتما کا گیانی ہوتا ہے وہ تمام مخلوق مین اپنے تئین حادی سمجھتا ہی بدین دلیل کہ وہ آتما سے وصل ہوگیا رہتا ہے پس اپنے کو آتما سے جدا نہین جانتا ہے وشنو اور مہیش اور برمھا بھی اپنے ہی کو جانتا ہے اور عذاب اور ثواب اور دوزخ اور بہشت سبکو اپنا ہی جسم تصور کرتا ہے کیونکہ فی الواقع بہشت اور دوزخ کوئی مقام نہین ہے عقلا نے جہلا کے سمجھانے اور خوف بدافعالی اور رغبت نیک افعالی دکھلانے کے لیے یہ دونون نام وضع اور اختراع کردیے ہین تاکہ عوام جب تک اودیا مین پھنسا رہیگا خوش قرینگی سے دنیا مین بسر کرے گا +

اب تم سمجھو کہ جیسے گناہ اور ثواب کوئی شی نہین ہے ایک اسم فرضی مثل دوزخ اور بہشت کے ہی ویسے ہی دوزخ اور بہشت کو سمجھو قس علی ہذا دیگر مراتبات کہ جنکی خواہش اور خوف تم رکھتے ہو بے اصل محض سمجھو سیجر پرماتما کے جس قدر اشیا نظر آتی ہین سبکو فانی اور بے اصل یعنی محض نقش بر آب مثل خیال اور تماشاے خواب سمجھتے رہو اور پرمیشر کے عشق مین اس طرح پر محو بن جاؤ کہ جس مذاق کی توضیح کیفیت مین منشی بدائع نگار عذب البیان و رطب اللسان رہے +

دفعہ ۳ یہ دیوتا جن کی عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور مصنوعی ہین اور وہ جو ظاہر اور

جزو بن جاوے اور وے خود رفتہ بھی اوسکو کچھہ سمجھین +

دفعہ ۶ چونکہ ترک تعلقات دنیوی نہایت مشکل ہے اور ایک بیک خواہش حواسون کی چھوٹ جاوے نہایت دشوار پس شایقین کو چاہیے کہ واسطے دفع مراتبات بالا استعمال درس کتب ترجمہ ہر چہار بید یعنی الکھہ پرکاس وترجمہ جوگ بشست یعنی الکھہ امواج وترجمہ سری کرشن گیتا یعنی گیان پرکاش وآیینہ مذہب ہنود یعنی کتب ہذا کیا کرے ودبغور مطالعہ کرکے اونکے جوہر عقل افروز سے اپنے فیض کو پہونچے کاش مضامین ادق مین اوسکے ذہن کی رسائی نہوسکی تو گیا نیونکی مباحثہ مین ان سب کتابون کے بیانات کو خوب حل کرے پھر تو عقل کا پتلا بن جاوے +

دفعہ ۷ جب آدمی کو اشغال دنیوی سے فرصت ہو مختص رات کے وقت تنہائی مین بیٹھکر تصفیہ قلب کرے اور اپنے برمھہ سے اپنے سوالات کا جواب طلب کرے یعنی جس قدر اوسنے دن بھر مین کام کیا ہو یا کلام اوسکے حسن اور قبح کو دریافت کرے کہ مینے کون کون سے کام اور کلام عمدہ کیا اور کون کون سے خراب اور کیا کیا خراب تھے کہ جنکا ترک ضرور ہے اور کیا کیا آیندہ کرنا چاہیے کہ جسکو زمانہ کے عمایدپسند کرین کیونکہ جو شخص بے دریافت انتہاے کسی کام کے کوئی فعل کرتا ہے وہ مضرت اوٹھاتا ہے اور جو پہلے سے سوچ کر کرتا ہے وہ منتفع ہوتا ہے ہندی مثل ہے اگر سوچے سدا سکھی +

دفعہ ۸ اب توضیح کیجاتی ہے کہ درمیان عاقل اور جاہل اور اونکے اقسام کے کیا فرق ہے پس سمجھو کہ عاقل دو طرح کے ہین ایک عاقل دوسرا نیم عاقل عاقل وہ ہے کہ جس کام کے کرنے کو مرکوز خاطر رکھے اوسکا اخیر انجام خوب سمجھہ لیوے جب سودمند معلوم ہو اقدام کرے اور ہمیشہ کا دھیان دھرکر اوس کام کو آغاز کرے اور نیم عاقل وہ ہی کہ بلا سمجھے اور دریافت اخیر فعل مرکوزہ کسی کام کو شروع کردیوے اور جب زوال مین پڑے اپنے عقل کی تکلیف کے زور سے حل مشکل کرے جاہل کی بھی دو تفریق ہے اول جاہل دوسرا جاہل مطلق جاہل وہ ہے کہ بلا خیال انتہاے کسی فعل کے اوسکا آغاز کردے اور جب زوال مین مبتلا ہو نکل نسکے اور مقید دام بلا ہوجاوے فقط اور جاہل مطلق وہ ہے کہ جو برمھہ کا گیان نرکھتا ہو اور اپنی کوشش اور محنت کو اپنی تقدیر سمجھتا ہو اور ہمیشہ کو جوہر فعلون کا نتیجہ دینے والا ہے فاعل نہ سمجھتا ہو اور شبانہ روز نوع بنوع کی فکر کے

کتاب مین ایسے ہی بیانات قلمبند ہوے ہین کہ جو نہایت نایاب ہین اور مشکل اور تردد عظیم سے ہاتہ آئے ہین لہذا وہ رمز بہی بیان کیا جاتا ہے کہ جہلا درجۂ عقلا مین فائز ہون وہ یہ ہے ✤

دفعہ ۲ جو کوئی اپنے نتیجہ افعال کو ایشر کی شنکلپ نہین کرتا اور فائدے کا متوقع رہا کرتا ہے وہ سخت غافل اور نادان ہین جو کہ باوجود نتیجہ سمجہنے کے انکو بہتر جانتے ہین اور آتما کو نہین پہچانتے ہین یا کہ اوسکے پہچاننے کو فضول اور بے ضرر جانتے ہین وہی پورے احمق ہین اور اس حماقت کا سبب یہ ہے کہ اونکا دل حد سے زیادہ اپنے زن وبچہ اور خویش اور اقارب کی محبت اور حواسون اور اندریون کی لذت مین غرق رہتا ہے اور زن اور زمین اور زر کے اسباب کو منتہاے مراتب ہر ایک نعمتون کا جانتا ہے پس جو فعل کرتا ہے بمراد زیادہ ہونے اور قائم رہنے اون اشیایون کے کرتا ہے اور نتیجون کا توقع رکھتا ہے ✤

دفعہ ۳ نہایت غور سے سمجھنے کی بات ہے کہ جسم آدمی کا شہر برمھ یعنی برمھ پوری ہے اور عقل سے اوسمین روشنی ہے اور دل مین جو ایک سوراخ نہایت عمدہ ہے وہ خاص محل آتما کا ہے وہ متحرک کرنے والا اور صاحب حکومت ہے اوس سے محبت کرا اور شک نتایج اعمال وکرم وغیرہ کو دور کر کیونکہ یہ سب قیود مجہول مطلق کی حرکات ہین اور وہ برمھ غیر مقید ہے ✤

خصلہ اول

دفعہ ۴ جب خواہش ہر قسم کی چھوڑ دیوے اور محویت پرماتما اختیار کرے وہ برمھ کو پاوے اور وہ گیان سے پایا جاتا ہے ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین اور دوگانگی سے منزہ ہے اور جب تک دل دوئی سے پاک نہو وہ بہت دور ہے ✤

دفعہ ۵ دل عجیب لطیف ہے یعنی اوسکی خاصیت ہے کہ جسکا تصور کرے اوسکو خواب مین دیکھے پس کسی طرح غیر ممکن نہین ہے کہ آتما کی خواہش جسکو ہو تمامتر دل کے رجوع کر دینے سے اوسکو آتما نہ ملے ✤

دفعہ ۶ جس طرح جہلا دولت دنیا اور لذات محسوسات کو چاہتے ہین ویسے ہی خواہشی ہوتے ہین اور ادہی تصورین مستغرق رہتے ہین پس جو جہالت کو دور کرنا چاہے اور عاقل ہونیکی خواہش رکھے اوسے چاہیے کہ ترک لذات محسوسات کی کر کے محویت پیدا کرے پھر وہ ایسا عاقل ہو جاویگا کہ ایسے اچھے دیوانون سے باتین کرے اور اونکی خود رفتگی کا عمدہ

دفعہ ۴ بغیر غرور کے زندگی قطع کرنا اور خود نمائی چھوڑ دینا اور کسی پر ظلم نکرنا اور متحمل اور بے تعلق رہنا اور مرشد کی فرمانبرداری کرنا اور صاف اور ظاہر اور مستقل مزاج رہنا اور حواسون کو قابو مین رکھنا اور نفرت محسوسات کی لذات سے کرنا اور عیبون کی پردہ پوشی کرنا اور پردہ فاش کی نیت نکرنا اور اپنے عزیز و اقارب کی خاطر داری سے نا الضافی نہ کرنا اور عبادت یعنی دھیان پرماتما کرسے نکرسے اور خلوت نشینی اور تنہائی اور کم سخنی اختیار کرسے اور خلوت اور بیٹھک بازی سے پرہیز رکھے اور دغا باز اور مفسد اور عیاش اور قمار باز اور کبوتر باز اور دیگر بد وضعان اور مفتریان اور جاہلان سے کنارہ کشی کرسے یعنی دنیا مین سلامت روی سے گذران کرسے اور علم اور عقل اور صنعت اور زراعت اور تجارت وغیرہ عمدہ پیشون سے زر حاصل کرکے واجبی اور ضروری مصارف مین صرف کرسے اور عیش اور آرام سے زن و بچہ مین اپنی اوقات کو پریشر کے انتظام قائم رکھنے کے لیے بتوکل پریشر قطع کرسے اور پرماتما پوجن کی جانب مرگن برمھ کا دھیان چھوڑ کر بھول نجاوے اور برہمنان ابلہ فریب کے سخنان مرغوب اور مخوف کو نہ سنے کیونکہ اونکے بزرگون نے بہت سی اشلوکین صدہا پشتکون مین جہلاے ہند کے پھنسنے کے واسطے بنا رکھی ہین کہ جہلا پر کیا حصراب اوسی ذریعے سے عقلاے ہند کو بھی چٹتے ہین ✣

دفعہ ایضاً بھگت کے لفظی معنی یہ ہین کہ بھورو پی سنسار کی گتی اوپر بیاپمان نہو یعنی لذائذ محسوسات کا اثر اوپر غالب نہوے پس جوان صفتون سے موصوف ہو بھگت کہلائے خالی ترکال اشنان و چھاپا لگانے اور سرخ و سفید چندن جسم پر چڑھانے اور لمبی دھوتی پہننے اور لمبا مالا جپنے اور لذائذ محسوسات مین مبتلا رہنے سے مرتبۂ بھگت کو نہین پہونچتا ہے ✣

دفعہ ۵ اپنے گھر مین اس طرح پر رہے جیسا کہ اس شعر کا مضمون ہے شعر دنیا مین رہ کے سب سے جدا ہو تو جانیے ✣ شاہ عین سلطنت مین جدا ہو تو جانیے ✣ خوبان گم سنون پہ سبھی ہوتے ہین فدا ✣ معشوق پیر پر جو فدا ہو تو جانیے ✣ ایسی سمجھ والے مرتبۂ بھگت کو پہونچتے ہین ✣

نمبر ۲۵ ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونے کا بیان

دفعہ ۱ بہت مشکل ہے کہ جاہل عاقل ہو جاوے یعنی مورکھ سیانا نجاوے مگر چونکہ اس

نمبر ۲۴ بھگت کے نام کی شرح اور اوسکی توصیف

دفعہ ۱ بھگت کو لازم ہے کہ جس قدر فعل کرے پرمیشر کو فاعل سمجھے اور اپنے من کو پرماتما مین محو کیے رہے اور پرمیشر کا شریک کسیکو نہ گردانے یعنی وحدہ لاشریک کا مفہوم رکھے کہ جسکو بید مین لکھا ہی کہ ایکو برہم دوتیو ناست اور اوسکا مخلوق سبکو سمجھے وہی بھگت ہے اور جو اس طرح پر ہمیشہ دھیان پرماتما مین لگائے رہیگا اخیر نتیجہ اوسکا یہ ہوگا کہ اوسی کشتی دھیان پر چڑھ کے بھوروپی سمندر سے پار اوتر جاوے گا +

دفعہ ۲ جسقدر خیرات کرے یہ نسمجھے کہ پرمیشر کو دیتا ہون کیونکہ اوسکی کیا چیز ہے کہ پرمیشر کو دیویگا اور وہ پرمیشر کہ جسکا تمام مخلوق محتاج ہے مگر ہان اس مفہوم سے دیوے کہ پرم آتما نے جو اندازہ ضرورت سے زر اور زمین زیادہ دی ہین وہ حق محتاجان اور غربا کا ہے مگر یہ بھی نچاہیے کہ اپنے ژن وبھو کا حق کہ جنکی پرورش اوسپر فرض ہی دیدیوے اور خیرات دینے کے واسطے کچھ خصوصیت قوم برہمن اور مقام تیرتھ نہین جس مقام پر اور جسکو چاہے محتاج سمجھکر اور دیکھکر دیوے اور اپنا صدقہ رد بلا سمجھے اور یہ بھی خوب سمجھتا رہے کہ جنکے ہاتھ پیر درست ہین اور گر ہستی اور نوکری سے اپنا گذر کر سکتے ہین گو بیہودانہ بڑھائے اور گیروا اور سیلی پہنے اور قسم بہ قسم کا تلک اور چھاپا لگائے گھومتے ہون اونکو کچھ نہ دے کیونکہ وہ مکار اور کاہل الوجود ہین بلکہ اون سے ہمکلام بھی نہو مگر جب کہ وی نرے نان شبینہ کے محتاج اور عدیم التوشہ ہون تامل دیکھکر اونکے شکم بھرنے کے اندازے دیوے نقد ہو خواہ جنس یا سرما جو نہایت مستاتا ہوا اور برہنگی سے وہ تاب سرما برداشت نہ کر سکتے ہون اور جبکہ تیقن کامل اسکا ہو جاوے کہ اپنا سرمائی پوشاک اپنے گھر نہ چھوڑ آیا ہو کوئی زمستانی پارچہ یا مکمل دیوے کیونکہ عین رضامندی پرماتما کی پرورش محتاجان اور اشخاص بیدست و پا سے ہوتی ہی اور ایسے موقع کی سخاوت ایسی عمدہ ہے کہ اگر مفصل تحریر ہو تو ایک کتاب آئینہ سخاوت کی بنجاوے +

دفعہ ۳ شیرین سخنی اور نرم کلامی سے متکلم ہونا خاص جوہر ذاتی بھگتون کی ہی اور عجز اور انکساری مختص ہنر اونکے لیے موضوع ہے +

ڈالتے ہواس سے کیا نفع مضمر ہے یہ طریقہ صرف پر مہنون کے لیے موضوع ہے دنیا دار کے واسطے نہین دیکھو اجہ جنک بدیہہ کیسے کامل شخص تھے مگر اونھون نے دنیا کو نچھوڑا یعنی اپنی دار السلطنت مین رہکر یاد پرماتما اور محویت آتما سے بدیہہ ہوکے اور آتما پر بوجھا گھر چھوڑنے کا ندیا گھر اور لڑکے بالون کا چھوڑنا اشتہاری اور مجرمون کا کام ہے مگر اپنے گھر مین اسطرح پر رہے کہ جیسے سرائے مین مسافر پس بیگانہ وار متعلقان سے گذران کرے اور جسم کو کھانا اور پینا اور مباشرت جائز واجبی طریقے کے مطابق دیا کرے جیسے کہ محتاج کو باقی رہا یہ کہ چھوڑنا کیا کیا مرد مرتاض کو زیبا ہے وہ یہ ہین ۱ جہالت ۲ عدم توجہی پرورش جسم بواجبی کہ جس سے کوئی عضو بیکار نہو جاوے اور غیرون کی مدد واقعی ہو سکے ۳ خودی اور نخوت اور تکبر اور نفسانیت ۴ مکر اور تزویر ۵ سنگدلی ۶ جمیع عادات اور اسباب خرابی اور گرفتاری ۷ دروغگوئی اور کذب بیانی ۸ بخالت ۹ غضب اور غصۂ بیجا ۱۰ نسیان ۱۱ جہل مرکب ۱۲ دغابازی ۱۳ مردم آزاری اور ظلم ۱۴ شہوت رانی بغیر استدعا ۱۵ طمع ناجائز ۱۶ ترک خواہش اور محسوسات ۱۷ نزاع اور بدمزاجی ۱۸ دشنام دہی اور سخت گوئی اور بدزبانی ۱۹ بداخلاقی اور بے انسی ۲۰ کثرت صحبت زنان ۲۱ خود مطلبی ۲۲ ذائقہ کی لیے خواہشا کھانا کھانا غذا کا ۲۳ معمولی اور ضروری افعال سے نفرت نکرنا ۲۴ تمنا یا غرض اپنی نہ لیجانا کسی مخلوق کے پاس ۲۵ پرستش مورتہاے بغیر مفہوم علت غائی ایجاد اونکی ۲۶ شغول اور خود فراموش نہونا اپنی خوبصورتی اور حسن اور ملاحت پر +

دفعہ ۳ عقلا ضروری حرکات اور افعال کو لازمۂ جسمانی جانتے ہین جیسے بھوک اور پیاس اور مباشرت بحالت قوت صرف فرق درمیان جہلا اور عقلا کے یہ ہے کہ عقلا از روے قانون حکمت اور اعتدال و بحسب استدعا صرف بنظر رفع ضرورت کرتے ہین اور جہلا بنظر ذائقہ اور خط منجانب خود +

دفعہ ۴ مرد مرتاض کو چاہیے کہ مہمان نوازی اور تواضع اور تسلی دینا اور راست گوئی اور شیرین زبانی اور سخن معقول کہنا اور بیدون کا پڑھنا اور عوام کو راہ نیک بتانا اور دل کو وسواس سے آلودہ نکرنا اور خاموش رہنا یعنی موقع سے تکلم کرنا اور ضبط رکھنا حواسون کو اور باطن کو صاف رکھنا ملوثات دنیوی سے اور تصور کو درست اور مضبوط بنانا پرماتما مین اور شہرت نام کو مکاری سے نہ بڑھانا کیونکہ وہ سریع الزوال ہے یہ سب افعال حمیدہ سیکھے +

حصہ اول

ترک تعلقات دنیوی بتلاتے ہین یعنی جب آدمی زن اور بچہ سے علیحدگی اختیار کرے اور نوکری یا
کسی پیشۂ جائز سے جو حصول منفعت اور سامان زیست کا کرتا ہو اوس سے کنارہ کشی کرے تب اس
کوچے مین قدم رکھے اور طرفہ تر یہ کہ مزید بران نظیر بدیہی دکھلاتے ہین کہ رکھیشر لوگ زمانہ سلف مین جنگل
کی پتی کھاتے اور کوئی پوشاک نہ پہنکر درختون کے پتے اور پوستین پہنتے اور آدمیون کی صحبت
سے کنارہ کشی کرتے تھے پس تم بھی جب اپنے کو قابل گوارا ان سب چیزون کے کرلو تب اس
راہ کو اختیار کرو اور حضرات خواندہ مولوی روم کے شعر کو نظیر دیتے ہین شعر چون خداخواہی و
ہم دنیاے دون + این خیالست و محال ست و جنون + اور یہ نہین سمجھتے کہ اصل مضمون کنارہ کشی
خلائق اور دنیاے دون راخواستن چیست اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسم سے علیحدہ ہونا نہین
چاہیے بلکہ اپنے مفہوم اور تصور سے علیحدگی خلائق چاہیے اور دنیا کو چاہنا اور پرمیشر کو چاہنا
بیشک منع ہی اور ہو نہین سکتا کیونکہ غرض قائل یہ ہے کہ خواہشین جو محسوسات کی ہین ان کو
چھوڑنا دنیا کو کیونکہ دنیا کو چھوڑکر کیا آسمان پر رہیگا جو دنیا کے چھوڑنے کا مطلب نکالتا ہے
شعر دل ہے تیرا ایک اوسمین اے حزین + الفتین دو دو سما سکتین نہین + اور قاعدہ یہ ہی کہ
جب دل مین کسی قسم کی خواہش نرکھیگا تب دل صاف ہوجاویگا اور جب دل صاف ہوجائیگا
نور پرماتما جو اوسمین پرپہے خود بخود بلا ریاضت نظر آنے لگے گا دل کو مثل گھوڑے کے تصور کرو
اور پرماتما کو اوسپر سوار سمجھو یعنی عنان اشہب دل باختیار آتما ہے +

دفعہ ۲ مکرر تمکو سمجھاتا ہون کہ برہمہ شناسی کے لیے صرف تعلق محسوسات کو دل ہی باہر کردینا ہی یعنی
جبکہ تعلق محسوسات دل سے باہر ہوجاویگا دوئی کی اوسمین گنجایش نرہیگی جب دوئی دور ہوجاویگی
قربت پرماتما قریب ہوجاویگی اور بفہمایش تمام تمکو ہدایت کرتا ہون کہ اپنے زن و بچہ مین رہکر عمر بسر کرو
ہرگز ہرگز جاہلونکی طرح آوارۂ دشت بلا نہو اور غیر کے ٹکڑے کے محتاج اپنے گھر کی آسایش چھوڑکر نہو کیونکہ
بھوک ایسی شے ہی کہ ہر بشر کے ساتھ رہتی ہے جب تم کاش خلاف ہدایت میرے حسب طریقہ
جہلا گھر چھوڑ دوگے اور جب بھوک لگیگی تب کیا کروگے خواہ مخواہ جھک مارکے غیرون کے
دست نگر نہوگے اور یہ کہو کہ رزاق جو گھر روزی دیتا ہے وہ باہر بھی دیویگا پس تمسے مین پوچھتا ہون
کہ جس پرماتما نے تمھارے گھر سب سامان عیش موجود کردیا اور اوسکو چھوڑکر پھر بار عظیم اوسپر

حصۂ اول

اور لسانی اور لاف زنی کے بھروسے چاہ ضلالت مین گرتے ہین اور اپنے دل کو لذات محسوسات نامہ
مین پابند رکھتے ہین مگر آفرین ہی اوپر کہ جو پیمانہ شراب عشق پر ماتما کا پیکر اوسی سرور مین مسرور رہتے
ہین اور ہر دم فنافی اللہ اور محو ذات اقدس اور انور رہا کرتے ہین **تشریح** ایک فرشتے کو
کو شک ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ پابندان قواعد مذہبی پر میشر کے دیدار جمال تک فائز نہین ہوتے
اور بوڑھی صورتین جو کسی مذہب کے مقید نہین ہین واصل پرماتما ہو جاتی ہین فقط اوسنے معبود
حقیقی سے اسکے دریافت کے واسطے التجا مین پیش کین اوسپر الہام ہوا کہ دو شخص فلان فلان
مقام مین اپنے اپنے طریقے کے مطابق کاربند ہین اونسے پوچھو کہ ستر ہزار شترون کی قطار
ایک سوئی کے سوراخ سے نکل گئے ہین + جب اسکا جواب تم پاؤ گے شک تمھارا دفع ہو جاویگا
چنانچہ وہ آیا اور دیکھا کہ ایک شخص لمبی داڑھی لیے وضو کرکے چلا چلا کر نماز پڑھتا ہے اور دوسرا
دیوانون کی طرح مست پڑا ہوا ہے اوسنے پہلے نمازی بیخبر حقیقت سے اپنے سوال کو پوچھا نمازی نے
کہا کہ دیوانہ ہے یا خبط الحواس آج تک ایسا ہوا اور نہ ہوگا تب وہ مجذوب کے پاس گیا اور
سوال کا جواب طلب کیا اوس فقیر نے جواب دیا کہ ستر ہزار شترون کی کیا گنتی ہے لکھوکھا
قطار ہاتھیونکی اگر وہ معبود چاہے آدھے سوراخ سوئی سے بکشادہ پیشانی باہر نکالے فقط
اے فرشتہ تو شک مت کر اوسکی قدرت لاانتہا پر کسیکو آج تک علم ہوا اور نہ ہونے کا ہے
مذہب والے اور ہر شخص بیخبر پابند رسومات آبائی ایسے ناقص پھندے مین پھنسے ہین کہ جس سے
نکلنا اونکا محض دشوار ہے پس تو اپنے شک کو دفع کر اور اپنا راستہ لے + ویسے ہی سمجھو کہ
پابندان مذاہب مختلف دنیوی کو ہرگز ہرگز وہان تک رسائی نہین ہوتی ہے مگر ہان اوس حالت مین
ہر شخص کو رسائی ہو سکتی ہے کہ جب قیود مجہول سے اپنی قوت مدرکہ کے زور سے نکلکر باہر آویگا اور
بیخود عشق حقیقی ہووے گا اور از خود رفتہ بن جاویگا وہ البتہ اس درجے کو پاوے گا +

نمبر ۲۳ بیان طریقہ ریاضت کہ جس طریقہ عمدہ کے اختیار سے مرد مرتاض اور جوگیشر کہلاتا ہے

وفعہ ۱ بیوقوفان روزگار اور بیعلمان ناتجربہ کار ریاضت کے معنی پیروکاران اس طریقہ کو

تزع منع کرجاتے ہین کیونکہ یہ سب رسومات اونکو چاہیے کہ جو شک اور شبہہ مین پھنسے ہین
اور جو دوار کا مین جاکر مکت کا داغ لیکر سانڈ بنتے ہین اور وہی جو کاشی کروٹ لینے کو بنارس
جاتے ہین یہ اون سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور ہر مقام کو واحد سمجھتا ہے جب کہ کبیر داس کا
قصہ اور یہ دوہا اونکا مشہور ہے ✣ دھیان برمھہ ہردے دھرے مگھر تجو سریر ✣ ابناسی کے گود
مین بھیرون داس کبیر ✣

نمبر ۲۲ مجذوب کے عنوان کی وجہ تسمیہ کہ جس درجے مین بہت ہی مشکل سے رسائی ہوتی ہے

دفعہ ۱ مجذوب کا درجہ سب قسم کے فقرا سے اعلے ہے اس درجے کا پہونچا ہوا دنیا کو مثل خواب اور
نقش بر آب کے تصور کرتا ہے اور ہر شے کو فانی سمجھتا ہے اور پرماتما کو ہر شے مین محیط جانتا ہے اور ہر ایک مخلوق
کو واحد سمجھتا اور کسیکی مدح اور ذم کا مطلق خیال نہین رکھتا ہے اور تمامی مصنوع کے خیال سے گذر کر
اپنے خالق کے دھیان مین محو رہتا ہے اور بغیر تعصب اور انانیت خاموشی کو گویائی پر فوق دیتا ہے
اور جو کچھہ اوسکی نظرون مین گذرتا ہے نور پرماتما سے پر نظر آتا ہے اور ہر حال مین شرسار اور مخمور
نشۂ پرماتما بنا رہتا ہے یعنی تصور کامل پرماتما مین مست ہوپڑا رہتا ہے ✣

حصہ اول

دفعہ ۲ اس طریقے کے پیرو کو چاہیے کہ ظاہر اور باطن مین نیک افعالی سے آراستہ اور
حکیمانہ اعتدال سے پیراستہ اور ظاہر کو خراب مگر باطن کو آئینہ کے مانند شفاف اور مجلی رکھے
اور بلا خیال درجۂ حاکم اور محکوم کی گذران کرے اور بیم اور رجا کو بالکل بھول جاوے اور
قناعت کا مخزن بنجاوے اور دریاے دل مین موج ہراس اور وسواس کو اوٹھنے نہ دیوے
اور کسی شے کا مطلق خیال باقی نرکھے اور تمامی ترددات محسوسات کو نیست اور نابود کرڈالے
اور زندہ وہم فنا آسا بنا رہے پس جو ان وصفون سے موصوف ہو اوسیکا نام مجذوب ہے
اور نہ کہ مثل اگھوریون کے شراب پی اور گوشت کھا اور دوسرون کو اسکی ہدایت کر بدنامیان سیر
اوٹھاوے اور کنبا رام کے گھر کا نام بنساوے اور بابا شیوا رام کے ٹھاکر جی کی خیر نامرت کا لذت
کہ جس سے کنھیا رام تین روز تک مدہوش تھے نہ پاکی مطعون خلائق قرار پاوے لعنت ہے
ایسے اشخاص پر کہ جو شراب محبت الٰہی نہ نوش کر خودی کی شراب مین مخمور رہتے ہین اور اپنی لنترانی

دفعہ ٦ جو تکلیف اور سختی اوسپر گذرے اوس سے ملول نہو بلکہ اوسکی مدافعت مین کوشش بھی نکرے اور کسی قسم کی لذت کا خیال نرکھے پس جسنے کہ خواہش لذت کو ترک کردیا چوتھی اور جلیو کہ یہ چراغ واسطے اندھون کے ہے کاٹ کے اور توڑ کے بجھا دیتا ہے اور آزاد کی طرح کان اور آنکھ اور زبان بندکرکے مستغرق دھیان پرماتما کا ہوجاتا ہے دیکھو بارھوین ادھیاے ایکادش اسکندسکھ ساگر کا اخیر +

دفعہ ٧ پرمہنس اندری اور حواس کو روک کر ہوشیار دل ہوکے آتما سے شغل کرکے اپنے مین آپ مست رہتا ہے اور اپنے سے آپ حقیقت کو پاتا ہے یعنی آتما مین محو ہوجاتا ہے پس اپنے کو برمھ سمجھتا ہے +

دفعہ ٨ اس دفعہ مین طریقہ اوایل یعنی آغاز اختیار اس پرمہنسی کو بتلاتا ہون گویا اندھون کی آنکھ روشن کرتا ہون اور دیدۂ غیر مبصر کو مبصر بناتا ہون پہلے چاہیے کہ دنیاداری کی تمام لذات حاصل کرے اور علم کو واسطے دفع کرنے جہل اور حیرت کے پڑھکر عامل اور عمل اپنا واسطے قادر ہونے اعمال کے کرے اور جب گیان اوسکا علم الیقین سے درست ہوجاوے حق الیقین حاصل کرے اور بعد گیان ہونے کے جب ہر ایک رمز اور کلام تہ آمیز عقلاے سابق سے آگاہ ہوجاوے تب افعال حسنہ کو چھوڑ کے مثل حیوانون کے گذران نکرے اور ترک وضعداری یہان تک کرے کہ کوئی پارچہ یا پوشاک وضعداری اپنے پاس نرکھے صرف ایک ٹکڑا واسطے ستر پوشی کے رکھے اور موسم سرما کی آفت سے بچنے کے واسطے کمبہ کمبہ پارچے جو پھینکے ہوے ملجاوین اونکو گودڑی بناکے رفع سرما کیا کرے یہ مرتبہ ادنی ہی اعلے درجہ وہ ہی کہ کوئی چیز اپنے پاس نرکھے اور رنج اور راحت اور سردی اور گرمی زمانہ کو مساوی سمجھے اور ایسا گرم ہوجاوے کہ سرما نزدیک نہ آوے تمنے قصہ گرم دیوان کا سنا ہوگا کہ جنکی پیٹھ پر بہت سے فقرا نے کچا آٹا رکھکر روٹی بناکے کھالیا تھا پس جب ایسا گرم ہو اوسکو تکلیف سرما کی کیا ستا سکتی ہے ۱۲ ایسی صفت کے موصوف کو ایسے امر کا دھیان یعنی فکر پرورش جسم از خود نہین رہتی ہی اور جسم کو مردار سمجھکر اسکی محبت اور پرورش مین بھولا نہین رہتا بلکہ سمجھتا ہی کہ مین نے اس جسم کو معرفت کی آگ سے جلادیتا ہی اسیواسطے کامل سنیاسی اپنے داہ وکرم کے واسطے وقت

دفعہ ۸ جو ہر شے مین آتما کو دیکھتا اور کل کا محیط سمجھتا ہے اور ہر فعل کا فاعل اور ہر ایک صنعت کا صانع جانتا ہے وہی برمھہ گیانی ہے +

نمبر ۲۱ بیان توضیح سلیقہ پرمہنس اور وضاحت طریقہ پرمہنسی کے عمل آوری کا

دفعہ ۱ پرمہنس کوئی فعل مثل جگ اور تپ اور برت وغیرہ کے نہین کرتا اور کسی سے کچھہ غرض یا تمنا نہین رکھتا اور خوف موت اور توہمات صعوبت دوزخ بھی خیال مین نہین لاتا اوسکے پاس کوئی آوے تو منع نہین کرتا کیونکہ اوسکو خیال ہی نہین رہتا کہ آنے والا کون ہے یعنی کما حقہ محوذات الطف ہوا رہتا ہے ۲ منتر اور جنتر اور تنتر اور جپ اور تپ اور دھیان اور دھارنا کچھہ اوسکے واسطے لازم نہین ہے کسواسطے کہ یہ سب حرکات غرض سے ہوتے ہین اور پرمہنس کو بے غرض اور لاواسطہ رہنا چاہیے دیکھو ہری مت بھاگوت مین توصیفات دتاتری جی کا کہ وہ پابند لوازمات اوپاشنا اور کرم کانڈ کے نہ تھے +

دفعہ ۲ پرمہنس کو ضرور نہین ہے کہ کسی مقام خاص مین رہے کیونکہ کل جہان اوسکا ہے یعنے جس جگہ رات ہوجاوے وہی مقام آرام تصور کرکے شب باشی کرلیوے اور ضرور ہے کہ اس اسم کا موسوم محبت اور آل اور اطفال اور اپنے خانمان کے بعد آسودگی اونکی لذات کی ترک کرے اور ضابطہ حواس ظاہری اور باطنی کا ہووے اور بیم ورجا دارین کو دور کرے +

دفعہ ۳ جب تک اس مرتبے کو نہ پہونچے پرمہنسی بے فائدہ ہے اور جب اس درجے کو پہونچ جاوے چاہیے کہ جہان مردے جلائے جاتے ہین یا ویرانہ یا جنگل یا کسی درخت کے سایے مین اپنا قیام کرلیا کرے +

دفعہ ۴ - گدائی کو بعد دوپہر روز کے اس طرح جاوے کہ کوئی اوسکی تعظیم نکرے عند الطلب اگر کوئی کچھہ دیوے خوش نہ ہو اور اگر کوئی کچھہ نہ دے ملول بھی نہووے اور کسی کے دروازے پر زیادہ انتظار بھی نکرے +

دفعہ ۵ گوشت اور شہد سنیاسی اور پرمہنس کو کھانا نچاہیے ہوا سے اسکے اور جو کھاوے حکم سمجھے +

حصہ اول

پیار نہین کرتا اور اوس بچون وچرا کو جو بصفت جاودانی موصوف ہی ہر شے مین موجود دیکھتا ہے پس عوام جسکو در بدر تلاش کرتے ہین اوسکو دل مین پاتا ہے اور لذت بیحد حاصل کرتا ہے اور جو سرگن کے پوجنے والے ہین اور بیکنٹھ کی امید رکھتے ہین اور دوزخ سے ڈرتے ہین اونکو نادان اور بے وقوف سمجھتا ہے اور اونکے حال پر افسوس کرتا ہے کہ یہ بے نہایت تاریکی مین بھٹکتے ہین گیان کا لازمہ یہ ہے کہ نرگن اور سرگن اور ظاہر اور باطن کو واحد سمجھے دیکھو دفعہ ۴ بیان نمبری ۱۶ کا +

دفعہ ۴ محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے اور تعینات کی الفت نکرکے اونکو فانی تصور کرے اوسکو نہ خوف دوزخ ہے ونہ خواہش بہشت پس ایسے گیانی کو لذات بہشت مسرت نہین بخشتین اور آفات دوزخ اوسکو مکدر نہین کرتی ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ انکی اصلیت کے رمز سے وہ خوب واقف ہوجاتا ہے کہ جسکی تشریح بیان نمبری ۲۶ مین مفصل کردیگئی ہی پس ایسا جو گیانی ہے وہ جاودانی شے پر راغب رہتا ہے اور فانی اشیا پر توجہ نہین لاتا +

دفعہ ۵ گیانی دو قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جو نرگن کا دھارنا کرتے ہین اور باطن پرستی مین رہتے ہین اور دوسرے وے ہین جو سرگن اوپاسنا کرتے ہین اور بہشت اور دوزخ سے ڈرتی ہین اب ان دونون حضرات کے لیے عمدہ طریقہ بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ قوت ادراک سے حق الیقین حاصل کرے اور اگیان کو فنا کرے پھر گیان کو پھر فنا کو بھی فنا کردے اور نرگن اور سرگن اور کثرت اور وحدت کو چھوڑ جیو اور ایشور کو واحد سمجھے اور قیل وقال سے منزہ ہوجاوے + شعر

دیوان اسیر آزاد جب ہوا تو خموشی کرے قبول + زیبا ہے شور مرغ گرفتار کے لیے +

دفعہ ۶ یہ بھی لکھدینا ضرور ہی کہ حاصل مطلب کرم کانڈ اور اوپاسنا اور گیان ان تینونسے جدا ہی +

دفعہ ۷ جو گیانی اور عارف ہے وہ تمام خواہشون کو گیان کی آگ روشن کرکے اودیا کی خواہشون کو بھسم کردیتا ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاتا ہے اور تعینات کی طرف متوجہ نہین ہوتا ہے اور بے خوف وبیباک ہوکر سبکو یکسان جانتا ہے انسان ہو خواہ کوئی اور بیداری اور خواب کے عالم سے سکھپت مین آجاتا ہے اور آرام سے اوسکو بھی محو کرکے خود بصورت کل عالم کے ہوجاتا ہے +

دفعہ ۱۲ جب انسان اپنے پرماتما مین خوب محو ہو جاوے اور اوسکے سامنے جو کوئی حرکت کسی قسم کی کرے اور اوسکو اصلا امتیاز اور خبر اوسکی نہو اور مستغرق تصور پرماتما بدرجۂ کامل ہو گیا رہے کہ جسکا مترادف فنا فی اللہ ہے بس وہی حالت استغراق کامل سے موسوم ہے چنانچہ اہل تصوف اس رمز کو خوب جانتے ہین اور بحالت استغراق خوب لطف اوٹھاتے ہین ایک شاعر نے کہا ہے شعر پیش مردن میرا ے نیکو سیر + جان بجانان دہ زحال خود گذر دیگر جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستانم اجل + خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو +

نمبر ۲ توضیح طریقہ حصول سلیقہ برمھ گیانی کہ جسکے حلول سے انسان فرشتہ تمثال ہو جاتا ہے

دفعہ ۱ حاکم غیب فرماندہ ہے کہ برمھ گیانی وہ ہے کہ حقیقت نفس ناطقہ اور روح اور طبیعت کو جو مترادف بالمعنی ہین پہچانے اور تصفیہ قلب سے اوسکی کیفیت اصلی کو سمجھے اس تدبیح سے اوسکے دل مین گیان کی روشنی ہو جاویگی اور وہ رجوگن اور تموگن اور ستوگن کے دام سے نکل کر باہر ہو جاویگا اور یہ تینون گن جو مقتضاے بشری اور لازمۂ جسمانی ہین انکی حرکات پر کچھ التفات نکرے رنج اور راحت اور مرغوب اور مکروہ اور خوشبو اور بدبو کو مساوی سمجھے گا اور کوئی تعظیم یا تحقیر اوسکی کرے یکسان تصور کرے گا اور دوست اور دشمن کو برابر جانیگا اور کسی سے الفت یا نفرت نکرے گا پس وہ تمامی قیود سے آزاد رہے گا کیونکہ وہ مختص دنیاے دون سے بے تعلق اور اوسکے کارخانے سے دامن افشاندہ ہے +

دفعہ ۲ اعمال کے نتائج کی بالکل امید قوی جو رکھتا ہو قطع کرے کیونکہ یہ مقتضاے پست ہمتی کا ہے اور لایق شان علو الغرمی یہ ہے کہ خواہش کو دل سے دور کرے اور جملہ اعمال یعنی کرمون کو ترک کر دیوے اور سمجھے کہ عمل اور عامل اور نتیجہ اوسکا تمام اسباب فانی ہین فقط آتما کی صنعت اور مصنوع ہے کیونکہ آتما جو جاودانی ہے اوسکے پانے کو کوئی عمل اقسام مذکور سے درکار نہین ہے فقط گیان سے خود بخود حاصل ہوتا ہے اور عشق پرماتما کے رکھنے سے وہ خود عاشق ہو جاتا ہے +

دفعہ ۳ گیانی اوس چیز کو جو نام اور نشان اور رنگ اور بو رکھتا ہے فانی سمجھکر اوسکو

بہت ہی دور پڑے ہوے ہین اور ہمیشہ اپنے کو گنہگار اور مجرم قرار دیکر حرکات نوع بنوع کی کرتے رہتے ہین +

دفعہ ۸ تیاگی کی عین صفت ہی کہ اپنے زن و بچہ مین رہکر بخوشی و خورمی گذران کرے مگر دل سے انکو غیر سمجھتا رہے اور مردہ اور لاواسطہ کی طرح اپنے دل کو رکھے اور جو جاہل جنگل مین جا اور گھر کو چھوڑ دوسرون کے ٹکڑے کی امید پر نوع بنوع کی تسکلین بناے گھومتے ہین وے محض بے علم اور بعقل اور پورانے زمانیکے پیرنا بالغون کے مقلد ہین اونکی شان مین زیادہ لکھنا محض فضول ہے اونکی توصیفات جنکو دیکھنا منظور ہو منشی گردھاری لال صاحب کے گیان ساگر کی چھٹیون موج مین دیکھ لیوے کافی اور بس ہی **تشریح** بید کی سرتی ہی کہ جو اس ہستی کو نیست سمجھے وہ ہستی ظاہری سے نیست ہوجاوے اور جو اسکی ضد پر اور بالعکس سمجھے نتیجہ متضاد پاوے ۱۲ آتم بدہے کسی ہند مین نہین رہتا پس جو تعلقات کرم کانڈ سے آزاد ہوا وسکے واسطے وی کریا کرم جو پابستگان تعلقات کے لیے درکار ہین کوئی کرنی لازم نہین ہین +

دفعہ ۹ جو جسم اور دل کو قابو مین کرے اور خواہش محسوسات کو تیاگ دیوے اوسکو لازم ہے کہ خلوت مین بیٹھکے دل کو آتما سے لگا وے +

دفعہ ۱۰ ایک ایسے صاف اور ہموار مکان مین جہان نشیب و فراز نہو سبز گھاس کو بچھاوے اور اوسپر پوستین ہرن اور شیر کا رکھکر سیدھا ہوکے بیٹھے اور بدن کو کسی طرف اور کسی طرح حرکت نہ دیوے اور ناک کے نتھنون کو بتوجہ تمام دیکھے اور نظر کو کسی طرف جانے نہ دیوے فقط یہ عمدہ طریقہ آتما شناسی کا ہے فقراے کامل کا قول ہے کہ مہاراج سری کرشن جی شامی دواپر کے شاگردونکو ترکیب بالا کی تعلیم فرمایا کرتے تھے اور بکثرت اس طریقے کا رواج تھا +

دفعہ ۱۱ جو آتما کا طالب ہو اوسکو چاہیے کہ مستقل مزاج ہو اور ملوثات سے آزاد ہوکر اپنا تابع بناوے پھر پرمیشر کے دھیان مین اپنا دل رجوع لاوے کیونکہ دلیل ظاہر ہے کہ جس مکان مین اثر ہوا کم ہوتا ہے وہان شمع روشن کی روشنی مین جنبش کم ہوتی ہی علے ہذا جس دل مین ہوا اور حرص کم ہوتی ہے وہ کسی طرف حرکت نہین کرتا ہے پس جب اس ترکیب سے اپنی ذات کی طرف توجہ کرے پرم پد یعنی غایت مرتبے کو پہونچے گا +

دفعہ ۲ اگر کوئی بظاہر حواس کو روک بیٹھے اور دل اوسکا تخیل محسوسات کا کرتا رہے وہ کند ذہن اور پیر نابالغ ہے اور جو حواس ظاہری اور باطنی اور دل کو بواجبی روکے اور قوائے افعالی سے بے غرض نفسانی فعل کرے وہ بیشک قابل قرب پرماتما ہے ٭

دفعہ ۳ جو پہلے کرم یعنے افعال مروجہ کو کرتا نہین وہ تیاگی ہونے کی لیاقت رکھتا نہین اور جو فاعل نیک افعالی ہے وہ برہم سے لین ہونے کے قابل ہے ٭

دفعہ ۴ جلا جوگ کے معنی ترک تعلقات جانتے ہین اور ناواقفان زمانہ جنگل وغیرہ بتلاتے ہین اور اصلی معنی جوگ کے بموقع مناسب فعل کرنا ہے ٭

دفعہ ۵ بد افعالی کو چھوڑنا اور نیک افعالی کو بھی دل سے بے ثبات اور بے بنیاد سمجھنا ترک مطلق ہے لیکن اون فعلون کی محبت دل سے دور کرنا اور اونکے نتائج پر متوقع نہونا یہ تارک کی عمدہ صفت ہے شرح چونکہ انسان سے ترک مطلق افعال کا محض غیر ممکن ہے پس جو تمنائے نتائج اور ہر ایک تمنا کو تمامہ دل سے ترک کرتا ہے وہ تارک ہے کیونکہ جو نتائج کا متوقع نرہے گا وہ وہ فعل کرے گا جو پرمیشر کو مرغوب بلا رنج اصدے ہے اور جو نتائج کا متمنی ہوگا وہ ہزار کو اپنے مطلب کے واسطے ستا کے جو کچھ کردنی اور ناکردنی ہے مفاد مدعا اپنے سمجھکے اوسکے کرنے سے دست کش نرہے گا ٭

دفعہ ۶ جو کوئی نیک افعالی بغیر طمع عوض کے کرے گا اوسکو نقصان نہوگا کیونکہ نقصان اوس وقت معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور نپاوے اور جسکو نفع کی غرض ہی نہین اوسکو نقصان کی آفت بھی نہین پس جو اتفاقیہ بلا خواہش پرمیشر کی کرپا سے اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین سمجھے اور ایسا مغموم رکھے گا مکت کو بھی ناچیز سمجھے گا ایسی سمجھ والون سے جو اتفاقاً ازراہ سہو کوئی خطا بھی ہوجاتی ہے اوس سے اوسکو ضرر بھی نہین ہوتا کیونکہ مضرت وہ ہے کہ جس سے غم اور اندوہ ہو اور تیاگی کو خوشی اور غمگینی کچھ بھی نہین ہوتی اور تحسین اور تفرین کی کچھ پروا بھی نہین رکھتا لہذا پرمیشر بھی اوسکے قصورات کو معاف کردیتا ہے ٭

دفعہ ۷ جو جلا اور جگا جگ اور دان اور یگن کے نتائج کی امید رکھتے ہین اونکو سمجھو کہ وے اسیر کمند مایا ہوکر تاریکی مین بھٹکتے اور ٹھوکر کھاتے پھرتے ہین اور منزل مقصود کو پہونچنے سے

ایک دفعہ سری کرشن جی نے برج کی گوپیون سے فرمایا کہ تم لوگ دُرباسا رکھیشر کی ضیافت کرو اور جبنا جوش پر ہے تم سب اوس سے کہدینا کہ اگر سری کرشن جی اچھوتا نہین ہین تو تم تھاہ ہوجاؤ چنانچہ جب گوپیان گئین اور جبنا اونکے کلام فرمودہ سے گھٹ گئی وے پار چلی گئین اور سولھہ ہزار تھال جو نوع بنوع کی غذایون سے پرتھا پیش کرکے مستدعی اونکی خورش کی ہوئین الغرض دُرباسا نے بالکل کھالیا اور کچھہ نہ چھوڑا اور جب گوپیان پاراوترآئی تھین پھر طغیانی جمنا جیون کی تیون ہوگئی تھی تب گوپیون نے رکھیشر مذکور سے پوچھا کہ اب ہم کس طرح پاراوترین اونھون نے کہا کہ جمنا سے کہدینا کہ اگر دُرباسا دوب کی خورش سے رہتے ہون تو تم جانے کو راستہ دو چنانچہ اسی کلام کے کہنے سے جمنا مین قابل آمد راستہ بنگیا اور گوپیان اوترآئین تب باخود ہا نہایت متعجب ہوئین کہ یا پرمیشر یہ کیا معاملہ ہے کہ سری کشن جی باوجود حظ اوٹھانی سولھہ ہزار سکھیون کے اچھوتا نند کہلاتے ہین اور دُرباسا باوجود خورش نعمتہاے عظیم دوب ہنوزندہ موسوم ہین جب فرط وہم نے اونکے دلون کو نہایت گھبرادیا تب وے سری کرشن جی کی مدد جوئی سے سرفراز ہوکر اپنے راز دل کو ظاہر کین جناب مہاراج موصوف نے اپنی زبان مبارک سے اس طرح پر فرمایا کہ تم سب کو کیا شک ہے اسی شک مین عوام خلائق ماخوذ ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے تم لوگون کے ساتھ کچھہ نہین کرتے اور جب استدعا تم لوگون کی ہوتی ہے اوسکو رفع کردیتا ہون ویسے ہی دُرباسا ہمیشہ دوب کھاتے ہین اور سولھہ ہزار تھال کی نعمتون کو صرف تم لوگون کی استدعا پر کھا گئے کچھہ اپنی خوشی سے نہین کھایا فقط پس سمجھو کہ جو شخص بغرض خود کوئی فعل نہین کرتا اوسکا ملزم اور مجرم وہ نہین قرار پاسکتا سعدی کا قول ہے شعر چو سایل از تو بزاری طلب کند چیزے ؎ بدہ وگرنہ بستمگر بزور بستاند ؎ دیگر تو ہم بردرے ہستی امیدوار ؎ پس امید برورنشینان برآر ؎

نمبر ۱۹ تارک الدنیا کی توضیح جو مختص دنیا داروں کے لیے قابل دید اور فقرا کے لیے لایق عمل و شنید ہے

دفعہ اجب تک کوئی کرم کرکے افعال کی لذات سے سیر نہو ترک کرنا افعال کا اوسے دشوار ہوگا پس کمال سے محروم رہے گا ؎

تناسل رضا جوئی اپنی زوجہ کی کرنا یا کوئی غیر عورت بھی جو خود بخود باستر ضاے تمام اور استدعاے
کمال اپنی رفع شہوت کی التجا پیش لاوے اوس ضرورت کو رفع کر دینا اور واسطے قیام جسم اور
حواس کے کھانا کہ جس سے خدمت خالق اور کار دینوی کرتا ہے اس طرح کا کھانا اور حسب طرز بالا
مباشرت کرنا داخل حساب زیادتی گناہ یعنی ممنوعہ فرضی نہین ہے پس خلاف تمیز بالا شہوت رانی
عارفون کے حق مین ایک آتش سوزان ریاضت ہو فقط واضح ہو کہ ایک فقرہ مباشرت زن غیر
جو لکھدیا گیا ہے وہ ایسے دھوکے کی بات ہے کہ عقلمندان درجۂ اعلے کے لیے نہایت صاف
اور پاک ہے اور جاہلون کے واسطے مخزن آتشک اور سوزاک ہے اور اوس سے گذرنے پر
جلخانہ خاک ہے یا دواز مان مستورات کے چھوڑے اور بدفعلون کی ناک ہے زیادہ تشریح اصلی
مقصود کی صرف بنظر امتیاز جہلا اور عقلا کے نہین کی گئی اور جس امر کو حکماے سابق نے خوف
بے امتیازی جہلا سے لفظ گناہ فرضی قائم کر دیا ہے اوسکو مصلحتاً فقیر نے ظاہر نہین کیا اسکے
سمجھنے کے واسطے عقل سلیم درکار اور فکر رسا ضرور ہے ٭

دفعہ ۷ حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی مصدر ہر فعل کے ہین جب یہ لذات محسوسات
کی طرف مائل ہوتی ہین آتما سے غافل کر دیتی ہین پس لازمہ عرفان یہ ہے کہ حواسون کو
ضبط کرنا بلکہ اِن کے قتل کی فکر کرنی چاہیے اور بالیقین سمجھنا ضرور ہے کہ معدوم کرنے والے
گیان یعنی عقل اور بیگیان یعنی عرفان کے یہی حواس نامعقول ہین ٭

دفعہ ۸ الغرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ دوسرون کی استدعاے ضرورت سے اپنے جسم
کو نہ چوراوے جیسے کوئی سائل کسی قسم کے سوال غرضانہ سے پیش آوے یا کوئی مستور
مغلوب الشہوت التجاے مباشرت پیش لاوے بلا تامل اوسکی خاطرداری کرنی چاہیے
رفع احتیاج سایلان ضرور ہے کسی قسم کی ہو کچھ گناہ نہین ہے کیونکہ بنظر رضا جوئی اور خاطرداری
ایک سائل محتاج کے یہ فعل کیا گیا ہان جب خود مرتکب اور خواہشی اور مستدعی مباشرت
ہوگا داخل جرم اور امتناع ہے الحاصل اس طرح کے فعل کرنے والون کا نام پروا بکاری ہے
کیونکہ بحالت استدعا رفع ضرورت نکرنا محض بے انصافی اور گناہ مفروضہ ہے ٭ اب شائقین
کو ایک ضرب المثل سناتا ہون کہ جو سری کرشن گیتا مین درج ہے مختصر ضرب المثل

دفعہ ۱۲ بیگیان سے سب طرح کی قوت حاصل ہوتی ہے لہذا بیگیانی کسی کا محتاج نہین رہتا اپنے آتما کے درمیان مین مست رہتا ہے جس محبوب کی وجہ سے صاحب نمائے ہر نوع کا پیش نظر رہتا ہے پس جب اصل مالک سے جا ملا تو اوسکو پھر تمنا کسی چیز کی کیونکر باقی رہے ٭

نمبر ۱ بیان شناخت بیگیانی کہ جنکی تعظیم و تکریم بمقبول پرماتما عوام پر فرض ہے

دفعہ ۱ عارف کو لازم ہے کہ جس قدر کام کرے پرمیشر کو اوسکا فاعل سمجھے اور اوسکی سزا اور جزا کا اپنے کو متوقع نکرے پس وہ صاحب کمال ہے ٭

دفعہ ۲ نیک افعال ہونا اور توہمات سے منزہ اور اپنے حال موجودہ مین خوش اور کسی سے کچھ غرض یا التجا نرکھنا اور شہوت اور غضب سے بری اور دل اور اندریون کو زیر حکم عقل کے رکھنا اور تکلفات رسمیات سے آزاد اور قانع اور صابر مرضی پرمیشر پر رہنا اور جو کچھ میسر آوے اوسپر شاکر رہنا بقول ہر چہ آمد پیش نگذارد درویش اور کسی کے جاہ اور جلال اور کمال پر حاسد نہونا اور برآمد اور غیر برآمد مدعا کو مساوی سمجھنا اور کسی حیوانات کو نکھانا اور نہ کسی جاندار کو ستانا کیونکہ جان بخشی اور خواہش گوشت خواری سے دل سیاہ ہوجاتا ہے کہ جس دل کے صاف کرنے کے لیے ہزارون فکر لازم آتی ہین اور کرنی پڑتی ہین اور لذات محسوسات کو ترک کرنا اور حق کا نگران رہنا عین بیگیان اور عرفان ہے ٭

دفعہ ۳ حواس عشرہ نہایت سرکشی مین رہتے ہین اور دل کو اپنی طرف کھینچا کرتے ہین مگر جب کہ عارف بدل نفس ناطقہ کی طرف متوجہ رہا کرے گا اوس حالت مین حواس اوسکے تابع بنے رہین گے الغرض عشق پرماتما عجیب اثر رکھتا ہے ٭

دفعہ ۴ عارف جب کہ شہوت اور غضب کو روکے اور دل کو قابو کرے پھر اوسکے حواس جو محسوس کرین اور لذات محسوسات حاصل کرین داخل گناہ نہین ہے ٭

دفعہ ۵ ضابطہ حواس ہمیشہ بیدار دل رہتا ہے اور جب دل صاف یعنی بیدار ہوا صاحب کشف اور کمال بن جاتا ہے ٭

دفعہ ۶ اپنی خواہش اور طلب لذت سے شہوت رانی نکرنا اور صرف بمراد تولید اور

آتش سوزان عرفان اوسکے قصورات کے خرمن کو اس جلدی سے جلا کر پاک وصاف کر دیتی ہے کہ جیسے سونار میلے سونے کو جلا کے زر خالص بنا دیتا ہے اور جب زر خالص ہو ئے گا بے بہا ہو جائے گا ؛

دفعہ ۶ عارف کو تمنائے دولت اور خواہش جاہ و ثروت اور البتہ حشمت اور شوکت کچھ نہین رہتی مستغنی ہر ایک خواہش سے عرفان کر دیتی ہے ؛

دفعہ ۷ ہر چند کہ عرفان سے کچھ دولت اور حشمت حاصل نہین ہو جاتی مگر عارف کے نزدیک ان نعمتون کی کچھ قدر باقی نہین رہتی کیونکہ ان نعمتون کو وہ فانی اور ناپائدار سمجھتا ہے اور اپنی خواہش کو انکی جانب رجوع نہین لاتا کیونکہ بنیاد خواہش متعلق حواس ہے اور عارف حواسون کا ضابطہ ہوتا ہے اور بیگیان ایسی عمدہ شے ہے کہ تمام خواہشون کو جلا دیتی ہے ؛

دفعہ ۸ کرم کا کرنا اور چھوڑنا حسب موقع اور مناسب ہے جب تک خودی معدوم نہو کرم کو کرتے رہنا چاہیے اور جسکی نظر سے دوئی جاتی رہتی ہے وہ کرمون سے آزاد ہو جاتا ہے یعنے اوسکو پھر ضرورت کسی کرم کرنے کی باقی نہین رہتی ؛

دفعہ ۹ جو کہ کرم جوگ کرتا ہے وہ صافی دل ہو کر اپنے جسم اور حواس پر قادر ہو جاتا ہے پھر پرماتما اوسپر دیال ہو کر اوسکے ناقص اعمال کو حساب سے منہا کر دیتا ہے یہ بھی بیان ویسا ہی ہے کہ جیسے تنکے کی اوٹ مین پہاڑ ہو دیکھو بیان نمبر ۲۶

دفعہ ۱۰ برہم کا جاننے والا یعنے بیگیانی باوجودیکہ سب فعل کرتا ہے مگر اپنے کو فاعل کسی فعل کا نہین سمجھتا بدین وجہ اوسکے افعال قبیحہ اوسکو گنہگار نہین کر سکتے ماسوا اسکے افعال قبیحہ کے گنہگار کرنے اور نہ کرنے کی رمز کو وہ خوب جانتا ہے اور دنیا مین ایسے لوگ اپنی مسکن ابانی مین رہتے ہین مگر عالم سے کشیدہ خاطر اور بیزار اور اونپر تکلیفات یا خواہش دنیوی اپنا اثر نہین دکھلا سکتی ہین جیسے کہ پانی اپنا اثر کنول کے پھول یا پورین کے پتے پر نہین کر سکتا باوصفیکہ ہمیشہ وہ پانی ہی مین قیام رکھتے ہین ؛

دفعہ ۱۱ عارف افعال کے نتیجہ کی تمنا کو ترک کر اور ہر ایک تمنا سے آزاد ہو کر پرماتما سے ملتا ہے اور تفرقہ کا گرفتار اپنے اعمال کا بدلا چاہا کرتا ہے لہذا وہ مقید رہا کرتا ہے ؛

بلکہ باہر سے بھی باہر ہے کہ جو موسوم ہے وہ وہ نہین ہے ٭

دفعہ ۵ جب تک ۱۶ کلا کے اندر عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہی کوئی ہو اور جو ۱۶ کلا سے باہر ہو پرم آتما ہی کوئی ہو

دفعہ ۶ اور جو نفی اور اثبات کلا اور اونکے شمار سے درگذرے وہ آتما ہے کوئی ہو دیکھو صفحہ ۱۱۳ و ۱۲۳ کتاب الکھ پرکاش مطبوعہ گیان پریس آگرہ ٭

نمبر ۷ ابیگیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جس کے استعمال سے اولیا اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما ہو جاتا ہے

بیگیان ایسی عمدہ شے ہے کہ جسکے علم اور یقین سے ہر فرد بشر اولیاؤن کی زمرے مین گنا جاوے اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما خطاب پاوے واضح ہو کہ آتما نہایت خوش ہو کے اپنے پیروکارون کے لیے راہ راست عرفان بتلاتا ہے اور گمراہان طریقۂ معرفت کو کیا عمدہ ہدایت جو قابل دلنشینی ہو فرماتا ہے

دفعہ ۱ حواس قابو کرنے سے جوگی اور دل کے قابو کرنے سے عارف کہلاتا ہے اور جو لذات محسوسات اور ادراک مظنونات سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے وہ خطرات دنیا اور عقبے سے آزاد ہو کر عرفان کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے ٭

دفعہ ۲ اس طریقے کے پیروکارون کے لیے تین طریقے بید مین قائم کیے گئے ہین پہلا اوپاسنا یعنی عشق یعنے ایسی محبت صادق کرے کہ دوئی درمیان سے جاتی رہے دوسرا کرم کانڈ جسکے معنی ہین نیک افعالی مین سعی کامل کرنا از روے علم معقول یعنے بید تیسرا گیان جسکے معنی ہین معرفت اسرار پرماتما ٭

دفعہ ۳ انسان جب پیروی حصول مدارج عرفان کی حسب ہدایت بالا کرے منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے مراتبات سہ گانہ بالا از خود ترک ہو جاتے ہین ٭

دفعہ ۴ عارفون پر جہالت اپنا اثر نہین کر سکتی اور تمامی مخلوقات اونکی نظرون مین یکسان اور مساوی نظر آتے ہین کیونکہ پردہ دوئی کا اونکے دل سے اوٹھ گیا رہتا ہے اور جلوۂ نور پرماتما اونکے دل مین ہر دم درخشان اور تابان بنا رہتا ہے ٭

دفعہ ۵ کسی طرح کا گنہگار اور سراپا عصیان سے بھرا ہوا ہو جب عرفان کے درجہ پر پہونچے گا

دفعہ ۴ ہر شخص کو یہ مرتبہ مل سکتا ہے جو تخیل محسوسات کو ترک کر دے اور دھیان اوس پرماتما
مین ہر دم مشغول رہے پس اے میرے برادران ہند اس امر تہ انگیز کو نہایت غور سے معاینہ کرکے
ایسی مشاقی بہم پہونچاؤ کہ اسرار غیبی پر حاوی ہوکر خاتمہ مراتب پر بلا تکلف پہونچ جاؤ شعر
کر تو ایسی محنت اے نادان دل ۔ تا نہ وے آخر ش تو پا بگل ۔

نمبر ۱۶ اسولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح فرشتہ بناتی ہے اور وضاحت معنے اصلی نرگن اور سرگن کے

ہر ایک امر مخفی اور رمز محجب کو صاف صاف کہنا گویا آدمی کو فرشتہ بنانا ہے ہر ایک شخص کو شک اس
بات کا ہے کہ فرشتہ نورانی ہوتے ہین اور انسان مخمر آب و گل ہے تو وہ کیونکر فرشتہ ہوسکتا ہے
اور وہ کون طریقہ ہے کہ راجہ جنک جو بدیہہ موسوم ہوا کہ جن کی روایت آج تک مشہور ہے اور
وہ درجہ کسی کو میسر نہوا کیونکر ممکن ہے فقط لہذا وہ عمدہ بیان جواباً لکھتا ہون شعر خوشتر آن
باشد کہ راز دلبران ۔ گفتہ آید در حدیث دیگران ۔

دفعہ ۱ پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور چار قوائے افعالی اور ۵ پران اور ۱ من
دل جب تک یہ ۱۶ جدا جدا بدن مین موجود ہین ظاہر ابدیہہ مکت حاصل نہین ہوتی ہے کہ لوازمہ بشریت
کچھ نہ کچھ باقی رہتا ہے مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود رہنے جسم کی جیون مکت ہوجاتی ہے

دفعہ ۲ جیسے کہ پانی سب دریاؤن کا سمندر سے ملکر نام اور صورت علحدہ قبول کرتا ہے آخر سب نام اور
صورت چھوڑکے پھر سمندر مین ملجاتا ہے اوسی طرح پرم آتما دیکھنے والا اس تماشا کا ہے بدین سبب یہ سب
کلا اور صورت پیدا ہوتی ہین اور اس سے تعلق رکھتی ہین اور اخیر مین اوسی مین سما جاتی ہین ۔

دفعہ ۳ جب یہ ۱۶ کلا محو ہوکے اوس مین سما جاتی ہین اور نام اور صورت وغیرہ کچھ باقی نہین رہتا ہے
تب وہ پرش کہلاتا ہے وجہ یہ ہے کہ اوس مین پر ہوجاتے ہین اور جب یہ ۱۶ کلا پھر ظاہر ہوتی ہین
جیو آتما کہلاتا ہے غرضکہ محویت ہی بے زوال اور آزاد جملہ گرفتاری سے ہوتا ہے ۔

دفعہ ۴ جو نام اور صورت اور رنگ و بو رکھتا ہے وہ ۱۶ کلا کے اندر ہے اور سرگن کہلاتا ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ
نرگن ہے اور وہ جو منہوم ذہنی ہے وہ دونون مین ہے کیونکہ نہین نہوتا وہ موجود اور موسوم نہوتا اور وہ دونون سے باہر ہے

حصہ اول
آغاز و نسب نمود

راقم بجد غور اور تلاش کے دریامین غوطہ زن تھا کہ فقرا کو کیونکر کشف اور کمال حاصل ہوجاتا ہی اوسکی غواصی مین پہلے صدف ہاے گوہر پر سید ہون کے ہاتہ آئے مگر نفس ناطقہ نے اونکو لڑکون کا کھیل بتایا اور اصلی کیفیت کی اس طرح پر ہدایت فرمائی کہ پابندان لذات محسوسات جو اپنے حواسون کو قابو نہین کرتے اور کور باطن ہونے کا اجنا از خود جمع کرتے ہین اونکو چاہیے کہ اپنے حواس عشرہ کو ضبط کرین جب تخیل محسوسات کل دل سے جاتے رہین گے اور طبیعت اور پرتصور آگہی یعنے وجدان کامل پر اتما کے مستغرق اور مستقل مرتبہ اغراق کو پہونچ جاوین گے اوس دم ہر قسم کی کمالیت اور کشف حاصل ہوجاویگی پس اس ترکیب سے بہتر کوئی دوسری تدبیر عمدہ نہین ہے ٭

دفعہ ۲ دوسرا غوطہ جانب صحیح اور راست ہوجانے بیان عابدون کے ہوا تو نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ راست گوئی ایسی عمدہ خاصیت رکھتی ہے کہ جب انسان ہمیشہ سچ کہنے کی عادت کریگا اور جھوٹ کبھی زبان سے نہ نکالیگا وہ جو بات کہے گا خواہ مخواہ پرمیشر اوسکو سچ کردیوے گا یہ شرف راست گوئی کا ہے بیان مفصل اسکا بیان نمبر ۹ مین نہایت فصاحت سے لکھا گیا ہی دیکھو ٭

دفعہ ۳ ایک امر اور یہ باقی رہجاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ فقرا دوسرے کے اسرار دل پر آگاہ ہوجاتے ہین اسپر الہام یون ہوا کہ فقرا اپنی صفائی قلب سے کہ باعث ریاضت کی مجلی ہوگیا رہتا ہی اور جب کسی امر کا دریافت اونکو منظور ہوتا ہے تو اوسے آئینۂ ذیل مین کہ محل پرمیشر کا ہے اور پرمیشر حاوی ہر مقام اور ہر مقام اوسمین محیط بدین دلیل کہ ہر جزو اپنے کل سے ہمیشہ ملا رہتا ہی بلا تامل اونکو امر مستفسرہ غور کردہ اس طرح پر آئینۂ دل مین نظر آتا ہے کہ وہ مقام مطلوب گویا براے العین اور حرکات اور سکنات وہان کی دوبدو ہوجاتی ہین پس دیکھنا چشم ظاہری اور چشم دل دونون یکسان ہے بدین نظر روشن ضمیران جن جن مدارج اور مقاصد کو چاہتے ہین جسقدر چاہین اپنے دیکھا کرتے ہین اور جب تک خواہش کرتے ہین وے کیفیتین بدستور قائم رہتی ہین ورنہ مثل افراد طلسم اور گنجفہ کے ابتر کردیتے ہین کیونکہ ایسے خیالات اور تماشا کو وے لوگ محض پوچ سمجھتے ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ اگر وے اسکو پوچ نہ سمجھین اور اوسمین طبیعت کو رجوع لاوین تو وہ بھی پلندی محسوسات کے دل مین داخل ہوجاوین اور اونکو تخیل محسوسات سے ہر آن کنارہ کشی کیے رہنا گویا کل مدار ریاضت اور تصوف کا ہے ٭

جو سب برنون کا سمیر اور سب برن مثل دانۂ مالا کے ہین انکو زیبا اور فرض ہے کہ دیے اور
لکھدیے جاوین ہرچند کہ عوام کا دستور چاپلوسی اور خوشامد ہے مگر فقیر کو اس سے کیا مطلب
بلکہ اوسی چاپلوسی اور خوشامد کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ہند مین سے طریقہ بیدانتی کا مفقود ہوتا جاتا ہی اور
گمراہی کا سامان موجود ہوا آتا ہی تم تھوڑا سا غور کرکے سمجھو کہ اس ہندوستان یا ساری ہفت اقلیم
مین پہلے سب ہندو تھے اور ہر شخص بید پڑھتا اور دوسرے قسم کے علمون کی حصول سے
متمتع ہوتا تھا جب سے حضرات برہمنون نے بیدخوانی سے عوام کو غیر مستحق قرار دیا اور در پردہ
اپنے ہمقوم کی افزایش عزت ملحوظ رکھی اوسی دم سے علم اور عمل ہند سے اوٹھا اور دوسرے
سنگ والون نے لوٹ لیا اوسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت ہند باعث بیعقلی اور مشورت حضرات کوتہ اندیش
گورنمنٹ جو ابتک مفتخر بنے سے باز نہین آتے غارت گئے اور اسی علم چورانے کا ثمرہ یہ ہوا کہ
ہزارون ہندو مسلمان اور کرشتان ہو گئے اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے ٭ پس یارو تم بھی غور کرو
کہ قابل تدارک یہ فرقہ ہے یا لایق تعظیم قطع نظر اسکے تم سمجھو کہ اگر تمامی ہندون کو اپنے اصول
مذہب سے واقف کاری ہوتی تو ایسا عمدہ مذہب چھوڑکر دوسرا وین کیون قبول کرتے خیر
ہر چہ گذشت بماضی پیوست یہ خون اونھین حضرات ناقص العقل کے گردن پر باندھا گیا جنھون
نے علمون کو مثل پارچہ حیض کے چھپانا جایز رکھا پر شیر زندہ رکھے جناب منشی کنہیا لال صاحب
الکھدھاری زاد لطفہ کو جنھون نے نہانخانۂ عدم سے بید کو ظاہر کیا اور عوام کے اطلاع کی لیے
باین کم بضاعتی اپنے ہزارون روپیہ صرف کرکے الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان پرکاش
جو ترجمے ہر چہار بید اور جوگ بشسٹ اور سری کرشن گیتا کے ہین ترجمہ کرکے چھپایا ہے ورنہ اس
مذہب کا درخت خشک ہوا جاتا تھا صرف منشی صاحب موصوف نے سرسبز اور شاداب کیا ہے
ہند مین بہت سے امیر اور مالدار ہین مگر کسی کی توفیق نہین ہوتی کہ اون کتابون کو لکھوکھا جلد چھپواکر
عوام ہند کو کہ صاحب علم ہین تقسیم کردین یا اونکی ایسی اعانت یا دستگیری کرین کہ جناب موصوف
اپنی قوت بازو کی اعانت پاوین ٭ کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم ٭

حضرات اول
آمدیم بر مذہب خود

نمبر ۵ بیان حاصل کسب و کمال و کشف و زہد و عیان پرماتما کہ جو در جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہی

لیجانے کی طاقت ہوجاتی ہے ۸ ستوگن کے دھیان سے جسکے ساتھ چاہے عیش کرتا پھرے
۹ ہر پنج عناصر کے دھیان کرنے والے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک دی سکتے ہین
۱۰ جو آدمی ہمیشہ آٹھون پہر اپنی طبیعت مین ہر ایک کام کا انجام متعلق بحکم اور اجازت پرمیشر کے
سمجھا کرے ضروری اور لازمی اور شرطیہ ہے کہ سب کام اوسکا پختہ اور درست اور عمدہ اور
بہتر ہو اور کسی امر مین زوال نہ آوے اور ہر دل عزیز قرار پاوے ٭

دفعہ ۴ جو آدمی اندریون کو اپنے بس مین رکھکر سچے من سے پرمیشر کا دھیان کرتا ہے اور ہر فعل کا
فاعل سمجھتا اور کل شے مین اوسکو محیط جانتا ہے اوسکے سامنے ہائیون[۲۲] سیدھی ہاتھ جوڑکر کھڑی
رہتی ہین ٭

دفعہ ۵ پس انسان کو لازم ہے کہ آتما کا دھیان چھوڑکر کسی دوسرے جانب کو نہ بھٹکے جب تک
اودیائی تماشاے فانی کو نہ سمجھکر گرفتار تقلید گذشتگان اور گمراہون کا تھا اوتنی عمر اوسکی ضائع اور
بلاحساب رائیگان گئی اور جب سے کہ پرماتما مین دھیان لگاکر اپنی خودی سے گذرکر منزل بیخودی کا
مسافر ہوگیا اوس دم سے شمار اوسکی زندگی کی ہووے گی ٭ ای برادران ہند آتما فی بہت سے مقام پر
نصائح اور وعظ فرمایا ہے کہ بنیہ غفلت کو اپنے گوش سے نکال حاصل مدعا کی جانب اپنے دل کو جمع کر
وہ درجہ حاصل کرو کہ عوام مین افضل اور اعلے قرار پاؤ بانیمہ حضرات غافل اونیم عاقل کو چہ ضلالت سے
باہر نہ آکر شراب بیخبری کے نشہ مین مدہوش ہوکر ایسے بیخبر اور متوالے خواب غفلت مین سوہی ہین کہ خوف
ملک الموت اور دہشت عاقبت اندیشی بالکلیہ اونکے گوشۂ دل سے نکل کے مانند روح حیوانی
کے سیاحی اور اوقات گذاری کو بہتر اور افضل سمجھتے ہین اب سے لے حضرات ہندہوش مین آکر
عاقبت اندیشی سے بشرف سعادت کونین حصول مین ورلاؤ اور لہو لعبی اور بیفائدہ کامون مین اوقات
عزیز کو ضائع نہ کرو ٭ کیونکہ خوش وضعی اور محبت فرزند اور زن یا الفت والدین یا انس خویشان و روزگار
نافع آتما شناسی ہین ٭

دفعہ ۶ راقم کو بجز تحریر نصائح اور کچھ سود نہین ہے اور یہ بھی خوب جانتا ہون کہ اس نقارخانہ
مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے فاما چونکہ اس فقیر کا خمیر خلق رفاہ گمراہان خلایق سے ہے لہذا
ضروری سمجھا گیا کہ اپنے جانب سے وعظ اور نصائح کے جو مدارج ہین اور اس برن پنجم کا یست

۶	ہزارون کوس کی باتین سُنے	اہنکار روپ کا تصوّر کرے ایضاً ایضاً
۷	جو چیز جہان سے چاہے منگالیوے	بشن روپ کا دھیان کرنا شرط حصول مطالب ہے
۸	سب دیوتا اطاعت مین رہین	باسدیو روپ کا دھیان ایضاً ایضاً ایضاً

آٹھ سیدھی لکھی گئی باقی اور سیدھون کا وصف لکھا جاتا ہے اور طریقہ عمل کیجا دکھلایا جاوے گا ۹ جسم ضعیفی آنے نہین پاتی ۱۰ جس جگہ طبیعت دوڑاوے طرفۃ العین مین پہونچ جاوے ۱۱ دوسرے کی شکل کے مانند اپنی شکل بناوے ۱۲ اپنی جان کو دوسرے کے بدن مین لیجاوے ۱۳ جب چاہے تب مرے ۱۴ جس مقام پر جانے کی طبیعت چاہے اور جسکے ساتھ عیش کی خواہش ہو وہان جاکر عیش کرے ۱۵ جس چیز کے لیے خواہش ہو فی الفور موجود ہوجاوے ۱۶ جسکو جو حکم دے وہ بجالاوے اور خود واقف حالات ماضی اور مستقبل اور حال کا ہوجاوے ۱۷ دوسرے کی طبیعت کی بات جانے اور سردی اور گرمی زمانہ کی موثر نہو ۱۸ جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی کو روک دے اور زہر خوردہ انسان کو چاہے تو اوسکے جسم مین اثر زہر کا ہونے نہ دے یہ اٹھارہ سیدھی مشہور ہین ۱۹ جہان چاہے پیدا ہو ۲۰ جسکو جس مرض کی دوا دیوے شفا ہوجاوے ۲۱ جو کہے ہوجاوے ۲۲ تب سیدھی اسکے حصول ہونے پر ریاضت مین مرتاضون کے کچھ کسی کا رخنہ کارگر نہین ہوتا واضح ہو کہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ نمبر کے سیدھیان باعث ریاضت کے مردان مرتاض کو حاصل ہوتی ہین اور باقی سیدھین ہر شخص کو استعمال سے مل سکتی ہین ٭

وقفہ ۳ اجمالاً توصیف عمل سیدھون کی یہ ہے اور اوپر جو مذکورہ بالا مین درج ہے انکار روپ کا دھیان کرنے والا دنیا کی خواہش چھوڑ کر نہایت خوش یعنی پرم آنند ہوجاتا ہے ۲ سیت روپ پرمیشر کا دھیان دھرنے سے انسان ضعیفی کا اثر ہونے نہین سکتا ۳ پرماتما کے دھیان سے دور کی بات سُنائی دیتی ہے ۴ سورج روپ پرمیشر مین تصور قایم ہونے سے ہزارون کوس کی چیزین دکھلائی دیتی ہین ۵ بایو روپ پرمیشر کے دھیان سے چشم زدن مین جہان چاہے چلا جاوے ۶ جوگ بھیاس کرکے اگن مین من لگانے سے اپنی شکل جب وانخواہ بدیل کرنے کی مقدرت ہوتی ہے ۷ انتشکرن مین آتما کے دھیان دھرنے سے دوسرے کے جسم مین اپنی جان

حصہ اول
آئینہ مذہب ہنود

اوسکے اعتقاد مین فتور گھسنے پاوے کیونکہ جب عقیدہ مین فتور پڑجاوے گا نتیجہ متضاد پاوے گا
دفعہ ۳ علے ہذا القیاس کسی چیز کا نشچے کسی کو کراوو اپنے عقیدہ کا نتیجہ ضرور پاوے گا دیکھو بھگت مال پوتھی
مین کہ صدہا جاہلون کو بے قرینہ عقل کی امداد سے کوچہ گردی بارگاہ پرماتما کی کیفیت کا مختصر وقوف
حاصل ہوگیا ہے الغرض پرمیشر نے نشچے کو بڑی عزت اور درجہ اعلے بخشا ہے اور تعلق خاطر کو عجیب فخر عطا کیا ہے

نمبر ۱۴ بیان اقسام سیدھی اور طرز حاصلات کا اوسکے کہ جسکا عامل مختار جمیع اقتدارات ملقب ہوتا ہے

ریاضت پرماتما کی ایسی عمدہ تاثیر رکھتی ہے کہ انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہے اور محنت شاقہ پر پرماتما سے
بھی ملا دیتی ہے اسی کا وہ نتیجہ ہے کہ ہر قسم کے اقتدارات کا وہ مخزن ہوجاتا ہے اور شہنشاہ عالم کہلاتا ہے
مگر عقلا نے اون صاحبون کے حال پر کہ جو ریاضت شاقہ سے بھاگتے ہین اور پردہ دوئی کے
نہ اولٹنے کے باعث سے پیر نابالغ کہلاتے ہین اٹھارہ قسم کی سیدھی ہین اونکے حصول
مطالب کے لیے موضوع فرمائے ہین ؛

دفعہ ۲ پوتھی بکھ ساگر جو ترجمہ سری مت بھاگوت کی ہے اوسکے ایکادش اسکند کے پندرھوین
ادھیای مین لکھا ہوا ہے کہ سیدھی اٹھارہ قسم کی ہے آٹھ کلان اور دس خرد مزید برآن چار
سیدھی اور ہین کہ جو مردان مرتاض کو ریاضت کے نتیجہ ہین پرمیشر عطا فرماتا ہے اون اٹھارون کے
طریقہ عمل کا لکھدینا اس خیرخواہ عوام ہند پہ ضرور ہے کیونکہ اونکے حصول کا ملنا متعلق بدھیان پرمیشر ہی

نمبر	قسم اور صفت	کیفیت حصول ہر ایک سیدھی
۱	ضعیف اپنے کو لڑکا بنا لیوے	ہر پنچ عناصر مین گرمی اور سردی اور سپرس اور رشد اور سختی بصدق دلی اور مقصور کامل معاینہ قدرت حق کر دیہ سیدھی نصیب ہو
۲	جسم خرد کو کلان بنا لیوے	پانچون بھوت آتما اور پانچون تت کا جو دھیان دے کر یہ سیدھی حاصل ہو
۳	جسم کو مثل پنہ کے ہلکا کر جہان چاہے اوڑ جاوے	بیراٹ سروپ نارائن کا جو دھیان کرے ایضاً
۴	جسم سبک کو گران بناوے	چترجوجی چھوٹا سروپ کا دھیان چاہیے ایضاً
۵	ہزارون کوس کا حال بیٹھی ہوئی دیکھ لیوے	جمت نت روپ کا دھیان شرط ہے ایضاً

حصہ اول
آئینہ مذہب ہنود

تعریف اس اسم معظم کی تمامی بیدار بیدائت اور الکھ پرکاش اور گیان ساگر مین مالا مال ہے
زیادہ لکھنا آفتاب کو آئینہ دکھانا ہے عامل کو عمل سے خود بخود معلوم ہو جاویگا اور جو بیان مختصر مین
ہوے مطول کرنے سے کیا حاصل کیونکہ یہ بیان متعلق عمل ہے نہ منحصر اوپر سماعت اور قرأت کے
دفعہ ۳ اصل امر تو یہ ہے کہ وہ تمامی اسما سے منزہ ہے اوسکا کوئی مختص نام نہین اور سب نام
اوسی کا ہے فاما علاوہ اسمار بالا متقدمین نے سوہنگ و ہنس ہنس و رام بحذف میم اور بجاے میم
نون غنہ ان تین نامون کو بھی اسم اعظم قرار دیا ہے اور نانک شاہ نے (واہ گرو) کے لفظون کو
اسم اعظم بنایا ہے الغرض عاملان اس فن کو صرف طبیعت رجوع ہونے کے واسطے ایک ذریعہ
عمدہ مقرر کر دیا ہے ہرچند کہ اسمین مفاد بھی بہت سے ہین فاتا گیانی اور آتما شناس انکی جانب
توجہ کامل نہین کرتا ہے اور چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جس شے اور جس نام پر نشچے کر کے اپنا مفاد
اور صورت کامیابی یا نقصانی سوچے گا صرف اوس نشچے کا یہ شرف ہو کہ حاصل مقصود کو برابر یقین
کر دیوے گا یعنی جیسا ہی اوسکا تصور واثق ہو جاوے گا ویسا ہی حاصل اوسکا ظہور مین آویگا بشرطیکہ
عقیدہ مین اپنے کچھ رخنہ نہ ڈالے ہندی مثل ہے بسوا سنگ پھل وا کینگ گوشائین تلسی داس صاحب
کا دوہا ہے ؎ آپن اپن لاے کے تریا پوجت ہین بھیت ؎ سو پھل ہوت من کا منا تلسی پریم
پرتیت ؎ فارسی مثل ہے ؎ اعتقاد من بس است پیر من خس است تشریح اسی واسطے
ضرور ہے کہ کسی فطرہ کو بھی اپنے دل مین جگہہ نہ دیوے جیسے کہ ہیضہ کی فصل آمد مین بہتیرے خوف
کو اپنے پر غالب کر لینے سے اوسی کیفیت کو فایز ہو جاتے ہین کہ مریضان مبتلاے ہیضہ کی
حالت ہوئی رہتی ہے ؎

دفعہ ۴ تم آزما کے دیکھ لو کہ کسی شخص سے کہ جن دو شخصون کے درمیان عداوت قلبی ہو
اور جو دل ضعیف رکھتا ہو کہدو کہ فلان دشمن تمھارا کسی عامل کافر سے کچھ ترکیب کرا کے تمھاری جان
لینے کی فکر مین ہے ؎ گو تم غلط کہدوگے مگر وہ ضعیف القوہ اور خام دل صحیح سمجھکر ویسی اپنی
حالت رفتہ رفتہ بنانا از جانب خود شروع کرے گا یعنے اندک سردی اور گرمی اور ناسازی طبع
مین اوسکا جو مفہوم بد اور عقیدہ ناقص جانب اپنی جان اور دشمن کے ہے اس تصور مین عجب نہین ہے
کہ اپنے کو جلد مسافر ملک بقا کرے بشرطیکہ کوئی شخص ہر روز و غدغہ بسخنان مخوف اوسکو دلایا کرے تاکہ

کے ظاہر اسو جاتے ہین اور سرور لا انتہا مین مست ہوجاتے ہین اوس وقت اونکو جو کوئی جگا دیتا ہے اور وہ اپنی بیخودی سے جبر یہ جاگتے ہین اونکو ایسا شاق گذرتا ہے کہ قہر درویش برجان درویش ایسی موقع کی مثل ہے پس ایسے موقع کا جگا دینا نہایت گناہ عظیم ہے کیونکہ ایک شخص مسرور کو منموم کرونیا ہے ٭

دفعہ ۳ اسی جگا دینے کا وہ نتیجہ ہوا کہ جس کے واسطے سری مت بھاگوت مین راجہ پرچھیت کی کتھا کا نشان دیدینا کافی ہے ٭

دفعہ ۴ بیان مین اقسام خواب مختص رویاے صادقہ کے درج ہے کہ حالت خواب مین نفس ناطقہ واسطے ملاحظہ نقش اونگار ہواسون کے قشریف لیجاتا ہے اور اپنی خوشی سے آمد و رفت رکھتا ہے حالت جگا دینے انسان کی بغیر جگنے اوسکے ایک قسم کی کلفت اوس پرماتما کو بھی ہوتی ہے لہذا سوئے ہوئے آدمی کو جگا دینا زیادہ تر ممنوع ہے ٭

نمبر ۱۳ بیان اسم اعظم یعنے اجپا جاپ کہ جسکو شغل پرنوکا کہتے ہین اور بیدوان اور بیدانتی کا اسی طریقہ پر عمل ہوا کرتا ہے

چونکہ امور مخفی اور اسرار غیبی کا ظاہر کرنا اپنی فیض رسانی اور فیض بخشی کا ایک شمہ ہے لہذا اس بیان مین اسم اعظم کا ذکر لکھا جاتا ہے کہ جسکا مختصر ذکر بیان آتما شناسی کی دفعہ ۳ مین لکھا ہوا ہے

دفعہ ۱ بید مین لکھا ہوا ہے اوم تت ست یہ نام پرماتما کے مہا اوتم ہین اور عوام صرف کتابون مین نام اسم اعظم کا پڑھتے ہین مگر تلاش کرنے کی جہد اتنی نہین کرتے کہ اس عمل سے عرفان کے درجہ مین پہونچین ٭

دفعہ ۲ ذکر کرنا اسم مذکورہ کا تین صورت سے مقرر ہے اعلیٰ بلند آوازی سے کہ دوسرا سنے ۲ آہستہ زبان سے کہ غیر نہ سنے یہ مرتبہ اوسط ہے ۳ بغیر حرکت زبان کے دل سے کہے کہ یہ مرتبہ اعلےٰ تر ہے اس ترکیب سے جو عمل کرے گناہون سے پاک ہوکر عرفان کا مرتبہ پاوے اور اسم بزرگ کے اجپا جاپ سے جو جو کشف اور کمال چاہے گا بلا تردد حاصل ہوا کرے گا باقی رہی

خواہشین اشیاے فانی اوسکے بطون مین رہینگی حصول مدعا سے وہ بہت ہی دور ہے جب یہ دونون نقص دفع ہوجاوین گے صفت آزادی کی اوسمین حلول کرے گی پس اوسی مرتبہ کا نام مکت ہی

دفعہ ۷ صفائی دل سے شاہد مقصود کا جلوہ نظر آتا ہے اور بحالت خواہش کامل وہ خود اپنے جمال باکمال کو دکھانے سے دریغ نہین کرتا اور جسکو بسبب کثافت عقل کے علانیہ نظر نہین آتا مگر جب کہ اپنا تصور وہ کما حقہ مضبوط رکھے گا وہ خواب مین دیکھ سکتا ہے اور عالم ملکوت یعنی خواب مین اس طرح نظر آوے گا جیسے کہ متحرک اور ساکن پانی مین اپنا منھ نظر آتا ہی پس اوس حالت مین حق کو مثل روشنی اور عالم کو مثل سایہ کے دیکھے گا نور حق دیکھنے کے تین درجہ ہین اول و اوسط و ادنے ؛

اول مرتبہ عارفون کا ہے کہ دل کے آینہ مین اپنے کو آپ دیکھتے ہین اور **دوسرا اور تیسرا** مرتبہ سالکونکا ہے کہ پرماتما کے دھیان کے شرف سے فایز المرام ہوتے ہین

دفعہ ۸ جو عارف محسوسات سے جدا ہوکے محویت پیدا کرتا ہی بے اندوہ ہوجاتا ہی پس ہر شخص کو واقف ہونا چاہیے کہ وہ بالاتر عقل اور حواس سے ہے پس حواس سے دل کو اور دل سے عقل کل کو اور عقل کل سے اوس ذات پاک کو جو بے نشان ہی تصور کرے اس ترکیب سے عامل تمام قیود سے بری ہوجاتا ہی اسی کا نام جیون مکت اور بدیہ ہی

دفعہ ۹ ہر شخص نے کیفیتین راجہ جنک بدیہہ کی سنی ہین زیادہ لکھنا فضول ہے ہر کہ اورمہ کو لازم ہے کہ شوق پیدا کرے کہ ویسی کیفیت اور ویسی درجہ نصیب ہو ؛

نمبر ۱۲ بیان نہ جگانی سوتی ہوئے آدمی کو کہ جسکی توضیح نہایت فائدہ بخش اور سود مند ہی

جب آدمی سوجاتا ہی تمام حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی دل سے ملجاتی ہین اور اپنے اپنے مقامات کو چھوڑ کے رہتے ہین جب اپنی خوشی سے آدمی جاگتا ہے حواس آہستہ آہستہ اپنے اپنے مقام پر حاضر ہوتے ہین اور ناگاہ جگانی سے احتمال رہتا ہے کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ نہ سکے جس باعث سے اوسکی آنکھ کی بصارت یا کان کی سماعت مین خلل ہوجاوے قس علے ہذا دوسرے حواسون کے نسبت بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے ایسے مرض کا علاج حکما سے بھی نہین ہوسکتا ہے دیکھو صفحہ ۱۲۱ الکھ پرکاش کا ؛

دفعہ ۱۲ اکثر دھیانی بنظر اسکے کہ عوام اوسکو نہ چھیڑین اپنی آتما کو دھیان مین مثل آدم خوابیدہ

عاشق ہوا تھا پس مجھپر بھی فرض ہے کہ بلحاظ ہم نامی راجہ کی زوجہ اہلا پر عاشق ہو کر اپنا تصرف کرون
چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا اور جب اوسکا عشق ظاہر ہوا زوجہ راجہ بھی اوس پر عاشق ہوگئی آخرکار
غلبۂ عشق نے جس طرح دونون کے دل کو ملایا تھا دونون جسمون کو بھی ملا دیا اور ہر قسم کا خوف
اور شرم درمیان سے نکل گیا الغرض راجہ کو جب خبر ہوئی عقوبت ہاے نوع بنوع اون پر کی تا ہم
اونھون نے اپنے غلبۂ عشق سے یکتائی باہم کو نہ چھوڑا تب واسطے فہمایش کے راجہ نے
طلب کیا نتیجہ فہمایش پر دونون کا جواب یہ ہے کہ ہم عشق کے بدولت دو سے ایک ہوگئے
اور رنج اور راحت جسمانی کو چھوڑ روحانیت مین پہونچ کر بیغم ہوگئے اب ہم نہین جانتے کہ تو کون ہے
اور کیا ہے ہمارا دل جو باہم ملگیا ہے کسی طرح جدا نہین ہو سکتا تو سمجھ کہ یہ عشق جس پر ہم سوار ہین
ایسا بیباک ہے کہ دوزخ سے نہین ڈرتا اور ایسا غنی ہے کہ بہشت کو نہین چاہتا ہے اور
سواے معشوق دوسرے کو دیکھنے نہین دیتا ہم بدن کو تکلیف دیا چاہتے ہو ہم پہلے ہی سے
اسکی محبت کو چھوڑ چکے ہین ہمارا دل ہزارون بدن اس سے خوبصورت بنانے کو قادر ہے اور
ہم وہ شے ہین کہ بدن کے معدوم ہونے سے معدوم نہین ہوتے ہین ٭ حاصل کلام یہ ہے
کہ جب آتما سے ایسی محبت کرے کہ اپنے کو بھول جاوے تب وے ورجے نصیب ہوتا ہین
دفعہ ۳ اگیان کے سبب جسم سے محبت کر غم اور خوف ہوتا ہے اور جب گیان نصیب ہوتا ہے
انندروپ کے درجہ کو پہونچتا ہے ٭
دفعہ ۴ کرمون سے بالکل کنارہ کش ہوجانا گیانیون سے بھی غیر ممکن ہے پھر اگیانی کس طرح سے
ضابط اسکا ہو سکتا ہے ٭
دفعہ ۵ ہر قسم کا فعل متعلقۂ جسم انسانی مثل خورونوش و خواب و بیداری وغیرہ اور تدبیرون کے
لوازمات کے حصول کی کرنا اور نیز محافظت اور نیز جن کے سبب سے بظاہر یہ سامان مہیا ہوتا ہو
اونکی خدمت کرنا جین حیات ترک ہو نہین سکتا چنانچہ فقرا بھی ضروری سمجھکر خواہ مخواہ کرتے رہتے ہین
پس دنیادار کس طرح ان سے بری ہو مگر دل سے ان کو فانی جاننا اور دوا یا استعمال کرنا جیون مکت
کے درجہ مین پہونچاتا ہے اور یہ تیسری سیڑھی اوس کو سٹے کی ہے ٭
دفعہ ۶ جب تک آدمی اپنے کو فاعل ہر فعل کا سمجھتا رہے گا پابند محسوسات رہے گا اور جب تک

حصہ اول
آئینہ مذہب ہنود

نمبر ۱۱ بدیہہ مکت اور جیون مکت کی شرح کہ جس کے شرف علم اور عمل سے راہ جنبک بدیہہ ثانی بن سکتا ہے

دفعہ ۱ مکت عجیب کیفیت کا نام ہو اصلی معنی اوسکے سرور دایمی ہین اور تعینات سے دل کو دور کرنا اور خواہش سے آزاد ہونا یہی مکت ہو اور پابند حواس رہنا اسی کا نام بندھن ہے ۔

دفعہ ۲ اب اقسام مکت ظاہر کی جاتی ہی پیشتر مین ملجانے کی راہ دکھلائی جاتی ہے جسکو شوق ہو عمل کرے اور جسکو ذوق ہو استعمال مین لائے پہلی قسم کا نام **جیون مکت** ہے کہ جسکے معنی ہین کہ جین حیات آزاد ہی ہوجاوے اور دوسرے نوع کا نام **بدیہہ مکت** ہے کہ بعد انتقال آزادی ہوتی ہے **تشریح جیون مکت** صاحب جیون مکت کو جہان اور جہانیان سب دکھلائی دیتے ہین مگر اوسکے تصور مین سب معدوم معلوم ہوتی ہین جیسے کہ سورج وقت شام کے باآنکہ انتقال کلی نہین کرجاتا لیکن نظر نہین آتا ہے اور ایسے شخص کا کاروبار دنیا کوئی ہووے یعنے جیسا کہ دنیا دارون کا دستور ہے رہتا ہے مگر تمام مخلوق مین اوسکو آتما ہی نظر آتا ہے اور رنج اور راحت سے وہ متغیر نہین ہوتا یکسان اپنا حال رکھتا ہے اور کسی کی صحبت سے اوسکو گزیر نہین ہوتی و نہ کسی کی ہمنشینی سے خوشی کیونکر دوست و دشمن مین اوسکو امتیاز ہی باقی نہین رہتی کیونکر حسد اور بغض اوسکے انتشکرن سے نکل گیا رہتا ہے اور جیون اور مرن کو بھی برابر ہی تصور کرتا ہے ۔ **تشریح بدیہہ مکت** یہ درجہ اوس شخص کو نصیب ہوتا ہے جسکو جیون مکت نصیب ہوگئی ہو اور دم واپسین کے وقت مین کسی شے کی تمنا باقی نہ رہ گئی ہو یعنے جس قدر اشیاے خواہشی ہین سب کو وہ پہلے ہی سے ترک کر چکا ہو ایسا شخص بعد مرنے کے اپنی اصل سے جا ملتا ہے یعنے جو کل شے مین محیط ہے اوسمین سما جاتا ہے جو بیان احاطۂ تحریر اور تقریر سے باہر ہے یعنے یہ وہی ہوجاتا ہے کہ جو بیان آتما کا ہی فقط بتنیل ۔ اس بیان کی ایک حکایت الکھ امواج مین لکھی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ اندر دلومن نامے ایک راجہ اہلا نام اپنی جورو سے جو نہایت حسین تھی مسرور رہا کرتا تھا اندر نام ایک شخص اوس شہر مین بستا تھا اوسنے روایتون مین سنا تھا کہ اہلا نام زوجہ گوتم رکھیشر پر اندر راجہ دیوتان

صادق

تیسرا اضغاث اور احلام

دفعہ ۲۱ رویاے صادقہ کی تعریف یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین دیکھے وہی پیش آوے طریقہ نمود اوسکا یہ ہے کہ نفس ناطقہ اوس حالت مین کسب اشیاء عالم عقول اور جوہر عقیا سے کرتا ہے پس جو دیکھتا ہے سچ ہوتا ہے الفاظ عالم عقول اور عالم روحانی اور جوہر روحانی اور لوح محفوظ مترادف ہین پس سمجھو کہ جسکے نفس ناطقہ کا آئینہ زنگ ملوثات اور مکدرات سے صاف اور مسجّل ہوگیا ہو اور جسکو فرصت اور فراغت حواس ظاہر کے اشغال سے زیادہ ہو بے شک عالم عقول سے اوسکا نفس ناطقہ متصل ہوکر جس قدر صورتین کہ اوسکی لوح محفوظ مین ہونگی دیکھنے سکے گا ۲ جیسے کہ مقابل اوس آئینہ کے جس مین کوئی نقش یا تصویر ہو دوسرا آئینہ رکھا جاوے اور وہ بھی مثل اوسکے صاف ہو ایک کا عکس دوسرے مین پڑے اوسی طرح سے آئینہ لوح محفوظ کے نقش آئینہ نفس ناطقہ مین ہوجاتے ہین پھر قوت حافظہ حفاظت کرتی ہے جب تک کہ وہ خواب سے بیدار ہو بدینوجہ جو وہ دیکھتا ہے سچ ہوجاتا ہے اور جو کہتا ہے صحیح ہوتا ہے قوت متخیلہ اوسمین کچھ اپنا تصرف کرتے نہین پاتی بدین نظر اسکا نام رویاے صادقہ ہے ٭

حصہ اول
آئینہ نفس ناطقہ

دفعہ ۲۲ رویاے معبرہ کی تعریف یہ وہ ہے کہ جسکی تعبیر بعینہ واقع نہو بلکہ ضد پر یا مثل اوسکے ہو ۲ جب قوت متخیلہ کسی کی قوی ہوتی ہے اور نفس ضعیف پس قوت متخیلہ سبقت کرکے نفس ناطقہ کے دیکھے ہوئے کو اوس حالت سے بحالت غیر تبدیل کردیتی ہے اور مانند اوسکے کوئی اور صورت بنالیتی ہے ۳ قاعدہ ہے کہ جب ذہن مین ضعف ہوتا ہے اوس حالت مین جو خواب دیکھتا ہے اوسکے ضد پر ذہن انتقال کرتا ہے یا مثل اوسکے دیکھتا ہے ٭

دفعہ ۲۳ اضغاث اور احلام کی تعریف اسکے معنی ہین خواب ہاے پریشان کہ جسکی تعبیر نہو اسکے وجود محض بے اصل ہین کیونکہ اس قسم کے خواب بسبب زیادتی آلایش دنیا کے نظر آتے ہین اصلاح فلاسفہ مین مذکور ہے کہ جن کے افکار نامعقول ہین وہی ایسے خواب دیکھتے ہین ٭ دیکھو بیان الف غیاث اللغات اور بیان خواب انوار ناصری مین ٭

کسی عضو سے محسوس کرتا اوسی حالت کا نام سواپ ہی سواپ کے معنی ہین کہ اپنی تئین آپ پاتا ہے ٭
دفعہ ۱۸ حالت سکھپت یعنے خواب غفلت مین جیو آتما جو دل مین مقیم ہے پرم آتما کے پاس پہونچتا ہے
یعنے اپنے عین الکمال مین ملجاتا ہے اور حالت بیداری مین جو کہ دیکھتا اور سنتا اور چکھتا یا ذایقہ کرتا ہی
حالت سپن مین اوسکو مکرر تحقیق کرتا ہے اور تخیل سے نا دیدہ اور نا شنیدہ بھی دیکھتا ہے
بسبب اسکے کہ جیو آتما فاعل ہر فعل کا ہے اور جسم کثیف سے جدا ہو کے جسم لطیف سے مثل اپنی عادت
کے فعل اور تمیز کرتا ہے اور اوس حالت من ایک رگ موسومہ افضل العروق کہ جس سے صفرا پیدا ہو کر
دل مین آتا ہے وہ راہ آمد رفت حواس ظاہری اور باطنی اور قواء افعالی بند کر دیتی ہے بدین وجہ کوئی
خواب نظر نہین آتا اور نہایت سرور حاصل ہوتا ہے اس کا نام سکھپت ہے اور برعکس اسکے واقع ہونے کے
خواب دیکھتا ہے اوس حالت مین تمام حواس اس طرح بے حس ہو جاتے ہین کہ جیسے پرندے
درخت پر وقت بسیرے کے آرام کرتے ہین ٭
دفعہ ۱۹ جب روح حیوانی باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اوس حالت کا نام خواب
ہے حقیقت اوسکی یون ہے کہ جب انجرے کثرت سے دماغ کی طرف بسبب رطوبت
بدن کے جاتے ہین حواس ظاہری ادراک محسوسات سے باز رہتے ہین اوس وقت طبیعت
آرام کو چاہتی ہے اور کاہلی ہو جاتی ہے پس تمام قواء اپنے افعال سے باز رہتے ہین جب
کسی متنفس پر خواب کا غلبہ ہوتا ہے حواس ظاہری معطل ہو جاتے ہین اور حس مشترک اوس حالت مین
فارغ اور محض بیکار رہتا ہے اور کوئی کام اوسکے ہاتھ مین نہین رہتا کیونکہ نیند کے وقت
طبیعت غذا کے ہضم کرنے کو متوجہ ہوتی ہے اور آرام طلب کرتی ہے اوس حالت مین
نفس اور حواس اور ادراک معقولات سے معطل ہو جاتے ہین پھر قوت متخیلہ لوح حس مشترک کو صور
محسوسات سے معرا پاتی ہے پس جس قدر کہ صور محسوسات اوسکے خزانہ مین ہوتے ہین
لوح مشترک پر نقش کرتے ہین اوسکا نام خواب ہے ٭
دفعہ ۲۰ دیکھنے والا خواب چند اقسام کا خواب دیکھتا ہے اوس وقت سمجھتا ہے کہ یہ سب
ظہور حالت بیداری مین ہوتا ہے اور اپنے کو بیدار سمجھتا ہے بعد تحقیقات عقلا نے خواب
کی تین قسمین مقرر کی ہین، **اول** رویائے صادقہ ٭ **دوسرا** رویائے مبہم ٭

سے ہے ان تینون احسام سے بچون کی طرح کھیل کرتا رہتا ہے ٭

دفعہ ۱۱ جب اون تینون احسام سے کل کے محویت اوسمین ہوتی ہے جوکہ قسمت پذیر نہین ہے اور پیدا کرنیوالا اور زندہ رکھنے والا اور فنا کرنیوالا تینون حالتون کا ہے تب جیوآتما سے آتما ہوجاتا ہے پس اسی درجہ کا نام تریا ہے ٭

دفعہ ۱۲ ان تینون حالتون سے جدا ہے اور سب مین شامل اوسی کا نام آتما ہے ٭

دفعہ ۱۳ جیوآتما حالت سکھپت مین اور برہمہ حالت جبروت مین ایک ہو کے لذت سرور کی حاصل کرتے ہین اوس وقت دوئی درمیان مین نہین رہتی ہے اور تفریق جزو اور کل کی معدوم ہوجاتی ہے ٭

دفعہ ۱۴ حالت سپن مین آتما ادراک لطافت کرتا ہے اور لطافت حواسون سے ادراک محسوسات لطیف کا اور روشنی قلب اور ہرن گربھ اسی حالت سے مراد ہے ٭

دفعہ ۱۵ حالت سکھپت مین اعتبار واحد اور جمع اور غیریت کا نہین رہتا اور حواس کسی طرف مطلق متوجہ نہین ہوسکتے جیوآتما اور آتما ایک ہی ہوجاتا ہے اور دوائی سے پرہو جاتا اور کمال حالت سرور مین جارہتا ہے ٭

دفعہ ۱۶ بیان اشکال وقوع خواب ہاے ہر قسم ٭

راقم کو جتانا اس امر کا بدل منظور ہے کہ ہر شخص خواب دیکھتا ہے مگر جس شخص سے اوسکی اصلی کیفیت استفسار کرتا ہے کوئی واقعی شرح نہین کرسکتا عمدہ عمدہ عامل اور فاضل اور پنڈت اور فقیر اسکے اظہار سے متعذر اور مجبور رہتے ہین لہذا حال مفصل لکھا جاتا ہے تاکہ عوام بلا اعانت غیر سے صرف اسمین دفعات کے معاینہ سے فایز المرام ہون ٭

دفعہ ۱۷ انسان کے جسم مین جو دل ہے اوسکا خاصہ اوسکے بیان مین درج ہوچکا ہے یہان بھی شمہ اوسکا لکھا جاتا ہے واضح رہے کہ دل آفتاب جسم کا ہے اور حواس اوسکے شعاع یعنے کرن ہین طلوع آفتاب دل سے سب شعاع نمود ہوتی ہین اور غروب سے سب اوسمین سما جاتی ہین قس علے ہذا جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا ہے حواس ظاہری اپنے افعال سے معطل ہوجاتے ہین پس اوس وقت نہ کچھ دیکھتا اور نہ سنتا اور نہ سونگھتا و نہ لمس و

حصہ اول
آئینہ خوبخود نما

دفعہ ۳ بیان چارون اوستھا یعنے ناسوت اور ملکوت اور جبروت اور لاہوت

جب چودھون موکلان مستذکرہ بالا حالت بیداری مین یعنے ناسوت مین تمیز محسوسات کی وجہ شرائط مندرجہ حکمت عملی اور علمی کے کرین اوسکو جاگرت اوستھا بولتے ہین ٭

دفعہ ۴ جب جیوآتما ہمراہ قوا و افعالی کے حالت خواب مین جسم کثیف کو چھوڑ جسم لطیف سے سیر کرتا ہی اور خواب اقسام و انواع کا دیکھتا ہے اوسکا نام سپن ہے اور اسی حالت کو حکماے یونانی ملکوت اور عالم خواب کہتے ہین ٭

دفعہ ۵ محو ہونا اون چودھون اجزاء بالا کا جیوآتما مین اور نہ دیکھنا کسی قسم کا خواب عالم اسباب اور ظاہر اور پوشیدہ اور مجازی اور معنوی اور سفلی اور علوی اور سچا اور برعکس اور جھوٹھا یہ حالت سکھپت یعنے جبروت ہے بلکہ خواب غفلت اور بیخبری سے موسوم ٭

دفعہ ۶ ان تینون حالتون سے گذرنا اور آتما یعنی نفس ناطقہ کا محوذات پاک مین ہونا اور مین اور تو اور وہ سب کا خیال چھوڑنا اور خوف اور امید سوتے اور جاگتے اور مرتے اور جیتے کا نہ رکھنا اوسکا نام تریا اوستھا اور اشراق اور حکمت اور کمالات مزید بران اور جنام اعلے قرار دے سکے وہی اور عین علم اور گیان ہے اور معرفت اور استغراق ٭ اور اسی کا نام حکماے یونانی لاہوت کہتے ہین ٭

بیان خواب دفعہ ۷ آتما جب مایا سے تعلق پکڑتا ہے اوس وقت جسم اور صورت اور رنگ اور روپ قبول کرتا ہے اور جیوآتما موسوم ہوتا ہے اور تمام افعال محسوسات کا کرتا ہی اور اکل اور شرب اور تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہی اس حالت کو جاگرت کہتے ہین اور جب تماشی سے سیر ہوتا ہے عالم سپن مین جاتا ہے اور سپن کی حالت مین آپ اپنی اشکال نوع بنوع کی بناتا ہے اور بغیر اعانت دوسرے کے آپ لذت نیک اور بد حاصل کرتا ہی ٭

دفعہ ۸ سکھپت کی حالت مین نہایت آرام اور آسایش ہوتی ہے اور تعینات ظاہری اور معنوی اسمین کچھ نہین رہتی اور تمام عالم سے غفلت ہو جاتی ہے ٭

دفعہ ۹ جیوآتما تمامی اعمال کے فاعلون کو اپنے ہمراہ رکھتا ہی اس سبب سے کبھی عالم سپن مین جاتا ہی اور خواب دیکھتا ہے اور کبھی عالم جاگرت مین آجاتا ہے ٭

دفعہ ۱۰ بدن کثیف عبارت جاگرت اور بدن لطیف عبارت سپن اور اوویا عبارت سکھپت سے

وہ ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت نہو ؛

دفعہ ۶ راست گفتاری اور حصول علم اور اختیار نیک افعالی اور ضبطی حواس ظاہری اور باطنی اور قواء افعالی جانب لذات محسوسات سے اور امداد دینا ہر خاص اور عام کو محبت اور مروت اور شجاعت سے اور تمامی مخلوق کو یکسان تصور کرنا اور ایسی حرکت نکرنا کہ جس سے کسی کی دل شکنی اور باعث ملال ہو اوسی کا نام عبادت اور ریاضت ہی اور اسکا مرتبہ سب سے اعلے قرار دیا گیا ہی شعر سعدی

راستی موجب رضای خداست ؛ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ؛

دفعہ ۷ خودی کو دور کرنا اور خاک مین ملجانا یعنے اپنے کو مٹا دینا یہ وہ درجہ ہی کہ شاہ بوعلی قلندر اور مولوی روم کی شعرین پڑھنے سے معلوم ہووے گا اشعار تا توئی کے یار گردد یار تو ؛

چون نباشی یار با شد یار تو ؛ تو مباش اصلا کمال این ست و بس ؛ تو درو گم شو وصال این ست و بس ؛

ہر کہ این پند از من عاشق شنید ؛ بے شک اندر محفل جانان رسید ؛ ہر کہ او از خویشتن بیزار گشت ؛

بے شک آن کس محرم اسرار گشت ؛ اب زیادہ توضیح فضول ہی اور قول فضول محض بی ضرور ہے ؛

نمبر ۱ بیان بدیا اور اودیا ہر چہار اوستھا اور وقوع اقسام خواہ تو توضیح اوسکی اشکال متوقعہ کا

بیان اودیا دفعہ ۱ اودیا وہ ہے کہ جس سے توہمات پیدا ہون اور فانی اور ناپایدار چیزون پر رغبت ہوا کرے اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کو مہیا کرے اور بیم و رجا کے بحقیقت امر اکو باحقیقت دکھلاوے اور راہ راست سے ٹیڑھی راہ پر بھکاوے اوسی کا نام اودیا اور جہل اور بیعلمی ہے ؛

بیان بدیا دفعہ ۲ جس سے وہم اور شک اور حیرت اور حسرت دفع ہو اور جس سے اودیا کو مع اوسکے تعلقات کے فنا سمجھے اور جس سے حواس عشرہ اور قواء افعالی یعنے ۱۴ اجزاء مفصلۂ ذیل ایک رای ہوکے فرمان برداری کرین اور محسوسات کی طرف میل نہ کرین گو کہ انتہاے نظر تک سیر کرین وہ بدیا ہے اور علم اور دانش تفصیل چودھون اجزای کے موکلون کا اقوت باصرہ ۲ قوت سمع ۳ قوت شامہ ۴ قوت ذائقہ ۵ قوت لمس ۶ دل ۷ چت یعنے حاکم قوت متخیلہ ۸ بدھ یعنے قوت مدرکہ ۹ اہنکار ۱۰ نطق ۱۱ قوت دست ۱۲ قوت پا ۱۳ قوت آلہ تناسل ۱۴ قوت مقعد ؛

کے لیے اونکے ضرور ہوا کہ توضیح کامل کرد ون اب سمجھو کہ مایا دو قسم کی ہے ایک وہ کہ جسکے معنی کی توضیح بیان ہذا کے دفعہ ۵ مین کی گئی ہے اور دوسرے وہ کہ جسکی تشریح دفعہ ۷ مین ہے اسکے خلاف جو سمجھتے ہین اپنی غلط فہمی کا ایسا ٹھوکر زبردست اور ایسا طمانچہ سخت کھاتے ہین کہ جسکے صدمہ سے سنبھلنا محض دشوار ہو جاتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدہ کا نتیجہ پاتا ہے کہ جسکی توضیح دفعہ ۳ نمبری ۱۳ کے کی گئی ہے ٭

نمبر ۹ بیان وصل ہونے پرماتما سے حسب مقولہ گوشائین تلسی داس اور ملجانے پرم جوت مین حسب مقولہ مولوی روم اور شاہ بوعلی قلندر مردان مرتاض اور واقف اسرار خداوند حقیقی ٭

دفعہ ۱ گوشائین تلسی داس نہایت مردم رسیدہ اور کامل تھے اور قول اونکا قابل اعتبار اور اعتماد بلکہ رامائن بھاشا تصنیفی اونکی فی زمانہ سند گردانی جاتی ہے اونکا ایک کلام یہ ہے دوہا ست بچن اور ونیتا پر تریات سمان ٭ یاہو سے ہر نا ملین تو تلسی جھوٹ زبان ٭ ثابت ہوا کہ پرآتما تین کام سے اپنے متلاشیون کے نہایت خوش ہو کے اپنا درشن دیتا ہے اول راست گفتاری ثانیاً ترک زناکاری ثالثاً اختیار عجز اور انکساری ٭

دفعہ ۲ الکھ پرکاش ترجمہ ہر چہار بید کے دوسرے اپنکند مین لکھا ہے کہ جب پران حواس ظاہری اور باطنی پر غالب ہو ستی موسوم ہوتا ہے اور جو ستی کی حقیقت کو سمجھے اور جھوٹھ نہ بولے اوسکی زبان سے جو سہواً کوئی بات غلط بھی نکلجاوے بلاشبہہ سچ ہو جاتی ہے ٭

دفعہ ۳ پس ہر گیانی کو چاہیے کہ ایشور سے پرارتھنا کرے کہ قول اور فعل اوسکے یکسان ہو جاوین اور احکام بید فراموش نہون اور راستی نصیب ہو جاوے ٭

دفعہ ۴ علم اور عقل سب سے اعلے ہے کیونکہ بغیر اسکے نیک اور بد اور خرد اور کلان اور کذب اور رست کی امتیاز نہین ہوتی ہے کیونکہ علم اور عقل کے سوائے کوئی رہبر اور دستگیر اور شفیع اور دور کرنے والا حیرت اور بیم اور رجا کا نہین ہے ٭

دفعہ ۵ عیش اور آرام روح اور جسم کو بغیر نیک افعالی میسر ہونا محال ہے اور نیک افعالی

اور جیسا کہ اصلی جوہر اوسکا ہے پھر نمایان ہوجاتا ہے اور روشنی چمکنے لگتی ہے اسی طرح جیو آتما کی حقیقت کو سمجھو کہ یہ نور بے نہایت ہے لیکن تخیلات محسوسات اور تمنای لذات سے اوسکے مکدر نظر آتا ہے جب جیو آتما کو عقل اور گیان ہو اور ریاضت اور نیک افعالی کی پانی سے دھویا جاوے اور محسوسات اور لذات کی آلایش اوسکے دل کے جسم سے جاتی رہے پھر وہی پرم آتما اور آتما اور نور مطلق ہے اس سے زیادہ اور کوئی مقام اور منزل اعلے نہین ہے یہی منتہاے مراتب ہے اور اسی کو حاصل کرنا چاہیے **تمثیل** جس طرح تل مین تیل اور پھول مین بو اور دہی مین گھی اور لکڑی مین آگ اور برگ حنا مین سرخی ہے اوسی طرح جیو آتما مین آتما ہے اب غور کا مقام ہے کہ پھول مین خوشبو نظر نہین آتی مگر یقین ہے کہ دہی اور دودھ مین مکھن ظاہر نہین رہتا مگر محنت شاقہ سے جدا ہوتا ہے اور جدا ہونے کے بعد پھر اوس مین نہین ملتا اسی طرح آتما تمام اشیا مین موجود ہے تمیز کو عقل سلیم درکار ہے نادانی سے پانا غایت مرتبہ مشکل ہے ٭

دفعہ ۱۷ اس بیان مین نہایت دفعہ ۱۶ ہر قسم کی توضیح کی گئی مگر اصل مطلب نہایت تہہ مین رہگیا تھا چونکہ اصل منشا اپنا بلا نجالت امر بے شرح ہر امور ہے لہذا نہایت تہ کی بات ظاہر کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ درمیان آتما اور جیو آتما جو مایا موسوم ہے وہ کیا شے ہے اور کیا وجہ ہے کہ ایک شے کو اوسکے باعث سے دو قرار دیا جاتا ہے **اول** کثیف اور **دوم** لطیف ٭ پس درمیان مین جو حد فاصل ہے اوسی کا نام نقاب حجاب دوئی ہے جب انسان دوئی سے گذر جاتا ہے یعنے کلیم خیالات دوئی کو بہمہ نوع چھوڑ دیتا ہے تب پرم آتما کا درشن بلا تکلف ہوجاتا ہے اور جیو آتما جو باعث اوسکے حجاب کے پرماتما سے علحدہ ہے ایک مین ملجاتا ہے اس مضمون کو لشست جی نے سری رام چندر جی کو جوگ لشست مین سمجھایا ہے **تشریح** سری مہاراج رام چندر جی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ نور پرماتما میرے سامنے چمک کر بجلی کی طرح نکل جاتا ہے ج آپ خیالات دوئی کو مطلق اپنی خاطر و یا مقاطر مین رہنے نہ دیوین زان بعد جب یکتائی ہوجاوے گی وہ نور لازوال بدرجۂ مساوی براے العین رہا کرے گا اور اس تیزروی سے اوس مین قیام ہوجاوے گا ٭

دفعہ ۱۸ بعض جاہلون کا قول ہے کہ مایا کوئی عورت مجسم خارج مگر ریاضت و روشان ہے اور مجسم خانہ اور کارپرداز پر مشیر مگر یہ مفہوم اونکا سراپا غلط مگر فقیر بہ نظر قطع کلام اونکی اطمینان خاطر

اوسکا نام برہمہ قرار پایا اور جب برہمہ سے مایا وصل ہوئی جیو آتما ہوگیا گیان ہونے سے پرم آتما ہوجاتا ہے بے گیان سے فقط آتما رہجاتا ہے جو فی الاصل ہے ؛

دفعہ ۱۵ یہ کوئی نہ سمجھے کہ ایک حصہ غیر تعین کے دھیان کرنے سے کیونکر اپنی اصلی جزو مین دھیانی پہونچ جاتا ہے لہذا بنظر زود فہمی عوام تشریح اوسکی کی جاتی ہے ؛

قاعدہ ہے کہ کل اپنے جزو سے ہمیشہ مرکب رہتا ہے اور کبھی جزو کل سے علیحدہ نہین ہوتا تو اگر دھیانی اپنے کل سے ملجاوے بدین دلیل کہ اوسکا جزو بھی کل سے ملا ہوا ہے تو پس اس قرینہ سے تم سمجھو کہ بلا تکلف ہر جزو اپنے کل مین ضرور مل سکتا ہے اسکے وقوع کا سمجھنا علاوہ عوام جن کو منطق خواہ تحریر اقلیدس کا کچھ بھی بہرہ ہوگا جزو سے کل کا مشترک رہنا خوب سمجھینگے لیکن فی زمانہ ہر شخص کی لیاقت ایسی نہین ہے کہ جن کی تحصیل مین منطق خواہ تحریر اقلیدس ہو نظر سمجھنے اون صاحبون کے ایک عمدہ تمثیل مین نظیر اس عقدہ مالاینحل کی دیتا ہون تاکہ ہر خاص و عام کے دل پر بالیقین اسکا ادراک ہوجاوے ؛ **تمثیل** جیسے کٹھ پوتلی کے ناچ مین ایک شخص درمیان ایک پردہ کے بیٹھتا ہے اور ہر ایک پتلیون مین ایک ایک تار اس خوبی سے لگائے رہتا ہے کہ جس طرح پردہ چاہتا ہے حسب دلخواہ اپنے نچاتا ہے اور ہر ایک پتلیون اوسکے اشارہ پر اس خوبی سے اپنا اپنا فعل عیان ہوکر برملا دکھاتی ہین کہ دیکھنے والے مطلق پایان امتیاز سے گذر جاتے ہین اور ایک نمونہ قدرت ایزدی سمجھتے ہین مگر غور کا محل اور امتیاز کی جگہ ہے کہ تار والا صرف ایک شخص رہتا ہے اور پتلیان متعدد اور سب پتلیون کا تار اوسی کے ہاتھ مین رہتا ہے اور جب جیسی اوسکی خواہش ہوتی ہے ایک یا بالکل پتلیون کو اوسی خواہش کے اشارہ پر نچاتا ہے اور جب چاہتا ہے اپنے پاس اوسے تار کے اشارہ سے کھینچ لیتا ہے پس سمجھنے کی یہ تمثیل ہے یعنے جو اس امر کو عقل کامل اور تامل کافی سے سمجھے گویا معاً فہم کی اپنے کو منزل مقصود پر فائز المرام سمجھے ؛

دفعہ ۱۶ غور کرنے سے ہر شخص دریافت کرسکتا ہے کہ جواہر شفاف اور مجلی مثل یاقوت اور زمرد اور نیلم اور بلور اور آینہ وغیرہ اشیاء مجلی جو کیچڑ مین پڑجاوین آلودہ کثافت ہوجاتے ہین اور اونکا حسن اور جوہر محجوب ہوجاتا ہے اور جب پانی سے دھویا جاتا ہے اوسکی کدورت دور ہوجاتی ہے

راسی ۞ سوما یا بس بھیو گوشائین ۞ پند بھیو کیٹ مرکٹ کی ناہین ۞ پس سمجھو کہ جس طرح شرابی شراب کے نشہ مین بیہوش ہوجاتا ہے اور دین اور دنیا سے بے خبر اسی طرح یہ جیو آتما لذات محسوسات کی خواہش کے نشہ سے متوالا بنا رہتا ہے اور محسوسات کے وسواس سے پریشان رہا کرتا ہے جیسے کہ مار گزیدہ بیہوش ہوجاتا ہے یہ لذات دنیا کا پھنسا بے تمیز بن جاتا ہے حالانکہ جس طرح بازی گر کی حرکات کی کچھ اصل نہین ہے اوسی طرح اس عالم کی کچھ اصلیت نہین اور جس طرح دیوار پر کسی حسین ماہرو کی شبیہہ دیکھنے سے کچھ لذت نہین ملتی اوسی طرح خواہش ناقص سے کچھ نفع نہین ہوتا پس جب جیو آتما لذات محسوسات کو چھوڑ دیتا ہے جیو آتما کے مرتبہ سے گذر پرماتما ہوجاتا ہے وہی عین سرور لازوال اور منتہاے مراتب ہے ۞

دفعہ ۱۳ اشا یقین پر مخفی نرہے کہ آتما جیو آتما کیون ہوگیا اور کس طرح ہوجاتا ہے متحققین کا قول یعنے بید کا ریچا ہے کہ جیو آتما جس اور نجات سے منزہ ہے رج اور ست اور تم یہی تینون اسباب بند اور نجات کے ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور انہکار کے اونکے افعالون کے نسبت کو اپنے تعلق کرتا ہے اور مقید ہوجاتا ہے جس وقت اس نسبت کو چھوڑ دیوے وہ قید سے رہا ہوجاوے اور یہ تینون از خود کوئی فعل نہین کرتے فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہے اون پر ناحق کی تہمت ہے وجہ ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی شغل مین رہتا ہے اوس حالت مین جب کوئی اوس سے متکلم ہوتا ہے وہ اوسکی بات کو نہین سنتا اور متکلم جب جواب طلب کرتا ہی مخاطب مجیب ہوتا ہے کہ اس وقت میرا جی اور جگہہ گیا تھا پس ظاہر ہے کہ قوت سمع متعلق گوش اور دل کے نہین ہے بلکہ ہر ایک خواہش کا تعلق جیو آتما سے ہے اور جیو آتما سب کا افسر ہے صرف بسبب نسبت کرنے اپنی جانب کے پایہ لطافت سے خارج ہوکر کثافت اور زرالت مین پڑتا ہے اور مین اور تو اور وہ جو قید کے سخن موضوع اور موزون ہین مبتلا رہتا ہے غرض کہ جہل اور ظلم اور غضب اور شہوت موجب گرفتاری ہین ۞ جب کہ ان تینون کی حرکات کی نسبت اپنی طرف نہ کرے وہ آزاد ہے اس رمز نازک کے سمجھنے کے لیے مادہ عقل اور اجتماع کامل قوت مدرکہ شرط ہے ۞

دفعہ ۱۴ جب اوس نور پاک لازوال آتما کا کسی قدر حصہ یعنے انس کسی جسم مین متمکن ہوا

اور جیوآتما کو ایک کر ڈالے آتما بن جاوے ٭

دفعہ ۸ مایا مقید اور فانی ہے اور جیوآتما مطلق اور لازوال ہے اور اوسکو قدرت ہے کہ مایا کو لذت فنا چکھاوے اور جیوآتما قایم جاودان ہے جو کوئی اس مضمون کو سمجھے اور اپنے دل کو پرماتما مین محو کرے اور تعینات کو درمیان سے دور کرے وہ مایا کی قید سے رہا ہو جاوے پس سمجھو دل کے حجرے مین جو مقیم ہے وہی آنند سروپ آتما ہی اور وہ لاتعین اور بے نام اور نشان اور عالم کا بطون اور لازوال ہے اور عقل اور حکمت اور معقول اور منقول سے جسکی نفی اور اثبات پر بحث ہے وہ نہین ہے ان سے برتر اور تقریرات سے منزّہ مفہوم ہے ٭

دفعہ ۹ آتما فی الحقیقت محیط عالم ہے لیکن اعمال کے نتائج نیک اور بد سے اجسام مین مقید ہے اور علٰحدہ علٰحدہ ہر جسم مین ہر بشر اوسکی موجودگی کا اطلاق دیتا ہے مگر فی الاصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے حتی کہ کسی حواس ظاہر یا باطن سے وہ ادراک مین نہین آتا خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ ہر شے مین وہ موجود ہے اور ہر شے کا وجود اوس سے موجود ہوا اور ہر شے سے وہ علٰحدہ ہی ٭

دفعہ ۱۰ آتما نے ست اور رج اور تم تین شے سے ایک نقاب کہ جسکو جسم کہتے ہین بنایا اور اوس مین اپنے تئین چھپایا جیسے کہ فانوس کے اندر روشنی پس اس حجاب کے اوٹھانے کے واسطے گیان اور دھیان شرط ہی شعر معقولہ عقل کو لو صاف کرو دل کو اگر ٭ اوس مین محبوب ہی جو خود ہی نظر آوے گا ٭

دفعہ ۱۱ جو عوام کے جسم کی حفاظت کرتا ہی اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہی بدن کو دکھ ہوتا ہی اور اوسکو کچھ پرواہ نہین ہوتی جب جیوآتما بدن کو چھوڑتا ہے بدن حرکت سے باز رہتا ہی اس واسطے یہ حرکت و زندہ قرار دیا گیا ہے اور جو نادانی اور جہل کو دور کرتا ہے اور عقل سلیم رکھتا ہے وہی آتما ہی اور پران کے معنی اصلاح حکما مین حرارت جیوآتما ہی چاہیے کہ جیوآتما کو تیر اور آتما کو نشانہ بنا اور دل کو قوی کر کے لگایا کر کبھی خطا نہوگی اور عین آتما ہو جاوے گا اور جسم کو تلے کی لکڑی اور پرنو کو اوپر کی لکڑی اور تصور کو حرکت چوب خیال کر کے مدام مشغل پرنو کا کرے پس جو جوہر ذات کہ پوشیدہ ہی نظر آوے گا ٭

دفعہ ۱۲ جیوآتما کسی سے پیدا نہین ہوا از خود موجود ہے لیکن اسکو مایا سے الفت زیادہ ہے بدینوجہ یہ اپنی حقیقت اصلی سے غافل ہو رہا ہے اور محسوسات کی لذات مین مبتلا ہے گوسائین تلسی داس نے رامایں مین لکھا ہے چوپائی ایشور انس جیوا بناسی ۔ چیتن امل سہج سکھ

نہ ہے سنگ مین ٭ ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین ٭ دیگر رائے کہ درہیچ جا نداری جا ٭ بو العجب ماندہ ام کہ ہر جائی ٭

دفعہ ۹ آتما جسکو نفس ناطقہ کہتے ہین یہ بقا اور فنا کا حاکم ہے اور ہر طرح کی مقدرت رکھتا ہے پس اسکا عامل بھی بعد دیدار جمال او سکے ویسا ہی ہوجاتا ہے کہ جسکے مقدرت کے اظہار مین قلم و زبان عاجز اور منشی وقائع نگار حیران ٭ باقی بیان اس پردہ اوٹھہ جانے کا بیان نمبری ۸ کی دفعہ ۱ مین ہے دیکھ لو ٭

نمبر ۸ بیان پیدایش عالم اور مایا اور تفریق مفاصل لفظی جیو آتما اور پرم آتما اور آتما

دفعہ ۱ اب اوس پاک بے نیاز کو خواہش پیدا کرنے عالم کی ہوئی اوسی کی خواہش کا نام مایا قرار پایا اور اس امر کا علم کہ اوسکو خواہش پیدایش عالم کیون ہوئی سوائے او سکے دوسرے کو آج تک نہوا اور جسکو علم ہوا مطابق قول **سعدی** ہوگیا ٭ آن را کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد ٭

دفعہ ۲ برمھہ اور مایا اور عالم کا نام موجودات ہے اور اس برمھہ چکر مین برمھہ اور مایا مثل دریا اور پانچون جس بمنزلہ چشمہ اور پانچون عنصر لطیف مثل گرداب اور پانچون پران مثل حباب اور پانچون عنصر کثیف مثل امواج اور اہنکار مثل سر چشمہ ہے اور یہی سبب ظہور مخلوقات اور حیات اور ممات کا ہے اور جیو آتما کہ اسکو ہنس بھی کہتے ہین اس مین قیام کرنیوالا ہے اگر یہ جیو آتما پرم آتما سے ملجاوے تو لازوال ہوجاوے ٭

دفعہ ۳ جیو آتما اور مایا اور عالم برمھہ سے موجود ہوئے ہین اوسی مین یہ لین ہوجاتے ہین ٭

دفعہ ۴ پرم آتما اور جیو آتما دونون قدیم ہین پرم آتما کی معنی دانائی کل اور جیو آتما کی اصطلاحی معنی دانائی جزویات ہے بدینوجہ پرماتما ذی اختیار ہے ٭

دفعہ ۵ مایا کی معنی اچھا نا راین اور کل عالم اوسی سے صورت پذیر ہے اور جس نے دنیا اور عقبے کو پیدا کیا اور جو مادہ پیدایش ہر سہ عالم ہے اوسی کے ارادہ اور ترک کا نام مایا ہے اور ارادت ازلی اور خواہش رب العالمین اور اودیا اور علت اولے اور عقل کل مترادف ہین ٭

دفعہ ۶ پرم آتما لا انتہا اور لا تعدی ہے اور تمام عالم کا وجود اوسکی مایا سے ہی ہا اینہمہ وہ منزہ افعال موسوم ہے ٭

دفعہ ۷ جو مایا اور پرم آتما اور جیو آتما کی حقیقت کو جانے وہ برمھہ ہوجاوے اور جو برمھہ

ذوالجلال ٭ چاہیئے مجھکو اگر وصلِ صنم ٭ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ٭ کھینچ خلوت مین بہت سا
انتظار ٭ تا میسر ہو تجھے وصلِ نگار ٭ ہے اگر اس راہ کا تجھکو خیال ٭ غیریت جتنی ہی سب پر خاک ڈال ٭
جب کہ جاہ و مال و فرزند و پسر ٭ الفتِ لعل و جواہر سیم و زر ٭ طبع کو جس جس طرف کا ہے خیال ٭
ہے یہی بس مانع راہِ وصال ٭

دفعہ ۵ اوسکے اٹھانا اس حجاب کا محض غیر ممکن ہے مگر ممکن بھی اوس حالت مین ہے کہ جب شایق
اپنے دل کو ۱ الفت ۲ عداوت ۳ طمع ۴ حرص ۵ غضب ۶ ترس ۷ شہوت ۸ تکبر ۹ حسد ۱۰
تعصب ۱۱ ہوس ۱۲ غفلت ۱۳ ظلم ۱۴ اغرض ۱۵ کینہ علاوہ برین جہل ہر قسم اور جو کچھ کہ شہوت
اور غضب اور جہل اور مردم آزاری کے تعلقات ہین پاک کر لیوے اور علوم متعارفہ سے تمامی موجودات
اور محسوسات کی حقیقت سمجھ کے اور اوسکی ناپایداری پر یقین کر کے مستلاشی شے پایدار اور مستقل کا
ہووے اور ایسی محویت حاصل کرے کہ تعینات دوئی کا دفع ہو جاوے تم سے سچ کہتا ہون
اور بالیقین تمکو سمجھاتا ہون کہ پرمیشر مین مجانا کچھ بہت مشکل نہین ہے اور عکس اوسکے جمال کا دیکھ لینا
کہ یہ اونے طریقہ برہمہ شناسی کا ہے کیا مشکل مگر نقص اسی قدر ہے کہ دل سے دوئی جلد
جاتی نہین جب دل سے دوئی دور ہو جاوے صرف اوسی کی خواہش اس دل کو رہے
تو پھر سمجھو کہ تم پورے آتما ہو ٭

دفعہ ۶ اوس پرمیشر کے پہچاننے اور سمجھنے کے لیے تھوڑا سا حجاب ہے کہ اوسکو سوائے
اوسکے دوسرا کوئی پہچان نہین سکتا پس چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت حلول کرے
پھر اپنے کو آپ پہچان لیوے ٭

دفعہ ۷ آتما جسکو چاہو کہو جسکو چاہو سمجھو کچھ گناہ نہین آتما کی شناخت سے آتما ہو جاتا ہے
اور تعینات جیو اور برہمہ کو یہی حجاب ہے دور ہو جاتا ہے پس اپنے کو آپ پہچاننا یہ اوسکی صفت
ہے دوسرے یعنے پابندان دوئی اگر اوسکو پہچانین یہ اوسکی مذمت ہے اسی قدر حجاب سے
اسکو دور کرے پھر تو حاصل مراد ہے ٭

دفعہ ۸ جسکے دل سے پردہ دوئی اوٹھ جاوے منصور کی طرح انا الحق کہکر اشعار دل کو
پڑھا کرے شعر یار کو مین نے جا بجا دیکھا ٭ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا ٭ دیگر نگو ہر مین ہی وہ

نمبر ۲ بیان اوٹھ جانے پردہ دل یعنی نقاب حجاب یا اوٹ نظر آجانا جمال شاہد معنی
وفعہ اپیشتر اسکے دوسرے بیانات مین لکھا گیا ہے کہ آتما دل مین مقیم رہتا ہے مگر گیان
اور ریاضت کی بجلی کی آنکھون سے نظر آتا ہے اور کیفیت اوسکی مشابہ اس کے مثیل کے ہے
کہ جیسے فانوس کے اندر روشنی ٭
وفعہ ۲ آتما جو سب سے اعظم اور اعلے تر ہے وہ درمیان دل کے مقیم اور حسد سے زیادہ
لطیف اور عین سرور اور تمامی اقتدارات کا مخزن ہے اوسکو قابو کرنا یا اوسکی ماہیت کا جاننا
یا اوسکو محسوسات سے دیکھنا غیر ممکن ہے اوسکو عارف اور حکیم بھی جز وکل سے جان نہین سکتے
اور جو اوسکے جاننے کا شوق کرے اوسکو لازم ہے کہ پہلے اپنے کو تشریحات ذیل سے
متحرا کرے ۱ کمی غذا ۲ استیصال بنیاد غضب ۳ کنارہ کشی خلائق اور ضبطی حواس
ہر ایک جوانب ۴ مساوی سمجھنا آثار سردی اور گرمی زمانہ کو یعنے رنج و راحت اور تکلیف اور عیش کو
۵ مستغنی ہو جانا تعریف اور مذمت عوام سے اور نہ متغیر ہونے وین اپنے چہرہ کو اس وجہ
سے ۶ نکرنا خواہش اور خوف دوزخ یا بہشت یا کسی قسم کے اشیاء فانی دنیوی کا نہ رکھنا
کسی چیز کو بنفسہ اپنے لیے ۸ لاطمع رہنا بدرستی عزیمت ۹ رضا جوئی مرشد ۱۰ کنارہ کشی صحبت
جہلا ۱۱ صرف مضبوط کرنا اپنے تصور کو کہ نور پرماتما اندرون اور بیرون جھلکا کرے اور نہ لیجانا
کسی دوسری طرف اپنے تصور کو ٭
وفعہ ۳ انھین گیارہ اشیا مین دس نمبر تک متعلق دسون اندری اور ۱۱ نمبر کا کام متعلق بدل
ہے پس جو اس امر کو سمجھے اپنے منزل مقصود کو پہونچے ٭
وفعہ ۴ دفع کرنا مایا کا نام حجاب ہے اور اوٹھ جانا اس نقاب کا ہر شخص کے گیان سے
ممکن ہے ہر چند کہ اوس ذات کو نادان اور جاہل نیست بتاتے ہین اور عاقل اور عالم اور چاروں ویدون
اور چھوں شاستر اور اٹھارہون پوران اوسکی ہستی کے مقر ہین اور ہر کوئی بصورت اور رنگ
مختلف کے جدا جانتا ہے حقیقت مین وہ کچھ اور ہی ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے
سب سے نیارا ہے اور وہ پردہ جو اوسکے دیدار جمال باکمال کے واسطے مانع ہے یہ ہے

اشعار گلزار ابراہیم ٹھہرے ہین دل مین دنیاوی خیال ٭ آوے کیونکر اوس مین نور

ہوجاوے گا اسی واسطے صاحبان برہمہ بدیا کو ضروری ہے کہ خواہش لذات محسوسات کو
اپنے گوشۂ دل سے نکال دیوین اور صدہا مقام کتب ہذا مین اسکی ہدایت لکھی گئی ہے
اور آیندہ بھی لکھی جاوے گی ؛

وقعہ ۹ حضرات بے علم اور صاحبان باعلم کہ جن کی قوت مدرکہ تیز نہین ہے اور جو دست طبع ترقی پر
نہین اور آتماشناسی کے دقائق سے بے بہرہ محض اور برہمہ شناسون کی صحبت سے
بھی ذخیرہ انگیز نہین یا اونکے خادمون کے بھی ذلہ خوار نہین ہین اونکی حرکات لغو دیکھو اور
بگوش انصاف سنو زان بعد امتیاز کرو کہ وے کیسے اصل کو چھوڑ فرع کو پکڑ گمراہ ہین اور آتماشناسی
جوان حرکات لغو سے بالکل علیحدہ ہے کس درجہ غافل ہین اور مردان کامل اور مقبول پرماتما سے
زیادہ اونکے ناقل ہین اور قدیم سے تا اخیر بکارون سے دنیا خالی نہین رہے گی کیونکہ
نہ معلوم کہ پرماتما نے کس مصلحت سے عقلا کے ساتھ جملا کو بھی پیدا کیا ہے جیسا کہ گل کی شاخ
مین خار ؛ راقم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کیمیا کے بنانے والے اور جادو کے جاننے والے
اور گنڈہ اور تعویذ کے باندھنے والے اور غیب سے قسم قسم کی چیزین منگانے والے
اور لونگ اور لڈو اور پھول کے برسانے والے اور شراب کو دودھ کے بنانے والے یا سورج
اور چندرمان کو دو کرکے دکھانے والے یا رات کا دن اور دن کی رات دکھانے والے
اور دریا مین کھڑی کے بچانے والے یا اس قسم کے جتنے حرکات لغو اور شعبدہ ہاے عجیبہ اور غریبہ
کے کرنے والے ہین انکو حضرات مخالفین عقل اور گیان اشرف اور معزز سمجھتے ہین اور اصل
مطلب سے کنارے رہتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ بظاہر ورویش نمایون کی حرکات عجیبہ
یا بازی گرون کے افعال خفیفہ بے اصل اور بے بنیاد محض ہین پس گرفتاران جہالت ایسی ہی
لوگون کو صاحب کمال سمجھتے ہین اور خود حصول کمال سے محروم رہتے ہین حالان کہ نشان
فقرا اور گیانی اور مجذوب نمبر ۱ سے ۴ تک اس آیینہ تصوف کے وسیع ہین پس جوان اوصاف
سے موصوف ہو اونکو صاحب کمال سمجھنا دیبا اور روا ہے کیونکہ وہ پرمیشر سے مل گئے
رہتے ہین اونکو ضرورت اپنی نمایش یا پیغمبر یا اولیا یا رسیدہ کہلانے کی باقی نہین رہتی
بر رسولان بلاغ باشد وبس ؛

آیندہ مرتب شود

اوسی مدارج کا نام معراج ہے اب تم سمجھو کہ ایسے مشاق کو ہمیشہ معراج نصیب رہتا ہے بلکہ وہ اس درجہ کو بھی ناچیز سمجھکر فنافی اللہ ہوجاتے ہین ؛

وقعہ ۸ جب کہ انتظام حسب شرایط وقعہ ۵ و ۶ کرلیوے چاہیے کہ اس کتاب کے بیان نمبری ۵ کو بخوبی معاینہ کرے اور استعمال سے حظ وافی اوٹھاوے واضح ہو کہ جب پریشر اپنی کرپا کرکے متلاشیان اپنے کو اپنی طرف رجوع کرتا ہے اوس وقت ظہور روشنی عناصر بتدریج عرصہ مین ہوتی ہے اردشنی اودی ۲ سون زرد ۳ سبز ۴ سفید ۵ سرخ بعدہ جب مست تت اور انہکار اختیار مین آتے ہین تو اونکے عمل درامد مین گاہے تاریکی اور گاہے مثل دود گیاس دگاہے مثل روشنی آفتاب دگاہے مثل چمک بجلی دگاہے مثل چاندنی ماہ شب گرماو گاہے مثل ہوا روان دگاہے سفیدی قلیل یعنے میلی روشنی دگاہے مثل مشعل بعدہ عین نور پرماتما نظر آتا ہے اور اس وقت ایسا نشہ اور سرور ہوجاتا ہے کہ متلاشیان محو اور اپنی خودی سے بیخود اور المست ہوکر انالحق کہنا شروع کرتے ہین اور عین برمھ ہوجاتے ہین اور درجہ معراج کو بازی طفلانہ سمجھکر نظر توجہ سے اوسے نہین دیکھتے اور ناچیز محض اور بیقدر مطلق سمجھتے ہین بلکہ اسکے خیال کو بھی وے بالکلیہ چھوڑ دیتے ہین الغرض جو کچھ کہ ہے وہی ذات برحق ہے اور اوسکے تصور کا یہ مرتبہ ہے کہ شایقین کو مستغنی اور المست اور شاہنشاہ عالم بنا دیتا ہے اور تمام مخلوق کو اوسکا محتاج کرکے اوسکو بے نیاز کردیتا ہے اور تھوڑے غور مین یہ امر نازک اور مرمخفی قابل سمجھنے کے ہے کہ معراج کے درجہ مین جو ہر دم فایز رہتا ہے وہ برمھ کو ہر گھٹ بیاپک سمجھکر یکتائی اور خاموشی اختیار کرلیتا ہے اور یہ مفہوم اوسکی ہوجاتی ہے کہ جب وہی نفس ناطقہ ہر جسم مین جلوہ گر ہے پس اپنی پتلی کو جس طرح چاہتا ہے کھیل کھلاتا اور نچاتا ہے دخل درمعقولات بلامفہوم علت غائی موجد پیش عقلاشہ مندہ کراتا ہے جس کا ایسا مفہوم ہووے مرد کامل عیار اور رسیدہ اور سیدہ سمجھنا چاہیے اور نہ وہ کہ جو تعصب مذہبی اور گردن کشی اور خون ریزی خلایق اور جہاد خلقت خالق کو واسطے البقاء اپنے نام کے بہتر جانتا ہو کیونکہ یہ سب علامات پابندان لذات محسوسات کی ہین اور جو گرفتار دام صیاد محسوسات مثل مرغان صحرائی کے رہے گا وہ بلاشک کور باطن اور سنگدل

جیو آتما اور پرم آتما اور آتما کہ تفاوت لفظی بنظر امتحان عقل مشتاقان ہے چھوٹ جاتا ہے اور ہر قسم کے شک اور یقین اور وہم اور گمان اوس سے دور ہو جاتے ہین ٭ حاصل کلام اس مشق سے صفائی قلب حاصل ہوتی ہے اور نیکی اور بدی فعلون کی رفع ہو جاتی ہے اور نگاہ نتیجۂ اعمال پر نہین رہتی تب جیو آتما کے مرتبہ سے گذر کر پرم آتما ہو جاتا ہے پس یہ عین سرور لازوال اور منتہاے مراتب کمال ہے اور جب مشتاق جیو آتما سے آتما ہو جاوے گا پھر وہ اس قابل بلا تکلف بن جاوے گا مصرعہ آن را کہ خبر شد خبرش باز نیاید ٭

وفعہ ۵ ایک اور طریقہ برمھ سے مشغول ہونے کا بعد انتخاب تمامی سبد اور شاستر کے یہ ہے ۱ چار زانو ہو کے بیٹھے یا جیسی عادت ہو ۲ سر اور گردن ہلنے نہ دے اور بلند رکھے کج ہونے نہ دیوے ۳ دل اور حواس کو کسی طرف محسوسات کے جانے نہ دیوے اور دل کو حواسون سے ملا دیوے ۴ دل کے سوراخ مین جو محل برمھ کا ہے بغور معاینہ کرے اور دل ناف سے دس انگشت کی بلندی پر رہتا ہے اور اوسی کے اندر وہ نور لازوال جلوہ گر رہتا ہے وہ صفائی دل کے واسطے نیک افعالی اور راست گوئی شرط ہے اور تفرغ بھی واجب ٭

وفعہ ۶ جس مقام پر یہ شغل کیا جاوے اونچی اور نیچی جگہہ نہو ہموار ہو اور کسی قسم کی گرمی یا کوئی اور موجب انتشار طبع نہو اور گذرگاہ عوام بھی مسدود ہو اور ایسا مقام محفوظ ہو کہ غیر کی آواز بھی سنائی نہ دیوے اور مرغوب اور دلچسپ جگہہ ہو غرض کہ شغل سے پہلے اسکا بندوبست کر لیوے زان بعد چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست رکھکر حواس ظاہری اور باطنی کو ضبط رکھے اور سمج سماوھ یا اناہد شبد کا بھی استعمال رکھے بعدہ اوسکو چاہیے کہ فعل نیک کیا کرے اور بد فعلی کی جانب کبھی اپنے دل کو رجوع نہ کرے اور جملہ لذات اور خیالات کو نین کو دل سے دور کرے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے اپنے جسم اور دل کو ہمیشہ پاک رکھے ٭

وفعہ ۷ جس قدر توہمات اور خطرات اور خوف دل مین ہون سب کو دور کرے اور جانے کہ برمھ میرا محافظ ہے پس بے خوف اور بے خطر ہو کے محو ذات الطف ہو جاوے اس عمل کے حالت سرور مین جو جو کیفیتین نمود ہوتی ہین اور جس درجہ کا استغراق ہو جاتا ہے

دفعہ ۲ ازرو ے بید برمھہ سے ملنے کے لیئے چھ حکم نازل ہین اعبس دم ۲ انضباط حواس
۳ دھارنا یعنے تصور کسی شے کا بعض کا قول ہے کہ دل کو باندھنا ایک چیز خاص سے اسکا
نام عشق حقیقی اور دھارنا ہے کہ جسکا مفصل حال حصہ دوم کتب ہذا مین لکھا ہوا ہے ۴ مضبوط
اور قایم کرنا تصور کا اور ذات پاک مین کہ جسکو دھیان کہتے ہین ۵ حق الیقین یعنے یقین کو
درست کرنا کہ جو موسوم بہ گیان ہے بعض کا قول ہے کہ پانچوین جزو ترک ہے
یعنے حیرت کو دلائل عقلی سے دفعہ کر کے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین
حاصل کرنا ۔ **توضیح تینون یقینون کی** ۔ **علم الیقین** وہ ہے کہ جو علم کے حصول اور
تجربہ کارون کی صحبت سے میسر ہو اور عین الیقین وہ ہے کہ جو جو گیشرون کو مشاہدہ
حال پرماتما سے کشف اور اشراق ہوتا ہے اور **حق الیقین** وہ ہے کہ جب ناظر اور منظور
اور طالب اور مطلوب اور عاشق اور معشوق ایک ہو جاتے ہین اور خیال دوئی مطلق جاتا رہتا ہے
۶ محویت یعنی فنا فی اللہ اسکو سماد ہ اور استغراق کہتے ہین ان چھون کے مجموعہ کا نام جوگ
ہے اور انھین ترکیب سے جیوآتما پرم آتما کو پاتا ہے جو کہ محض نور ہے ۔ جو کوئی ان چھون
ترکیب سے کوئی ایک ترکیب پر بھی عمل کرے اور ان پر قادر ہو جاوے وہ سب شے پر
محیط ہو جاتا ہے اور اوس حالت مین اگر انا الحق کہنے لگے تو مضایقہ نہین **شعر** قصہ منصور
جب دوئی کا دل سے پردہ اوٹھ گیا ۔ تب انا الحق کہہ اوٹھے تو جب م کیا ۔
دفعہ ۳ چاہیے کہ تمام حواس ظاہری کو کھینچ کے دل مین جمع کرے اور دل کو کھینچ کے پران
مین رکھے اور خواہش لذات محسوسات کو دور کر اطمینان سے مجھکر جیوآتما کو آتما مین محو کرے
اوس حالت کا نام تریا یعنے لاہوت ہے یہ حالت بہت مشکل سے نصیب ہوتی ہے مگر
طریق آسان وقوع کا بھی کسی مقام پر لکھون گا ۔
دفعہ ۴ زبان بعد چاہیے کہ نوک زبان کو تالو سے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے
کہ اس ترکیب سے حرکات دل اور حواسون کے بند ہو جاتے ہین اور دل اوس ذات لطیف
مین محو ہو جاتا ہے پس جو شخص یہ عمل کرتا ہے برمھہ کو کہ حد سے زیادہ لطیف اور روشن
ہے پاتا ہے اور حق الیقین سے اپنے تئین آپ دیکھنے کا قادر ہو جاتا ہے اور خیالات

کبیر داس کا قول ہے ؛ گرہ اندر جور ہے اودا سی ؛ کہین کبیرا کے ہم داسی ؛ دوسرے یہ کہ لذات محسوسات سے بالکل کنارہ ہوکر تخلیہ نشینی سے مستغرق دھیان پرماتما بنا رہے اور کسی طرح کا تخیل محسوسات اپنے گوشۂ خاطر مین نہ رکھے تیسرے یہ کہ ایسے فکر اور غور کا تحمل ہوجاوے کہ اوسی سوچ اور بچار مین دھان تک غوطہ کھاتے کھاتے پہونچ جاوے کہ جس تحمگاہ دل پر آتما براجمان ہے چوتھے یہ کہ کبیر داس نے فرمایا ہے ؛ کہ سوے بیٹھے ہے اوتانے ؛ کہین کبیر ہم اوسی ٹھکانے ؛ یہ کلام کبیر داس کا متعلق بیان سہج سماوھ کے ہے پانچوین یہ کہ صفائی قلب جو گریہ وزاری سے ہوا کرتی ہے رو رو کے روتے پرماتما مین دھیان لگائے ہوئے اوس درجہ تک پہونچ جاوے کہ آئینہ لوح محفوظ جو آتما کے روشنیون سے منور ہو رہا ہے آتما خود دیکھ لیوے کہ ہر بشر آتما ہے بشرطیکہ اسکی قدر کو جانے اور مغز تحریر راقم تک پہونچے فقیر کو یہ بھی لکھ دینا ضرور پڑا کہ ضمن تصور مین کوئی جاہل ایسا نہ روئے جیسا کہ سوڑرہ کا قصہ مشہور ہے چھٹوین یہ کہ تخیل محسوسات کو اس قدر بھولوادے کہ گوشۂ دل مین بالکل خیال محسوسات نہ رہے پھر تو یہ وہ درجہ ہے کہ فرشتے اور بڑے بڑے جوگیشر اوسکے قدمون پر سر رگڑین ساتوین یہ کہ تعلقات اور تعینات سے آزاد ہوجانا اور وہم اور گمان اور خیال کے کوچہ سے نکلکر مرتبۂ حق الیقین حاصل کرنا یہ وہ مرتبہ ہے کہ راجہ جنک بدیہہ کو جو حاصل تھا ؛ باقی قاعدہ جوگ بیان نمبر ۶ ہی مین درج ہین دیکھ لو ؛

بیان توضیح صفائی قلب اور قواعد متحسنہ اتصال برہمہ کہ جسکے عمل سے شائقین درجہ معراج العلی بھی اعلے مدارج پر بے تکلف پہونچ جاتے ہین کہ جس مقام سے پھر واپس آنا نہین ہوسکتا

دفعہ ۱ ؛ آتما آتمانند سروپ ہے اور دل مین بصورت نور کے مقیم ہے اور دھارنا اور سماوھ سے نظر آتا ہے بلکہ وصل کرلیتا ہے اور اپنے نور مبین مین اس طرح پر ملا لیتا ہے کہ پھر اوسکو آواگون کی تکلیفات ہونے نہین پاتی ہے ؛

یہ ہے کہ صبح کے وقت جب سورج نکلتے ہین چندرے اونکی طرف اپنی آنکھ چند مرتبہ لگاوے
اور اوتنی ہی مرتبہ پھر بند کرے اگر اس طرح پر چند روز مشاقی بہم پہونچاوے گا دھیان اوسکا غایت
مرتبہ اعلے کو پہونچے گا کیونکہ انسان بسبب کثافت باطنی یک بیک جلوۂ نور دیکھہ نہین سکتا مگر چونکہ آفتاب
مین وہ نور نہایت خوبی سے بھرا ہوا ہے اور ہر ایک نیر اسی نیر اعظم سے اقتباس نور کا کرتا ہین
پس شایقین کو اس مشق اعلے سے وہ کیفیت حاصل ہوگی کہ راقم کے احسانات تحریر بیان سے
کبھی سبکدوش نہون گے اور اخیر مین وہ عرفان حاصل ہوجاوے گا کہ شایقین اپنے مین آپ کو
دیکھہ لیوین گے پھر تو اسی کا نام حاصل مقصود اور فہو المراد ہے اور اسی کا نام اقتباس نور عقلا نے
قرار دیا ہے اسکے بعد دیکھو **دفعہ ۱۳** ابیان نمبری ۳ کا اکثر حضرات نوآموز اس فقیر سے پوچھا کرتے ہین
کہ درحالیکہ پرماتما کی کوئی مثال اور صورت یقین ہے پھر اوسکا دھیان کیونکر کیا جاوے اور گنجینۂ
مقصود کیونکر ہاتہ آوے لہذا بنظر جواب اون کے یہ ترکیب نفس اور پسندیدہ لکھی گئی ہے کہ شرف
سے اسکے ہر شخص کا دھیان نہایت خوبی سے پختہ ہوجاوے گا اور پرماتما کے دیدار جمال باکمال
مین روز بروز غلبہ اشتیاق بڑھتا جاوے ؛

دفعہ ۱۱ ایک عمدہ قاعدہ جو گل ابھیاس کا یہ ہے کہ جو کوئی سکھمنا رگ کی راہ سے کہ وہ نہایت روشن
اور باریک ہے پران کو جس نفس کی ترکیب سے اوپر کھینچے کہ پران اور دل اور پرنو ایک ہو کر
ام الدماغ مین پہونچ جاوے اور زبان سے تالو کو بند کرے اور حواسون کو ایسا روکے کہ پھر
وہ محسوس نہ کر سکین ایسا مائل ہر طرح کا کمال پاتا ہے اور مزید بران یہ کہ پران کو روکے عین جیوآتما
ہوجاوے پھر تصور پرم آتما کا کرے اور جیوآتما کا تصور چھوڑ دیوے اور دماغ مین تصور کو
قایم رکھے اس عمل سے ہر قسم کے کمالات کا عامل مخزن بن جاتا ہے ؛

دفعہ ۱۱ ایک اور قاعدہ عمدہ بیان مین توصیف بہگیا نیون کے **بدفعہ ۵** لکھا ہوا ہے دیکھہ لو ؛

دفعہ ۱۲ واضح ہو کہ فن ریاضت مین مقدم درستی تصور ہے جس کا تصور درست ہوگیا اور ہر دم
اور ہر لحظہ اوسی پرماتما کے دھیان مین مشغول رہا پھر تو اوسی کا نام جوگیشر اور وایا ہے اور
اسکے واسطے یہ بھی ضرور نہین ہے کہ خانہ داری کو ترک کرے اور بیہودہ واہیون کی طرح
دربدر جنگل مین گھومے ہندی مثل ہے ؛ کرتے کرم کرے بیدہ نانا ؛ من راکھے جہان کرپانیدانا ؛

دفعہ ۵ اگر دل کو محسوسات سے نہ روکے تو کانون کے بند کرنے سے بھی وہ لذت نہ ملے گی آواز سنے گا اور جو محسوسات کو دل سے روکے گا اسکی کیفیت اوسے خوب معلوم ہو گی دھیانی جبکو ست گرو کا اوپدیش ہوا ہے وہ اناہد شبد سے گذر کر اونکار کی دھن مین پہونچتا ہے کی پھارست شبا مین پہونچتا ہے اور ست شبد اور پرماتما مترادف ہین دیکھو دفعہ ۳۳ ٭

دفعہ ۶ اس عمل کے مشق سے غیب کی آواز سننے کی قدرت ہوتی ہے مگر غیب کی باتون کو کسی سے کہنا نہ چاہیے ورنہ مشاق اس مرتبہ سے گر پڑتا ہے اور جب تک تو آواز سنتا رہے اوسی کے خیال مین بھول نہ جاوے ورنہ اصل مطلب سے کنارہ رہجاویگا چاہیے کہ انکی جانب توجہ نہ کرے اور متلاشی آواز وہم کار ہے جو عین مقصود ہے ٭

دفعہ ۷ تصریح بیان بند کرنے لب کا بیان مین اسم اعظم کے مفصل توضیح کی گئی ہے کہ اجپا جاپ کہ عبارت جسمین لفظ اوم وراوسوہنگ وہنس ہنس وتت ست سے ہے بلا حرکت لب اور زبان کے دل سے جپا کرے کیونکہ یہ اسم اعظم ہر ایک مقصد کا بر لانے والا اور تمامی حاجتوں کا رفع کرنیوالا ہے دیکھو دفعہ ۱۱ بیان نمبری ۸ کا اور بیان نمبری ۱۳ کی جملہ دفعات کو جو اسی بیان سے متعلق ہین ٭

دفعہ ۸ متقدمین کا پورانا قاعدہ یہ ہے کہ دے تخیلہ مین بیٹھکر دونون ہاتھ کی انگلیون سے دونون کان اور دونون پرہ ناک اور دونون چشم اور دونون لب بند کر کے دھیان پرنو کا کرتے تھے مگر اس ترکیب مین عامل کو تکلیف شدید ہوتی تھی اور اسی عمل کو پرانایام سنسکرت مین کہتے ہین چونکہ وہ قاعدہ نہایت مشکل اور فی زمانہ شائقین سے اوسکا استعمال محض دشوار ہے اور راقم نے جو علیحدہ علیحدہ اونکی توضیح کی ہے وہ نہایت آسان اور قابل استعمال ہے اور ایسا آسان ہے کہ ہر شخص استیلائے شوق سے بہ آسانی عمل کر سکتا ہے ٭

دفعہ ۹ بہت مشکل ہے کہ انسان نور پرماتما کے دیکھنے کا قادر ہو ہر چند کہ تبھی فکر قادر ہو مگر بحکم حاکم حقیقی ایسے ایسے مشکلات کا آسان کرنا اس فقیر حقیر کے ذمہ اور حل کرنا ہر ایک دقایق لاینحل کا اس ذرہ بے توقیر کے متعلق ہے لہذا مفصل بیان پرماتما کے نور دیکھنے کا لکھتا ہون اور ایک عمدہ طریقہ دیکھنے عکس یعنے پرتو نور کا شائقین اس علم اکبر کو بتاتا ہون وہ

۵	آواز بین	آبجیات[۱] ام الدماغ سے تلے کو اوترتا ہے
۶	آواز قال یعنے تازی	وہ آبجیات بعد اوترنے ام الدماغ کے حلق مین پڑتا ہے
۷	آواز نغمہ بازی	کشف[۲] اور اشراق ہوتا ہی اور ضمیر خلایق پر آگاہی ہوتی ہی اور دور و دور کی آواز سنی جاتی ہے
۸	آواز پکھاوج ہاتھ کے ہاتھ ہی نزدیکان کے ہوا دیتی ہے	اور[۳] نادیدہ اشیا کو دیکھتا ہی غرض کہ اس شد کے سننے کے ذریعہ سے شایق روشن ضمیر ہوجاتا ہے وہ آواز جو تمام مخلوق کے دل سے برآمد ہوتی ہے عامل کشادہ پیشانی سے سماعت کرسکتا ہی
۹	آواز نفیری مزمار	اسکے سننے سے سامع ایسا لطیف ہوجاتا ہی کہ جہان چاہی اوڑکے چلا جاسکتا ہی اور عوام کی آنکھ سے محجوب ہوسکتا ہی کہ وہ سب کو دیکھے اور اوسکو کوئی نہ دیکھے اور وہ دیوتاؤن کو بھی دیکھتا ہے یعنے راہ ملکوت کی نظر نہ آنے کا پردہ جو اوسکی آنکھون پر پڑا ہوا ہے وہ اوٹھ جاتا ہے ٭
۱۰	آواز گرج بادل کی کہ دون دمن کے موافق ہوتی ہی	یہی آواز اناہد ہے اسکے سننے سے برمھ سمادھی مشغول کل ہوجاتا ہی اور تمام منبک اور بدا و خیال اور مفہوم عقلی اور کشف اور وہب اور سیدھی اور کرامات اور معجزات کو لونڈون کا کھلونا یعنے اشیاے بازی سمجھتا ہے ٭

تحقیقات اناہد شد کی نہایت آسان ہے اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی کسی وقت اپنے دل کو ہر قسم کے خیالات سے روکے تو بغیر کان مین انگلی دینے کے اناہد شد مسموع ہوگا چنانچہ یہ فقیر بغیر کان بند کیے ہوئے اناہد شد کو سنتا ہے اور اندک تبدیل ہونے خیال اور تصور کے وہ کیفیت کافور ہوجاتی ہے اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ کانون مین روئی ڈالکر اور اونکو اولٹ کر عمامہ یا موریٹھہ سے خوب کس کر باندھے اور اوسکے اوپر ایک رومال بھی باندھے جس شکل سے کہ شایقین بنظر آراستگی داڑھی کو باندھتے ہین ٭ زان بعد دونون کان پر یا ایک پر ایک ہاتھ کی ہتیلی رکھکر آواز اناہد کو سنے پھر تو بلا تکلف عمدہ عمدہ سرود سراے غیب سن پڑے گی چنانچہ فقیر اکثر حالت موسم سرما مین جب کہ اوایل اپنے مشق کا تھا ایسا ہی کرتا تھا ٭

دفعہ ۴ غور اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ہر بشر کے اندر ہر وقت باقسام مختلف خود بخود ہوا کرتی ہے سماعت اسکی بسبب اشغال محسوسات کے نہین ہوتی ٭

اوسکا یہ ہے اس آواز اناہد کا نام آواز برمحہ ہے اور یہ دو قسم پر منقسم ہے اول آواز الفاظ مرکب اور دوم آواز مطلق کہ اوسمین تمیز حروف کی نہین ہوتی چاہیے کہ دونون کو برمحہ جانے اور دونون سے مشغول رہے کیونکہ آواز مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع ہوتی ہے ۲ آواز مرکب پر نوہے اسکے وسیلہ سے عامل بلندی پر پہونچتا ہے اور اشد مین محو ہوتا ہے ۳ جس طرح مکڑی تار کے وسیلہ سے بلندی پر چڑھتی ہے اور موزیون کی آفتون سے بچتی ہے اوسی طرح آدمی پرنو کے شغل سے محفوظ ہمہ آفات ہوجاتا ہے اب طریقہ عمل بتلاتا ہون گویا خادم کو پادشاہ بناتا ہون اور فقیر مفلسون کو برمحہ مین ملاتا ہون ؛

دفعہ ۳ چاہیے کہ دو انگلیون سے دونون کان کے سوراخ بند کرے پھر دل کی آواز کو چوخود بخود ہر وقت ہوتی رہتی ہے بہ تامل یک لحظہ اور بضبطی انفاس راست اور چپ اور بخیال بالائے دماغ اور اپنے کو مطمئن کرکے سنے جو آواز کہ سنائی دیوے اوسیکا نام اناہد شد سمجھو اور یہ آواز دس قسم کی ہوتی ہے اور اسکا جاے صعود مقام وہم ہے بلکہ جس ایوان شاہی مین وہ پادشاہ عالمیان رونق بخش رہتا ہے اوس دروازہ پر جو باجے بجنے کے واسطے معین ہین اونکی یہ آوازین ہین کہ جس سے عالم و عالمیان کو فرح ہوتا ہے اور جب تک کامل مشاقی نہین ہوتی بطرز گوناگون یہ آوازین سنائی دیتی ہین کہ جن کی تشخیص و تعین و مطابقت آوازدہ گانہ مین نہین ہوتی ؛

توضیح آواز دس قسم اناہد شد کی

نمبر	قسم آواز	کیفیت تصدیق اور سماعت ہونے اون آوازون کی عامل کو
۱	جوشن آواز جرس یا	وقت[۱] سماعت اسکے بدن کے بال کھڑے ہوجاتے ہین ؛
۲	مسلسل اور بکرر ایضاً	بدن[۲] مین کاہلی اور ایک عجیب قسم کی سستی پیدا ہوتی ہے ؛
۳	آواز گھنٹہ یعنی جرس	عشق[۳] اور محبت کا جوش دل مین ہوآتا ہے ؛
۴	آواز شنکھ یعنی ناقوس	مثل نشہ کے سر گھومنے لگتا ہے ؛

معنی اور مضمون کو بالتشریح شرح کرتا ہون کہ جس سے تمامی اقسام جوگ پوست کندہ مختصر بیان مین
معلوم ہوجاوین شعر چشم ہند و گوش بند و لب بہ بند ٭ گر نہ بینی نور حق بر من بخند ٭ اس شعر کے
اول مصرع مین تین طریقہ معرفت کے جو تحریر ہین وے بالکل حاوی اور نشان وہ نور پرم جوت کے
ہین ہر چند فقرا اس رمز نازک کو ظاہر نہین کرتے نہایت محنت شاقہ اور اثبات شوق کامل شائقین
پر بڑی غفلت سے ظاہر کرتے ہین بلکہ مشہور امر ہے کہ علم اکبر یعنے برہم بدیا ہمیشہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے
سینہ مین دیکھا نہین گیا تھا مگر اب آتما نہایت خوش ہوکے فرمادہ ہے کہ مہ کا ظہور بالتشریح کسی نے
نہین کیا وہ اب کیا جاوے کیونکہ جن کے مفہوم مین خالق اور مخلوق دو ہین وے گمراہانہ تقریر
پیش کرتے ہین اور جب کہ ہمہ اوست اور ہمہ از وست کا معاملہ ہے تو پھر حجاب کہان باقی ہے
اور جب حجاب نہین تو پھر چھپانے سے کیا حاصل اور کس سے چھپایا جاوے کیونکہ دو آدمی جب ہوتے ہین
تب شرم اور حجاب کیا جاتا ہے اور جب خود ہی خود ہر جگہہ موجود یعنے سرب بیاپک ہے تو
پھر کس کی شرم کون کرے لہذا مشرح لکھا جاتا ہے اور ظلمات اگیان جو گیانیون کے جگہ پر چھا رہا ہے
توضیح برہم گیان اور تشریح آتما شناسی سے اس طرح پر اوٹھا دیا جاتا ہے کہ جیسے سورج نکلنے سے
تاریکی شب جاتی رہتی ہے ٭

دفعہ ۱ توضیح چشم ہند مخفی نرہے کہ فن ریاضت مین جس قدر آنکھہ کو شرف دی گئی ہے ایسا
مشرف کوئی عضو نہین ہے ہر قسم کے کمال اس مین بھرے ہوئے ہین سمیج سمادھ جو
اعلے مراتب وصال پر پاتا ہے اسی چشم سے متعلق ہے اوسکی ترکیب یہ ہے کہ عامل تخلیہ مین بیٹھکے
اپنے دونون آنکھون کے محاذی اور متصل بینی کو ایک ہاتہ کی دو انگلیون سے خوب دبادی پھر
جو اوسکو نظر آوے قدرت ایزدی سمجھے چونکہ یہ رمز نہایت اخفا کے قابل ہے لہذا تھوڑا اور مختصر
بیان کیا گیا کہ عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہے اور جہلا کے لیے ایک کتاب بھی کافی نہین ہوتی
اور اسی طریقہ کا نام جوگ نسیج سمادھ ہے اس کے عمل آوری مین ایسی ایسی روشنی نوع بنوع
نظر آتی ہے کہ جنکا مفصل حال دفعہ ۸ بیان نمبری ۶ مین مندرج ہے ٭

دفعہ ۲ تشریح گوش بند کانون کے بند کرنے سے آواز اناہد سنی جاتی ہے
اور یہ آواز ہر متنفس کے تہ دل سے بلا ناغہ اور ہر دم برامد ہوا کرتی ہے و بیان مشرح

پلکون کے اپنی آنکھون کی تپلیون مین جو ایک قسم کی روشنی ہے بغور تمام دیکھا کرے ۲
اخیر نتیجہ اس دیکھنے کا یہ ہوگا کہ باعث جماد طبیعت حواس خمسہ ضبط مین در آوین گے جس وقت حواس خمسہ
ظاہری اوس شے مجلی کے دیکھنے سے ضبط ہون گے حواس باطنی بھی اپنے افعال سے معطل
ہوجاوین گے بعدہ تشریح دفعہ ۳ بیان ہذا کو دیکھو الحاصل ترکیب بالا مین مبطلی حواس عشرہ
شرط ہے زان بعد کثرت مشق سے عامل کو وہ درجہ میسر ہوگا کہ جو خاتمہ گفتگو اور منتہای مراتب
ہے اور ہر دم پردہ زمین سے فلک الافلاک تک شعاع نور تابان اور درخشان اوسکے نظرون مین
معلوم ہوا کریگی اشعار مثنوی گلزار ابراہیم ؎ پردہ او سپر کچھ نہین اے ذی شعور ؎ ہر طرف ہے
موج زن دریاے نور ؎ ہے زمین و آسمان مین پردہ نور ؎ گر نہ دیکھے تو یہ ہے تیرا قصور ؎
دفعہ ۱ ایک اور آسان ترکیب ضبطی حواسون کی بتلاتا ہون گویا آدمی کو فرشتہ بناتا ہون
وہ یہ ہے کہ جس وقت آدمی کو غلبہ نیند ستاتا ہے تمام حواس اکیجا ہوجاتے ہین اور حسب معمول
آنکھون کی تپلیین بھی اولٹ جاتی ہین بدنیوجہ ملک ملک کی سیر سوئے ہوئے کرایا کرتا ہے پس
شایق کو چاہیے کہ جب نیند آوے آنے دیوے مگر احتیاط کرے کہ شکریان شکر خواب اوسکے
متاع ہوش کو لوٹ نہ لیجاوین یعنے مآل مثول کرکے حالت شیرین خوابی پیدا کرے کہ جسکو
عالم لاہوت کہتے ہین جب چند روز ایسی ممارست بہم پہونچا دیگا ایسی ایسی عمدہ کیفیتین دیکھ سکے گا
کہ جسکی تشریح طول صرف معاینہ کے تعلق ہے ؎

نمبر ۵ بیان آتما شناسی اور ظہور جلوۂ نور پرماتما کہ جسکے ضمن توضیحات مین بیانات سہج سمادھ
اور اناہد شبد یعنے سلطان الاذکار اور اجپا جاپ اور نیز دیگر طریقہ ہاے ریاضت جو نہایت نایاب
اور تخیلون کے ذہن سے جنکا ملنا غایت مشکل تھا اور فی زمانہ بھی دستیابی جن کی اہم ہے درج ہین ؎

آج تک اس پردۂ زمین اور آسمان اور مابین اوسکے کہ جسکو ترلوک کہتے ہین ہر متنفس کو خواہش
آتما شناسی رہی مگر متلاشیان کو جلد تر کوئی صاحب برمھ بدیا اور عامل علم ابھی بتلا نہ سکتے تھے انواع
اور اقسام کی حیلہ سازیان کرکے وقت کو ٹال اولادکی اوقات کو خراب اور شایق کو کم شوق کردیتے تھے
مگر چونکہ اس رقم کو بحکم پرماتما اخفا کسی اسرار غیبی کا منظور نہین لہذا ایک شعر مثنوی روم کا

آئینہ مذہب ہنود
صہ اول

منشی کنہیا لال صاحب الکھ ہاری نے بھی اس بیان کو گیان پرکاش اور الکھ پرکاش اپنی کتاب تصنیفی مین زیب قلم فرمایا ہے ٭

دفعہ ۵ ایک رکھیشر کا عین الیقین سے قول ہے کہ تمام حواس پران کے تابع ہین اور کرم اندری اور گیان اندری اور انتھہ کرن کو اون کے مقامات پر وہ برجا رکھتا ہے اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے کبھی سوتا نہین اور مختلف راہون سے اطراف اور جوانب مین سیر کرتا ہے اور اپنے ہمراہ ہمیشہ بدن اور حواس کو رکھتا ہے اور جس جس مقام پر وہ جاتا ہے یہ سب بھی جاتے ہین باوجودیکہ ان سب سے وہ علیحدہ ہے کس واسطے کہ بدن اور حواس فانی ہین اور پران جاودانی اور اوسکے معنی ہین حرکت جیو آتما ٭

دفعہ ۶ حواس باطنی کے ضبط سے مکت یعنے سرور دائمی اور حواس ظاہری کے روکنے سے بہشت یعنے آرام اور عیش نوع بنوع کے نصیب ہوتے ہین ٭

دفعہ ۷ بسبیل تمثیل حواس ایک مرد مرتاض راہ مین بیٹھا تھا اور ایک شکاری اپنا شکار مفرور تلاش کرتا ہوا آکر سمت اور سراغ شے مفرورہ کا مستفسر ہوا اور ویش نے جواب دیا کہ آنکھ کا کام ہے دیکھنا اوسکو قوت نطق نہین اور زبان کا کام گویائی ہے اسکو قوت بصر نہین پس جسکو قوت نطق اور بصر دونون ہو وہ مطابق رویت کے بیان کرے اور وہ صادق ہو پس یہ بظاہر محال ہے کیونکہ جسکو رویت ہو اوسکو قوت بیان کی نہین رہتی بدیںوجہ کہ اوسکی مفہوم سے خیال دوئی دور ہوگئی رہتی ہو اور جسکے دل سے پردہ دوئی اوٹھ نہین گیا رہتا اوسکو حقیقت سے آگاہی بخوبی نہین ہوتی ٭

دفعہ ۸ ان فقرات سے حاصل مطلب سمجھ لینا چاہیے گو یہ مفہوم بہت نازک ہے فاما عقل سلیم کے نزدیک ممکن التعمیل اور ذہن ذکا کے نزدیک قابل العمل ہے ٭

دفعہ ۹ بیان سنن سادہ انسان شایق کو چاہیے کہ تخلیہ مین بیٹھکر حواس خمسہ ظاہری کو ضبط کرے اور بعدہ حواس باطنی کو بیدار کرکے انکو بھی اونکے افعال سے معطل کر دیوے جب کہ حواس عشرہ بلا کسی ترکیب کے اپنے تصفیہ قلب اور عقل سا کے زور سے ضبط مین در نہ آوین چاہیے کہ ایک آئینہ بلور یا کوئی شے مجلی اپنی آنکھون کے روبرو رکھے اور بلا گرنے

اور جھوٹھ کو سچ اور انسان اور عکس کو مخوف شے بنا دیتا اور یہ نقش کر دیتا ہے حس مشترک پر دیدہ
اور نادیدہ اور شنیدہ اور غیر شنیدہ کو اور وسوسہ اور خوف کا پیدا کرنا اسکا کام ہے
حس مشترک اسکا کام ہے قبول کرنا جمیع صورتون کو جو کہ حواس ظاہری کے بطون مین مرتسم
ہوتے ہین اور جمع رکھنا اونکو اپنے خزانہ مین ؛
دفعہ ۲ بعض مقامات بدین دل یعنے من اور چت کو ایک ہی قرار دیا ہے اور حکماے یونانی
چت کو قوت واہمہ کہتے ہین اور نفس حیوانی اور قوت ارادی کے ذیل مین دونون کو سمجھتے
ہین اور جگر مین قیام فرض کرتے ہین ؛
دفعہ ۳ حواسون اور اندریون کی بالطبع خاصیت ہے محسوسات کو حس کرنا اور بحالت انضباط
عین سرور سے وصل کر دینا اور جب وے متوجہ باہر کے طرف رہتے ہین اونکا قول ہے
کہ ادراک تعینات کیا کرین اور جب متوجہ اندرون کے ہون اوس ذات مقصود مین پیوست
ہو جاوین ؛ تشریح وجہ یہ ہے کہ جس وقت انسان حواسون کو ضبط کر کے راہ اونکے
منفذ کی بند کر دیتا ہے تب وے باعث تاریکی نہایت انتشار اور گھبراہٹ مین آکر مقام
روشن کو تلاش کرتے ہین اور سکھنارک جو دل کے پاس نہایت روشن ہے کہ جسکی
تعریف بیان آتما شناسی کے دفعہ ۶ مین مفصل لکھا ہوا ہے باعث روشنی اوسکے اوس مقام پر
جمع ہوتے ہین اور چونکہ اوسکا سراسر الدماغ مین لگا ہوا ہے اوس راہ سے اوس مقام کو
کہ درجہ بدرجہ زیادہ روشن اور برہمہ لوک اور ست لوک سے موسوم ہے روان ہوتی ہین الحاصل
انکی ضبطی مین وہ قوت ہے کہ اپنے ضابطہ کو بلا تکلف اور بلا تامل برہمہ واصل کر دیتے ہین ؛
دفعہ ۴ بیان عمدہ قوت باصرہ یہ قوت نہایت عمدہ اور روشن گوشہ ہر دو چشم مین نہایت
خوبی سے بنافت تمام نگہداشت کی ہوئی ہے اور طرفہ یہ کہ بغیر اوسکے پتلی اور
عدم موجودگی چشم کے بھی اوسکے باعث سے عجائبات قدرت ایزدی نظر آتے ہین وہ
اسی قوت باصرہ کا جلوہ ہے ؛ راقم سنا کرتا تھا کہ انسان کے جسم کے اندر ایک چشم اندرونی
ہے ہر چند کہ تحقیقات مین اسکے بہت کوشش کی مگر کسی حضرات نے اصل کو بیان نہین کیا
مگر اب متحقق ہوا کہ چشم اندرونی کوئی شے نہین ہے صرف قوت باصرہ کا باعث ہے

ایک کتاب موسوم بطلسم فرنگ مؤلفہ پنڈت موتی لال صاحب موجود ہے اوسکے معاینہ سے جملہ شکوکات ذہن انسانی رفع ہوجاوین گے اگرچہ پنڈت صاحب نے اس طریق معرفت سے درگذر کرایک علم قایم فرمایا ہے مگر نام اوسکا اسی وجہ سے مقناطیس حیوانی رکھا ہے کہ جس قدر نمایش کمال اوس مین ہوتی ہے وہ باعث نفس حیوانی کا ہے پس قدرت پزیر کو دیکھنا چاہیے کہ نفس حیوانی کہ جسکا تعلق جیو آتما سے ہے اوسمین اس قدر کمالات ہین تو نفس روحانی اور انسانی کہ جسکا تعلق نفس ناطقہ سے ہے کس قدر کمالات ہونگے بدین وجوہات انسان کو چاہیے کہ بضبطی حواس عشرہ اور قواے افعالی اوس کمال کو حاصل کرے کہ ہر ایک اہل کمال اور اہل معجزہ اوسکے مقابلہ مین مثل شعبدہ بازان روزگار ہیچ میرزا و پوچ محض تصور مین در آوین اور آپ اوس درجہ کو پہونچے کہ جہان سے پھر خاتمہ گفتگو ہے ٭

تفصیل حواس اور قواے افعالی

نمبر	نام	تفصیل				
		۱	۲	۳	۴	۵
۱	گیان اندری یعنی حواس ظاہری	قوت لامسہ	قوت شامہ	قوت ذائقہ	قوت سامعہ	قوت باصرہ
۲	انتہ کرن یعنی حواس باطنی	قوت متخیلہ	قوت مدرکہ	قوت حافظہ	قوت واہمہ	حس مشترک
۳	کرم اندری یعنی قوتہاے افعالی	قوت دست	قوت پا	قوت آلہ تناسل	قوت منفذ مخلط	قوت نطق

دفعہ ۱ بیان حواس ظاہری اور قواے افعالی ہر کہہ اور مہہ پر عیان ہے باقی حالات بطون قابل تحریر ہین وہ یہ ہین **قوت متخیلہ** کے ذمہ ہے حفاظت کرنا اوسکا جو حس مشترک سے ملے اور یہ خزانچی حس مشترک کی ہے مگر ایک خاصیت اسکی یہ ظاہر ہوئی ہے کہ اشیاے محولہ کی شکل کو بدل دیا کرتی ہے **قوت مدرکہ** دو قسم کی ہے اول متفکرہ اور دوم متذکرہ اسکا کام ہے حافظہ کی موجودات کو تجویز کرنا اگر عقل کے قرین ہو ذاکرہ کہلاوے اور جو جہل کے قریب ہو متفکرہ کہلاوے **قوت حافظہ** اسکا کام ہے امانت رکھنا جو اوسکے سپرد ہو اور حاضر کردینا وقت طلب کے **قوت واہمہ** اسکا فعل ہے جو چاہے بنالیوے یعنی سچ کو جھوٹھ

حصہ اول

دفعہ ۲۰ جب دل کا مالک دروازہ سوراخ دل پر آتا ہے بیداری ہوتی ہے ٭

دفعہ ۲۱ جب آتما اندر دایرہ دل کے تشریف لیجاتا ہے خواب طاری ہوتا ہے ٭

دفعہ ۲۲ جب کہ آتما چھوٹے سوراخ دل مین کہ چاول برابر ہے آتا ہے حالت خواب وغفلت ہوتی ہے اور نہایت خوبی سے آرام کرتا ہے ٭

دفعہ ۲۳ جب صاحبدل دلکو چھوڑتا ہے اور مرتبہ تریا مین جاتا ہے تب یہ جیو آتما آتما سے مل جاتا ہے اور آواز اناہد شبد سنا کرتا ہے ٭

دفعہ ۲۴ جب یہ جیو آتما تعینات سے رہا ہوکے آواز اناہد سنکے مست ہوجاتا ہی پرم آتما ہوجاتا ہی

دفعہ ۲۵ پرنو کی کمالات کی شرح ایک دفتر ہے جس قدر متعلق دل ہے لکھتا ہون وہ یہ ہے کہ پہلے حرف پرنو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے اور دوسرے حرف سے دل شگفتہ اور تیسرے حرف کے پڑھنے سے آواز اناہد معلوم ہونی شروع ہوتی ہے چوتھے درجہ مین جو نصف حرف ہی اوس سے محویت ہوتی ہے اور عین نور ہوجاتا ہے ٭

دفعہ ۲۶ خلاصہ بیان پچیسون دفعات بالا کا یہ ہے کہ دل مین کسی قسم کی آرزو یا خواہش رکھی نہ جاوے جب پرماتما انسان کے دل کو آلایش خواہش اور ملوثات تمنا سے پاک پاتا ہے بلا استدعاے غیرے وہ ہر دل عزیز بیمحگاہ دل پر بیمہ نور منور اجلاس فرماتا ہے اور جب کہ اوسکا اجلاس ہوتا ہے ہر رگ اور ریشہ اور خواص ظاہر اور باطن آلایش محسوسات سے پاک ہوجاتے ہین اور دیدار جمال باکمال پرماتما سے وہ مخزن الانوار بن جاتے ہین جب انتشکرن روشنیون سے پر ہوجاتا ہے تب عکس جمال عالمتاب مثل آفتاب گوشۂ مشرق چشم سے نکلکر باہر ہورہتا ہے کہ عامل کو ہر مقام اور ہر شے مین پر اور محیط نظر آتا ہے یعنے ایسے عامل کو وہ ہر وقت اور ہر حالت مین اندر اور باہر تمامی اشیا کے جلوہ گر اور منور دیکھہ پڑتا ہے ٭

نمبر ۴ بیان ضبط حواس عشرہ اور فائدہ انضباط کہ جسکو فقراے ہندوستان سماوھ کہتے ہین ٭

واضح ہو کہ حسب قول حکماے ہند اور یونان پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور پانچ قواے افعالی ہین اور اونکا تعلق نفس حیوانی سے ہے اور اس نفس حیوانی کے کمالات مین ایک

زبان کی تیز زبانی سے ہاتھ نہین آتا اور فخر خاندان جتانے سے نہین ملتا ٭

دفعہ ۱۶ جس طرح صاف آئینہ مین منھ نظر آتا ہے دل صاف ہونے سے آتما نظر آتا ہے چاہیے عقل سے دل کو صاف کرو پھر دیکھ لو ٭

دفعہ ۱۷ جوش محبت آتما بھی اسی دل سے اوٹھتا ہے گویا خواہش آتما اسی دل سے ہوتی ہے پس چاہیے کہ شائقین برمھ بدیا کمال توجہ سے جانب صفائی دل متوجہ ہون کیونکہ اول درجہ برمھ شناسی کا ہے

دفعہ ۱۸ جسکا دل ضبط نہین ہوتا اوسکا دل آٹھ پتی کنول مین جو دل کی گرد ہے سیر کیا کرتا ہے دل کی خاصیت ہے کہ آٹھ قسم کے اشکال کی جانب آدمی کو لیجاتا ہے آٹھون طرف سے جب مشتاق اوسکو روکین تو کثرت کو چھوڑ وحدت کو پاوین شبیہ **اسٹڈل کمل**

دفعہ ۱۹ جب دل بجاے خود رہتا ہے ترک لذات اور تجرد کی خیالات عالم سے خواہش کرتا ہے اور جانب وحدانیت پرماتما متوجہ ہوتا ہے ٭

آئینہ صاف کرنے کو بعض مصالح ہین ویسہی دل صاف کرنے کو بید اور بیدانت اور جوگ شاستر ہے کہ جسکا انتخاب یہ نسخہ ہے اگر دل صاف نہو سب علم اور عمل ہیچکارہ محض ہے ٭

دفعہ ۱۰ جو آدمی آتے وقت پرمیشر مین اپنا دل و دھیان لگاتا ہے وہ بے شک اور بلاشبہہ پرم جوت مین ملجاتا ہے پس بالیقین سمجھنا چاہیے کہ دل کو بڑی قدرت اور عظمت اور تصور کامل کو بڑا فخر اور عزت ہے دیکھو تشریح پنجم ادھیاے آٹھوین گیان پرکاش کی ٭

دفعہ ۱۱ ترکیب مندرجہ دفعہ ۱۰ اور سب ترکیب سے نہایت آسان ہے اور ہمیشہ کے برت رکھنے اور ہر وقت تیرتھ کے فکر مین اور بار بار غسل کرنے اور دھونے اور بدلنے اور نوع بنوع کے ریاضت کرنے اور جپ اور تپ اور دھیان اور متعدد اوپاسنا کرنے اور دھارنا دھرنے اور لوازمات جگ وغیرہ مہیا کرنے سے سہل ہے اسکے عمل کے لیے اندک امداد علم اور عقل کی چاہیے ٭

دفعہ ۱۲ جو دل سمادھ یعنے استغراق سے صاف ہووے اور سب عالم کو برھم سمجھے وہ آتما ہو جاوے اور کمال کو پہونچے وہ اوسکو جو ہرو ملے اوسکی کیفیت بیان سے باہر ہے وجہ ظاہر ہی کہ جب کمال کو پاتا ہے مستغنی ہو جاتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ یہی دل جیو آتما ہے ٭

دفعہ ۱۳ اپرنو کی شکل کی ایک یہ ترکیب نہایت عمدہ ہی وہ نور جو دونون آنکھون مین ہے وہ نون کے اتصال کی جگہہ دل ہے اور وہ رگ جسکا سرا دل سی ملا ہوا ہے اوسکی دو شاخ ہو کر دونون آنکھ کے پتلیون مین لگی ہوئی ہین یہی سبب بینائی کا ہے اور اسی تار برقی کے وسیلہ سے دل مین محل جو پرماتما کا ہے بلا تامل رسائی ہوتی ہی دیکھو **دفعہ ۸** تیزی اپنکھد الکھہ پرکاش کا پس چاہیے کہ تخلیہ مین نشست رکھے اور سہج سمادھ سے یا بہ کثرت ریاضت پتلیون کے اوسنے پراوس رگ کے کیفیت دریافت کرے بولا صاحب کے خاندان فقیری مین اسی عمل سے سیدھانت حاصل ہوتی ہے مفصل حال اسکا **دفعہ ۹** بیان نمبری ۴ مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو ٭

دفعہ ۱۴ فرشتہ دل کے آنکھ سے اوس آتما کو دیکھتے ہین بدین نظر دل کو چشم جی کہتے ہین ٭

دفعہ ۱۵ اسی دل کی کمیائی مین وہ طاقت ہے کہ جسکے متحرک کرنے سے آتما پایا جاتا ہی فقط

قیام خیلے دشوار کیونکہ جب یہ دل جانب سماعت اناہد شبد کے مشغول ہوویگا تو اوسکے
سنتے سنتے اس درجہ کی لطافت اور پاکیزگی اوسمین حاصل ہوجاویگی کہ توجہ اسکی جانب
شناخت جیوآتما اور پرم آتما کی ہوجاوے گی اور جب یہ دل تفریق مفاصل لفظی جیوآتما اور آتما کی
کرلیوے گا اپنے عامل کو پرم پد کو پہونچاکر پرم آنند کردیوے گا ٭

دفعہ ۶ پس یہ وجوہات بیان دفعات بالا قیاس مین آتا ہے کہ دل کو قدرت عظیم حاصل ہے
اور یہ نور اعظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ عقل اور شوق عمل نیک اور صحبت عالم اور عامل
اور نیک افعالون کی میسر ہو اور واضح ہو کہ تمامی قوائے افعالی اور حواس ظاہری اور باطنی
اسکے محکوم اور فرمان بردار ہین اور یہ بسبب اسکے کہ جوہر بسیط ہی حاکم حواس عشرہ اور قوائے افعالی کا ہی

دفعہ ۷ صاحبان علم اور عقل اور کشف و کرامات دل کو چراغ جسم اور آفتاب چشم قرار دیتے ہین
اور تاکید سے مبین ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ دیوے اور لذت محسوسات کو فانی
سمجھے پھر یہ وہی ہوجاوے کہ جو سب سے اعلے موسوم ہے اور سب کا صانع مفہوم ہے
اور کل موجودات مین محیط ہے اور جوہر بسیط اور لاتعین ہے اور اس سے خالی کوئی ساکن اور
متحرک نہین ہے اور منتہاے کلام اور مقام اور نشان ہے ٭

دفعہ ۸ جو کوئی چاہے کہ بہشت کا آرام اور سیر اعراف کی کرے اور ہر قسم کے آفات اور مکروہات
سے بچے اور ہر ایک موجودات اور خلقت ہر سہ عالم کو زیر حکم رکھے اور صانع صنعت سے
واصل ہو پس حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی کو قابو کرے اور دل کو محسوسات کیطرف
جانے سے روکے پھر تو مراد حاصل ہے دل کی خاصیت ہے کہ جس طرف متوجہ ہووے ہی ہوجاتا ہے
اگر عالم کی طرف متوجہ ہو عالم بن جاوے واگر حق کی جانب متوجہ ہو عین حق ہوجاوے

دفعہ ۹ دل کو ایک دریا فرض کرو اور دریا مین لہرین ہوا سے اوٹھتی ہین پس حواس کو ہوا قرار دو
اور شے مطلوبہ کو گوہر مقصود سمجھو یعنے جب تک ہوا رہی گی لہرین پیدا ہوتی اور بگڑتی رہین گی
اور جب ہوا بند ہوگی دریا کا پانی مثل آئینہ کے صاف ہوجاوے گا پھر تو بلا تکلف اوسمین منہ
نظر آنے لگے گا اسی طرح جب دل تخیل محسوسات سے باز رہتا ہی کہ جسکے عیث سے صفائی اوسمین آجاتی ہے
تو اوسی موقع مین کہ دل مانند آئینہ صاف ہوگیا رہتا ہے عکس یار اور جمال دلدار نظر آتا ہے جس طرح

یکتائی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور دوئی دور ہو کر وحدانیت آجاتی ہے جیسے خودی چھوٹ جانے سے بیخودی ہو جاتی ہے **دفعہ ۸** اے متلاشیان آتما سمجھو کہ دریا اور موج اور حباب تم ہی ہو دوسرا کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا پس جب آتما کو تو تلاش کرتا ہے وہ تو ہی ہے ٭

نمبر ۳ بیان اجتماع دل مع فوائد اوسکے اور تعریف گردش دل اور پرکھائے اسٹدل کمل مع وقوع واقعات اوسکے

یہ دل نہایت لطیف اور عجیب اور غریب خاصہ کا رکھنے والا ہے اسکی کیفیت کو سمجھنے والے پرم پد کو بلا تکلف پہونچ جاتے ہین ٭

دفعہ ۱ جب آدمی کے مزاج سے پراگندگی دور ہو جاوے اور اجتماع خاطری حصول ہو اور حواس خمسہ ضبط مین در آوین اوسی حالت کا نام اجتماع دل ہے ٭

دفعہ ۲ باقی رہا یہ سمجھانا کہ اجتماع دل سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ دل جسکو من کہتے ہین کروڑون کوس بے پرکا اوڑتا اور بے پرکا دوڑا کرتا ہے یعنے نہایت سریع السیر ہے اور اپنی جاد مین تمامی عمائد اور نفایس ہر سہ عالم چہ متخیلہ اور چہ غیر متخیلہ سب کو وہ بدو دکھلاتا ہے

دفعہ ۳ حالت خواب مین ہزارون کوس دور جو مسافت واقع رہتی ہے اوسکو دیکھتا اور سنتا ہے اور جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہے اوسکو بہت مدت پہلے دیکھ لیتا ہے علاوہ اسکے لوح محفوظ کے نقش و نگار کو بھی دیکھا کرتا ہے بشرطیکہ اسمین صفائی اور روشنی دی جاوے ٭

دفعہ ۴ دل کی قدرت اور طاقت کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے جسم اور مکان کو کبھی چھوڑتا نہین مگر ہزارون کوس جاتا ہے اور فوراً واپس آتا ہے اور ہر قسم کا فعل کرتا ہے اور ہر عضو اور حس سے کام لیتا ہے اور جس طرح حالت بیداری مین ہر کام کو کرتا ہے بجنس حالت ملکوت مین کرتا ہے

دفعہ ۵ اس دل کی ایک عادت خراب یہ ہے کہ کسی ایک مقام مخصص پر یہ قیام نہین کرتا اور بغیر شے مفرح اور عمدہ کے جم نہین سکتا پس اسکے جمنے اور قیام مقام کی تدبیر مفصل اور ترکیب موضح بیان مین اناہد شبد کے لکھے جاوین گے کہ بغیر استعمال اناہد شبد کے اسکا

ہے تائید مین شعر شاہ بوعلی قلندر
آئینہ غیب ہمچو دل

سمجھانے عوام کے ہے ورنہ وہ الکھ اور اکتھ اور انرسچنی اور تمامی ملفوظات اور اسماسے منزہ ہے
پس کچھ مختصر سا بیان اعلے اور الطف درجہ کہ جس مضمون کو سالکین رکھیشر نے راجہ بریدرتھ
کو سمجھایا اور وہ ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکھ پرگاش کے دسوین انیکمد مین مندرج ہے
لکھتا ہون بنظر غور تفریق مفاصل لفظی آتما اور برہم آتما کو دیکھو دایہ نمود سب جھوٹھ ہے فقط آتما
سچ ہے و ۲ عوام الناس عام اس سے کہ علم اور عقل سے رکھتے ہین یا جاہل مطلق ہین سب کرم
اور اوپاسنا اور جوگ اور تپ کے نتائج کے متوقع رہکر آتما شناسی جوان سب سے بنا ری ہے
غافل ہین ٭ **اشارہ جانب بریدرتھ اور سامعین حال** ٭ و ۳ تو تھوڑا غور کرکے
سمجھ کہ جب وہ مفہوم ذہنی اور ہوا اور تو اور تب اوسکی تلاش کی فکر بھی ضرور ہوا اور اوسکی ملاقات
کی تدبیر بھی لازم اور جگ اور جوگ اور اوپاسنا بھی واجب اور جب تو اور وہ ایک ہی ہے اور
دوئی کو اوس مین دخل بھی نہین اور وہ جان ہے اور تو جسم ہے اور وہ جسم ہے اور تو جان ہے
اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے اور وہ عکس ہے اور تو جسم ہے اور وہ مغز ہے تو پوست ہے اور تو
مغز ہے اور وہ پوست ہے تو پھر کون کس کی تلاش کرے **توضیح** جب دو شخص ہون تو ایک
دوسرے کو تلاش کرے اور جب خود ایک شخص کہ ہمہ صفت موصوف ہے اور محتاج کسی کا
نہین پھر تو وہ کس کو تلاش کرے وہ تو اپنی ہی کو ہر جگہ بہ اجمان اور پرکاشوان دیکھ رہا ہے
کیونکہ جس قدر مخلوق اور غیر مخلوق اشیا ہین سب مین وہ پر اور محیط ہے **قطعہ** از منشی شیو شنکر لال صاحب
آنانکہ رموز حق بدانند ٭ خود را ز خدا جدا ندانند ٭ اینانکہ فرس دوئی دوانند ٭ نادان شدید یگمان اند
و ۴ دریا مین جو موجین اوٹھتی ہین اور حباب بنتے ہین دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے
باہر کب ہوتے ہین ٭
و ۵ جب یہ تیری سمجھ مین آجاوے پھر تجھے جگ اور تپ اور کرم اور اوپاسنا کرنا حرکت فضول ہے
اور یہ مشق پریشان بے سود ہے و ۶ رسومات بالا جملا کے ڈرانے اور بھلانے کے
لیے ہین گیانی کو جہاں تھا گیان ہے اور وہی سرور ہے اور وہی مکت ہے و ۷
قاعدہ یہ ہے کہ جب انہکار جاتا رہے دوئی زائل ہو جاتی ہے کیونکہ جب کسی نے انہکار سے
اپنے تئین کچھ سمجھا اور آتما کو اور تب تلاش کیا اور نتیجہ کلام یہ ہے کہ جب انانیت محو ہوے

یعنے اطلاق دوئی اوسکے فہم سے جاتی رہے ٭

دفعہ ۱۰ جسنے اوس نور منور پرماتما کو پہچانا وہ تمام سے آزاد ہوا لیکن جب تک تمام محسوسات کا خیال دل سے جاتا نہ رہے وہ نور دل مین جلوہ گر نہین ہوتا پس ضرور ہے اور لازم ہے کہ ہر فرد بشر کہ جسکو شوق اتصال محبوب ہو سوای خواہش اتصال اوسکی اور کسی قسم کی خواہش اپنے دل مین نرکھے اور ایسا مسرور اوس تصور جان جہان مین ہو جاوے کہ ہر دم اوسی کا تصور نقش جگر ہو جاوے تب وہ معشوق ہاتہ آوے ٭

دفعہ ۱۱ آتما لاثانی ہے اور نہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شے مین محیط لیکن بغیر سوچ اور بچار آسانی سے اسکی حقیقت معلوم نہین ہوئی اور حواس ظاہری اور باطنی اوسکو پکڑ نہین سکتی ہین کس واسطے کہ حواس خلقی ہین اور آتما غیر مخلوق پس مخلوق غیر مخلوق کا محیط نہین ہو سکتا ٭

دفعہ ۱۲ جو تحریر اور تقریر مین آتا ہے اور شبد اور سپرس اور رنگ اور گندر کھتا ہے وہ حادث ہے اور جو ان سب سے منزہ ہے وہ قدم ہے اور وہ از خود موجود اور کل شے کے اندر اور باہر خلیط اور محیط ہے اور کسی سے متنفر نہین ہوتا اور نہ کسی سے محبت رکھتا ہے کیونکہ دو شخص جب ہوتے ہین اور اونکا خلق بنوع دیگر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے محبت یا نفرت کرتا ہے اور جو ایک ہی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور الفت کس سے ٭

دفعہ ۱۳ جو دل مین مقیم ہے اور کل شے مین موجود اور کل کو محیط ہے وہ گیان اور علم کے آنکھون سے نظر آتا ہے مگر ان آنکھون اور کسی حس سے محسوس نہین ہوتا وجہ یہ ہے کہ وہ دل دانا سے بے حجاب اور بے شرم ملتا ہے اور حجاب اور شرم اوس بارگاہ مین فقط جہل اور نادانی ہے چاہیے کہ جہل کو دور کرے اور تابع معقولات ہو کر آتما کو اندر دل کے مشاہدہ کرتا کہ عاشق صادق موسوم ہو کیونکہ جیسے چراغ کی روشنی سے گھر کے تمام آشیا نظر آتے ہین ویسہی آتما کے گیان سے تمامی موجودات اور مخلوقات کی حقیقت پیش نظر ہو جاتی ہے اور ایسا آتم گیانی کبھی محتاج غیر نہین ہوتا کیونکہ آتما محتاج غیر نہین ہے تو پھر اوسکا شایق اور حبیب کیونکر محتاج ہو سکتا ہے ٭

دفعہ ۱۴ اواضح ہو کہ دفعہ ۱ سے دفعہ ۱۴ تک جو بیان آتما کیا گیا یہ صرف بنظر ضرورت

دریافت غوامض محسوسات باز رہتا ہے ٭

دفعہ ۶ عاقل اپنے قیاس مسجل کے تقویت سے جس طرح دوسرے کے دل کی بات اور شدنی اور گذشتہ واقعات کو دیکھ اور سمجھ لیتا ہے ویسا ہی آتما کو بھی دیکھ لیتا ہے پس جو عقل رسا اور ذہن ذکا اور تصفیہ قلب کرنے کی لیاقت کماحقہ رکھتا ہو اور اپنے دل اور حواس کو مطیع اپنا بنا چکا ہو یا ایام استعمال کے دوران مین ہو وہ بلا تکلف اوس محبوب عزیز عالم اور ہر دل مرغوب سے ہم آغوشی کے قابل ہے ٭

دفعہ ۷ عقلا کارخانۂ دنیا کو ایک طلسم بے ثبات سمجھتے ہین ویسہی جب شائق پرماتما محسوسات کو فانی سمجھے اور مصنوعی تصور کرے اور محنت اور تردد سے دل کو ہٹاوے اور خلوت مین جلوت طبع دکھلاوے اور تقلیل غذا اور خاموشی یا کم سخنی استعمال مین رکھے اور بد افعالیون سے محترز اور کنارہ کش رہے اور خودی اور ظلم اور نخوت اور سستی اور غفلت کو چھوڑ دیوے اور ہمیشہ اور ہر دم تصور پرماتما مین محو رہا کرے بے شک اور بلاشبہہ مقبول پرماتما ہو جاوے

دفعہ ۸ جو لذات محسوسات کو چھوڑتا ہے اور دل کے آئینہ کو محسوسات کے زنگ سے پاک کرتا ہے وہ پرماتما کو پہچانتا ہے شعر زنگ امکان سے ذرا آئینۂ دل صاف کر ٭ شاہد معنی کی اوس مین دیکھ پھر جلوہ گری ٭

دفعہ ۹ وہ درخت جو لازوال ہے اوسکی جڑ اوپر کو اور ڈالیان اور پھول اوسکے نیچے کو اس صنعت اور خوبی سے پیچیدہ ہین جسکا اول اور آخر اور اوسط نظر نہین آتا اور اوس درخت پر چڑھنے کے لیے آزادی محسوسات ایک عمدہ ذریعہ ہے جو اس درخت پر چڑھے وہان پہونچے جہان اسکا مبدع ہے پس جو کہ تعلقات محسوسات کو قطع کرے اور حواسون کو ضبط رکھے اور مہارت علم آلہی یعنے برہمہ بدیا کا کیا کرے اور لذات محسوسات کو بالکل چھوڑ دیوے اور رنج اور راحت کو مساوی سمجھے وہ اوس درخت پر چڑھے اور اوس مقام کو پاوے کہ جہان سے پھر واپس نہین آسکتا کوئی حضرت ناواقف رمز فقر ایسا خیال نہ کرین کہ کسی نے اوس جمیل بے تمثیل کو دیکھا نہین ہے یہ مفہوم غلط ہے کیونکہ جسکو صفائی قلب حاصل ہوئے اوسکو دیدار اوس نازنین کا نصیب ہوا بلکہ ہم آغوشی ہوئی

عقل سلیم اور ذہن رسا سے پہچانا جاتا ہے قطع نظر اسکے انسان نشاندہی اوس شی کی کر سکتا ہے
جو حواس ظاہری اور باطنی سے محسوس ہو سکتا ہے اور تردید اوسکی کر سکتا ہے جسکو امکان
بشری سے اپنے احاطہ تصرف مین لا سکتا ہے اور وہ نفی اور اثبات سے بالا ہے ٭
دفعہ ۲ جیسے کہ آتما کی صورت دکھلائی نہین جاتی ویسی اوسکے وصل کی لذت بتلائی نہین جاتی
لیکن جس طرح وہ سب سے اعلے ہے اوسکے وصل کی لذت بھی ویسی درجہ اعلے رکھتی ہے
پس وہ ایسا لطیف اور لطیف تر ہے کہ جسکی کیفیت حد بیان اور توضیح سے بالا اور مبرا ہے ٭
دفعہ ۳ اندر اور باہر تمام اشیاے ساکن اور متحرک کے وہی ہے مگر بسبب کمال لطافت کے
نظر نہین آتا چونکہ حد سے زیادہ نزدیک ہے پس بسبب قربت محض کے دکھلائی نہین دیتا
اور وہ فی الحقیقت محیط تمام مخلوق اور غیر مخلوق کا ہے مگر اعمال کی نتائج سے خواہ نیک ہون یا بد
اجسام مین مقید ہے اور جدا جدا ہر جسم مین نظر آتا ہے ورنہ در اصل وہ نہایت لطیف اور واحد
ہے اور کوئی شے علیحدہ ایسی نہین کہ جس سے تشبیہ دی جاوے پس سمجھو کہ جو کچھ ہے وہی
آتما ہے اور عین باطن اور حق ہے پس انسان کو چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی
صفت حلول کرے پھر تو اپنے تئین آپ پہچان لیوے ٭
دفعہ ۴ جس طرح سے ہوا بسبب لطافت کے باآنکہ ہر قسم کی جگہہ سے محیط ہے مکدر
نہین ہوتی ہے اوسی طرح سے آتما قیام اجسام سے مکدر نہین ہوتا بلکہ آزاد رہتا ہے ٭
دفعہ ۵ انسان کے جسم مین جو نفس ناطقہ قدیم محلول ہے وہ نور پرم جوت ہے لیکن وہ
اس جسم کے حلول کے باعث مطلق سے مقید ہو گیا ہے پس جب حواس اور دل سے
لذات محسوسات کو ترک کرے اور بالکل خیال محسوسات بھی چھوڑ دیوے اور عقبے اور بہشت
اور دوزخ اور جیون مکت اور بدیہہ مکت تک کو محسوسات کے ذیل مین سمجھے اپنی اصل
سے جا ملے جیسے کہ سورج اور چندرمان اور جمیع کواکب اقتباس نور کا کرتے ہین اور
وجہ ظاہر ہے کہ کل شے یرجع الی اصلہ ٭ ویسی عارف ادراک معقولات کر کے
اپنی روح اور طبیعت کو عبارت نفس ناطقہ سے ہے دیکھتا ہے اور جاہل
ہر چند حرص اوسکے دیکھنے کی کرتا ہے لیکن بسبب عدم ادراک معقولات اور عدم

ہوتی ہے جو بشر پرماتما مین دھیان لگاتا ہے اور اپنے مالک یعنے فاعل حقیقی کی تلاش مین رہتا ہے وہی فقیر اور جوگیشر کہلاتا ہے اور اس طرح پر پابند ہونے کے واسطے کچھ دنیادار اور گرہست کا قید نہین ہے دنیادار اور مرد مرتاض مین صرف اسقدر فرق ہے کہ دنیادار پرماتما کی تلاش اور محبت مین کم رہتا ہے بلکہ بعض بالکل بے خبر رہتے ہین اور مرد مرتاض کارخانہ دنیا کو نقش برآب سمجھکر سب کام جہان اور جہانیان کا کرتا ہے مگر دل سے ان کو غیر ثبات اور ایک طلسم اور حباب آب سمجھکر ہمہ تن پرمیشر مین دھیان لگائے رہتا ہے اور اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا اور یہ کچھ ممانعت نہین ہے کہ دنیادار کو دیدار نور جمال پرماتما میسر نہو صرف ارجاع دل اور اطمینان خاطر شرط ہے سعدی کا قول ہے **شعر**

حاجت بکلاہ بر کے داشتنت نیست ٭ درویش صفت باش و کلاہ تتری دار ٭ دیکھو بابا شیورام صاحب کیسے عمدہ دنیادار اور مرد کامل عیار تھے کہ جنکی پوتھی بھگت جیمال تصنیفی موجود ہے اور انھین صاحب باکمال کے چیلے بابا کنیا رام ہوئے کہ جن کے طریقے کس خوبی سے تمام اقلیم مین پھیلے ہوئے ہین سوائے بابا شیورام صاحب کے اور بھی بہوتیرے فقیر کامل خانہ دار ہو گئے ہین کہ جن کی تفصیل موجب طول عمل ہے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر شخص نے قصہ راجہ جنک بدیہہ اور کبیر داس کا سنا ہے ضرورت تحریر مشرح کی نہین ہے ٭

بیان آتما و ظہور وحدانیت اور دلائل احدیت پرماتما و تفریق مفاصل لفظی آتما اور برہم آتما

ناطق حقیقی ملہم ہے کہ کوئی حکایت نادر اور روایت لطیف بغیر انکشاف اور توضیح کسی بشر پر واضح نہین ہوتی اور سب بیانات سے مقدم بیان آتما ہے بدین نظر ضروری اور واجب ہوا کہ بیان آتما زیب صفحہ ہو لہذا بدفعات ذیل لکھا جاتا ہے اور پردہ ظلمت ہر فرد بشر کے دل سے اوٹھایا جاتا ہے ٭

دفعہ ۱ آتما تمام موجودات کا موجد اور سب مین موجود اور تمامی مخلوق کا صانع ہے اور اوسکی کوئی صورت اور کوئی نام اور کوئی مقام نہین ہے پس محل حیرانی ہے کہ کس طرح اوسکی نشاندہی کیجاوے اور کس طرح شایقین کو دکھلایا جاوے کیونکہ وہ آنکھون سے نظر نہین آتا ہے

ہر ایک نیک و بد کو ملحوظ رکھہ آتما شناسی جو مدار انسانیت اور عقلمندی ہے غافل اور سہل انگار
نہ بنو اور نہایت آسان آسان ترکیبین جو اس کتاب مین رقم نے بلا مجالت امرے
شرح کی ہے اولا فہرست پڑھو زان بعد استعمال سے خط وافی اوٹھالو ٭

۲۳ دفعہ ۸ الغرض منشای بیان دفعات بالا یہ ہے کہ مذہب اہل ہنود کا مدار اوپر بید کے ہے
نہ اوپر شاستروں کے تو پس بمقابلہ قول پرمیشر کے آدمیون کے کلام کو کیا مناسبت ہے مصرعہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭

۲۴ دفعہ ۹ بادی النظر مین راقم کا لکھنا حضرات کو تہ اندیش پابندان منقول کے نزدیک عمدہ
اور مناسب معلوم نہووے گا بلکہ مجھکو دہریہ وغیرہ ناقص اسما سے ملقب کرینگے مگر جب کہ وے
اس بات کو غور کرینگے کہ ہزارہا ہندو جو مسلمان اور کرسٹان ہوگئے اور ہوتے جاتے ہین
اسکی کیا وجہ ہے اور دوسرے مذہب والے اپنے مذہبون کے نقایص کو مخفی رکھکر
اونکو کیا سمجھاتے ہین کہ جسکے باعث سے وے دوسرا دین قبول کرتے ہین اور اپنا نفیس اور
قدیم مذہب بلا سمجھے چھوڑ دیتے ہین تب البتہ بندہ کے لکھنے کو اصلی دماغ تحریر فقیر تک حصہ اول آئینہ مذہب ہنود
پہونچکر بدل تائید کرکے مدّاح ہون گے اور پورا برہمگیانی کا خطاب دیوین گے

۲۵ دفعہ ۱۰ راقم یہ نہین کہتا کہ کوئی اسکی تعریف کرے صرف اصل غرض یہ ہے کہ اگر وے
اپنے نفس ناطقہ اور اپنے مقصوم غیر وجود کی مقدرت کو سمجھین تو پراتھنا کرکے اوس کو
مطالعہ کتب ہذا کی جانب رجوع کرنے مین ساعی ہون اور بنظر مآل اندیشی اپنے آل اور
اطفال کو یہ کتاب پڑھاوین کہ جسکے استعمال کے باعث سے اونکی روشنی قلب جو غیر
منور ہو رہی ہے منور ہوجاوے یعنی اپنے اصلی مذہب کو خوب سمجھکر اور مترد کات سے مبرّا
ہوکر پراماتما کے دھیان مین اپنے کو مشغول کرین اور شرف دھیان سے مشرف ہوکے
پرم انند کے درجہ کو پہونچین ٭

دفعہ ۱۱ حضرات جاہل اور صاحبان کوتہ اندیش بادی النظر مین سمجھین گے کہ یہ کتاب
واسطے جوگیشرون اور فقیرون اور مردان مرتاض کے تصنیف کی گئی ہے اور
دنیاداروں کے لیے نہین ہے بجواب اونکے کہتا ہون کہ جوگیشر اور فقیر کے دم نہین

جانتے بھی ہون تو نہین مانتے اور بنظر خندہ زنی حضرات مخالفین گیان خواہ مخواہ طریقہ
آبائی کے ایسے پابند ہین کہ باوجود مفہومات اور معلومات علت غائی کلام پیشوایان اوس سے
نکل نہین سکتے کیونکہ اوس دام سے نکلنا بغیر سمجھ گیان کمال غیر ممکن ہی اور جب تک حضرات گم شدہ
راقم کی تحریرات دام شکن پر بغور و دھیان نکر لینگے تب تک رہائی اونکی پابندی طریقہ آبائی سے
محض دشوار ہے اس توضیح سے بھی واضح ہے کہ مذہب اہل ہنود سب مذہبون سے
اعلے اور قدیم اور عمدہ ہے کہ جسمین بلا شرکت غیرے وحدانیت بھری ہوئی ہی اور اصول
عمدہ ایک یہ ہے کہ بید مین زیب صفحہ ہے کہ بجز لاشریک پرتما کے اور کسی کو کچھ دست اندازی
اوسکی اہتمام اور انتظام مین نہین ہے اور اوسکا محتاج تمامی مخلوق چہ جوگیشر اور دیوتا و پیغمبر اور
اولیا سب ہین اور اوسکی ماہیت پر آج تک کسی کو علم نہین ہوا اور جسکو علم ہوا وہ محض
بے زبان ہوگیا بمصداق اسکے قول نظامی ہے شعر شاندز بان ارز قیبان راز ؎ کہ تا راز
سلطان نہ گوید باز ؎ سعدی کا کلام ہے ؎ مصرعہ آن را کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد ؎

۲۱ دفعہ ۶ اوپر سمجھا چکا ہون کہ دین ہنود کا اصلی جزو پرتما پوجن نہین ہے اور دوسرے مذہب والے
اس مذہب مقدسہ کو صرف باعث بالا سے معترض قرار دیتے ہین حالانکہ وے ناواقف محض اور
نامحرم مطلق صرف ناواقفان بید اور بیدانت کے طریقے کو دیکھکر اصول مذہب ہنود کا
پرتما پوجن ہی کو سمجھتے ہین اور لاعلمان مذہب اہل ہنود جو برائے نام ہندو ہین گمراہانہ اوسے
پرتما پوجن ہی کی تائید اپنی تقریرات مین کیا کرتے ہین حیف ہے اون حضرات بعلمون کے
اوقات و تقریر پر ؎

۲۲ دفعہ ۷ اب اعلان اس امر کا بھی ضرور ہوا ہے کہ مذہب ہنود مین پرتما پوجن ایک طریقہ صرف
ناواقفان بید کے جی لگانے کے واسطے عقلاے سابق نے اختراع کر دیا تھا اور وقوع اس
فعل کا بحکم کسی بید کے ریچون کے نہین ہے دیکھو گیان پرکاش مین منشی کنہیالال صاحب
الکھدھاری نے بھی ممانعت کر کے ایسے مقلدون پر حیف ظاہر کی ہے الحاصل بیدان
و بیدانتی سواے پرتما کے اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا رکھنا بالکل فضول اور محض لاینفع
سمجھتے ہین پس اے برادران ہند اپنی زندگی چند روزہ کو برباد نہ کرو اور عقل سلیم سے

سب اس شغل بت پرستی مین مشغول رہتے تھے اور اسی کو پرمیشر کی عبادت سمجھتے تھے چنانچہ ہنود
بہتیرے ملکون مین رواج آتش پرستی اور سورج پرستی اور بت پرستی وغیرہ کم وبیش ہر جگہہ پر جاری ہے
پس راقم کی راے مین بھی افعال بالا کی تقلید بمفہوم پرمیشر یا مقبول آتما یا سالک طریقہ پرماتما خلاف
مصلحت ہے کیونکہ یہ سب افعال آتما شناسی سے غافل کر دیتے ہین گو کہ عقلاے سابق نے بنظر ارجاع طبیعت
بعض فرد بشر اس طریقہ کو پیدا کیا کہ عشق مجازی کے توسل سے عشق حقیقی کا ظہور ہو جاوے گا مگر مقلدان
بے عقل اونکے دماغ تصور تک نہ پہونچکر درمیان اوس راہ دشوار گذار کے اس درجہ الجھ گئے کہ جس سے نکلنا اونکا
مثل مرغان مبتلاے دام بلا کے دشوار ہو گیا اس بیان سے مالاینحل مین اس امر کی تشریح بھی نہایت ضرور ہے
کہ عقلاے سابق نے کسی امر کو مخفی کر کے اس طریقہ کو جاری کیا تھا وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو نور جمال
پرماتما دکھانا یا پرتو اوسکے حسن لطیف کا دکھانا محض نازیبا مفہوم کرتے تھے اور ہر شایق کو جانب
محبت کشی نوع بنوع بطریق مختلف رجوع کرتے اور ہادی ہوتے تھے مگر جیسے کہ انقلاب زمانہ سے قطب
اپنے مقام مختص سے جنبش کر جاتا ہے ویسی سمجھو کہ یہ سب قدیم طریقے بھی اپنے مقام سے جنبش کر گئے
اور بجاے ان کے عمدہ طریقے مشاہدہ پرتو نور پرماتما اور آتما بینی کے آئینہ تصوف کے بیان
نمبری پانچ اور نو اور تیس مین لکھے گئے ہین تو پس سمجھو کہ جب پرماتما کے نور کا دیدار میسر ہوا
تو پھر کیا ضرور ہے کہ اصل طریقے وعمدہ راستی کو چھوڑ کر کوچہ ضلالت مین بھٹکے اور ٹھوکر کھائے
پھر وہان البتہ اوس حالت تک رہنا تھا کہ جب تک ہادی کامل مثل راقم کے تمکو نہ ملا تھا **تمثیل**
چھوکرین گوڑیا جبھی تک کھیلتی ہین کہ جب تک اونکی شادی نہین ہوتی اور دولت ہم آغوشی
سے مشرف نہین ہوتین اور جب کیفیات زوج سے واقف ہو جاتی ہین پھر قاعدہ
قدیمہ کی تقلید نہین کرتی ہین العاقل تکفیہ الاشارۃ ✣ ورخانہ اگر کسی ست
حرفے بس است ✣

دفعہ ۵ اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دین ہنود مین سواے ایک پرمیشر کے اور کسی سے
کچھہ غرض رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجالانا از روے بید جائز نہین ہے اور دوسرے
مذہب والے ایک ایک پیغمبر متوفی کو اپنا شفیع بقول اونکے مقولات جناب کی جانتے ہین
اور اوس پرمیشر سے کہ جو اونکے پیغمبرون کا بھی شفیع ہے شفیع نہین جانتے کاش

آئینہ مذہب ہنود
حصہ اول

باعث عدم استدراک مضمون اصلی حدیث پر اتما ہر ایک بشر کے دل پر پڑا ہوا ہے
تشریح بیانات عمدہ سے اوٹھا دیا جاوے اونکو حسب دفعات ذیل کے لکھتا ہون ٭
دفعہ ۲ واضح ہو کہ اس عالم کے شروع پیدایش سے یہ دین مقدس ازلی اہل ہنود کا ہے
اور از روے بید اور بیدانت پرمیشر کو جو آفریدگار ہر سہ عالم و مظہر تمامی مظہرات و موجد کل
موجودات کا ہے واحد اور از خود موجود ہونا اور فاعل ہر فعل کا سمجھنا یہ اصول مذہب ہنود ہے
دفعہ ۳ بیدین پرمیشر فرماتا ہے کہ ایکو ہم دویتیو ناست چنانچہ اسی قول اشرف کی تائید پر تمامی گیانیون
اور بگیانیون کا فعل اور پابندی ہے پس جو کوئی کہ سوا ے ایک آفریدگار عالم کے
دوسرے کو پوجتا ہے یا کسی قسم کی غیرون سے امید رکھتا ہے وہ جاہل مطلق اور
گمراہ محض ہے کیونکہ اتما ہم جاودان اور حاجت برار ہر مخلوق ہے اور دوسرے مخلوق
معزز ذہنی محتاج اتما اور غیر اختیاری حاجت براری ہین وجہ ظاہر ہے کہ وے سب فنا کے
غذا مین آئے اور آوین گے اور بالعکس سمجھنے والے بھی کتنے مرے اور مرتے رہینگے
اور جس نے اوسکو واحد سمجھکر پوجا اور پوجا نینگے ہمیشہ زندہ رہے اور زندہ رہینگے ٭ حصہ اول
دفعہ ۴ زمانہ سابق مین جب رکھیشرون کا دورہ اور مان اس پردہ زمین پر بدرجہ غایت
تھے اور ہر ایک راجہ اون کی ہدایت کے مطابق فرمان روائی کرتا تھا اون لوگون نے
اپنے علم اور عقل کے زور سے چھ شاستر اور اٹھارہ پوران بنائے اور اونکی تصنیف سے
اصلی غرض اپنے پردہ مین یہ رکھا کہ حقائق ہر ایک دیوتا اور روایات معلومہ ہر ایک بطور روایت
معلوم ہوتی رہین نہ کہ اوسپر کسی کا عمل بلا مفہوم اونکی علت غائی کلام کی ہو مگر رفتہ رفتہ باعث
کم فہمی کے عوام نے اوسپر عمل کرنا شروع کر دیا اور بوجہ نہ پڑھنے بید اور بیدانت کے
اصلی کیفیتون کی باریکیون کے دریافت سے مجبور اور ناچار ہو گئے اور پرتمیں پوجن اور
دیگر طریقہ خلاف بید کے رواج اور رونق غایت مرتبہ کو ہو گئی تا اینجا کہ تمامی اقالیم مین
رواج بت پرستی زیادہ پھیل گئی ہر ایک مذہب والے جو بالفعل دیکھنے مین آتے ہین سب کی
قدیم کتابون سے ظاہر ہے کہ سابق کے لوگ سب پرتما پوجن کرتے تھے یعنے
محمد پیغمبر کے باپ اور چچا اور تمامی عرب اور فارس وغیرہ کے سکنا اور انگلنڈ اور فرانس والے

دفعہ ۱۴ ایہ کمترین زلہ ربائے فیض درویشان لالہ جیدیال سنگھ پسر لالہ گنیش پرشاد صاحب ابن لالہ نراین دت صاحب ساکن خطۂ لطیف کاروں پرگنہ گڑہ ضلع غازی پور قوم کایست سری باستب برن پنجم ہے اور اسی خاندان عظیم مین بابا شیوارام صاحب بشیشو درویش کامل رسیدہ بارگاہ پرماتما اور مقبول حضور آتما کہ جن کے چیلے بابا کینارام ہوئے اور اون مہاپرشون کے طریقے پر وہ زمین پر آج تک نہایت خوبی سے قایم ہو گئے ہین قس علے ہذا اس فقیر حقیر مین جو نور پرماتما محلول ہے کچھ تعجبات سے نہین بلکہ خاندانی ہے اور اس خاندان اقدس سے عہدہ قانونگوئی کو عہد شاہان مغلیہ سے فخر اور عزت ہے ؛

دفعہ ۱۵ اس ناقدر محض کو چندے رفاقت لالہ تلکدھاری لال صاحب درویش صفت اور آزاد درویش ہموطن بندہ بعدہٗ شاہ فرحت علی متوطن تکیہ غلام علی شاہ کی رہی کہ جنکی رفاقت کا یہ نتیجہ جلوہ ظہور مین نمود ہوا ہے بقول دیوان ناصر علی مصرعہ ہر کہ تعظیم فقیران کرد سلطان شود

دفعہ ۱۶ اس صحیفۂ شریف کا نام آئینہ مذہب ہنود ہے اور اسمین دو حصہ معین کیے گئے ہین پہلے حصہ کا نام آینہ تصوّف اور دوسرے حصہ کا نام آئینۂ روشنضمیری پہلے کا نام آئینہ تصوّف اس تحقیق اور ثبوت سے رکھا گیا ہے کہ اوسمین مراتبات ریاضت اور طریقہ اتصال پرماتما کے بیانات درج کیے گئے ہین اور دوسرے کا نام جو آئینہ روشنضمیری رکھا گیا ہے وہ اس تمہید سے کہ اس حصہ مین طریقہ نمایش اور پیدایش روشنضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی کے مدارج اور قواعد شرح لکھے گئے ہین کہ جسکا مذاق درس سے کماحقہ معلوم ہووے گا مختصر توضیح مین کیونکر ممکن ہے ؛

آئینہ مذہب ہنود — حصہ اول

مختصر توضیح اصول مذہب اہل ہنود

۱۷ **دفعہ** انشی حقیقی جو وقائع نگار قدیم ہے فرمادہ ہے کہ قبل تحریر کسی بیانات کے پہلے اس امر کا بیان کہ مذہب منظمہ اہل ہنود کا اصول کیا ہے مشرح لکھا جاوے اور شرح احدیت پرماتما از روے بید اور بیدانت جو متحقق اور مقدم ہے اور وہ باعث کثرت رائے رکھیشران بنوع دیگر ہو کر اوسکی صورت اصلی کا تغیر مثل جوہر اور عرض از روے شاستردن کے ہو گیا ہے مفصّل کیا جاوے اور جو پردہ نقص

دولت ابدپایدار بلا تکلف حاصل کرینگے اور حضرات بعلیم دہی ہین کہ جو خلاصہ بید و بیدانت اسمین پڑھے اسکے پڑھنے کی جانب اپنے دل کو رجوع نہ لاوینگے ٭

دفعہ ۷ ہر شخص اولاد کی خواہش مین پرمیشر کو بھول کر ہزارون روپیہ صرف کر کے اون دہورت بازون کی دعا کے متمنی رہتے ہین کہ جن سے اوسکا حاصلات بھی غیر ممکن اور حاصل بھی اوسکا ناپدار محض اور یہ فقیر ایسا لڑکا خورشید رو کہ جو ہمیشہ اپنے شایقین کو نوع بنوع کی فرحت بخشا کرے بخشتا ہے کہ جو پشتان پشت شائقین کو جیون اور مرن سے آزاد کر دیوے گا ٭

دفعہ ۸ عوام اپنا وقت اشغال دنیوی مین کہ محض نقش برآب ہین برباد کرتے ہین اور یہ ہیچ میرز اپنا وقت ایسے شغل لطیف مین کاٹتا ہے کہ دین اور دنیا دونون ناچیز معلوم ہوتے ہین باوصف اسکے کہ یہ نالایق دس روپیہ کا محرر رجسٹری تحصیلی اہر ولا ضلع اعظم گڈھ کا ہے اس کم بضاعتی مین ایسا قانع اپنے پر ماتما کا رہتا ہے کہ سلطنت ہفت اقلیم کو اپنے مکان کا فرش سمجھتا ہے **بقول دیوان ناصر علی** بادشاہی ہمہ فرش است درایوان ما ٭

حصہ اول. آئینہ حق نما

دفعہ ۹ ہر شخص اپنے ایک طریقہ مذہب کا پابند اور مقلد ہے اور یہ فقیر کل مذاہب کے زنجیرون کے کھولنے اور باندھنے کا قادر ہے ٭

دفعہ ۱۰ ہر بشر فکر دوزخ اور بہشت مین مبتلا ہے اور یہان دونون ناچیز اور مساوی رتبہ مین ہین کیونکہ اونکی کچھ خوف اور خواہش نہین ہے ٭

دفعہ ۱۱ ہر ایک اپنے معبود کو ایک مقام پر دیکھتا ہے اور اس دیوانہ کا یہ مذہب ہے **شعر** یار کو مین نے جابجا دیکھا ٭ کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا ٭

دفعہ ۱۲ ہر شخص دولت جمع کر اپنے پاس رکھتا ہے اور یہ نالایق دنیا اپنا زر کمسو بہ طبع کرانے اس کتاب مین کہ فیض بخشی عام سے غرض ہے صرف کرتا ہے ٭

دفعہ ۱۳ اب نفس کل کا ارشاد ہے کہ اپنے نام اور نشان اور خاندان سے شایقین کو مطلع کر دو تاکہ دوسرے لئیقون کو بھی شوق ترجمہ بید اور بیدانت و انطباع کا اوسکی غالب ہو

ناچار دل نے پرماتما کے حکم کو ضروری اور قابل التعمیل سمجھکر اس آئینہ مذہب ہنود کی تحریر مین قلم اوٹھایا اور ترجمہ بید و شاستر مین جس قدر اپنی لیاقت نے گواہی دی اور جزویات اور کلیات بیرونی مین جس قدر مداخلت تھی اور جو کچھ الہام سے امداد ہوئی نہایت تہ کی بات کہ جسکو آج تک کسی گیانی اور فقیر اور فرشتے نے اظہار نہین کیا اور ہر منتفس اور گیانین جسکے اظہار اور توضیح سے عاجز اور قاصر رہتے آئے اور جن کو کہ معلوم بھی تھا ایسی بخالت کرتے رہے کہ شایقین کم شوق ہو کے اوسکے حصول سے نہایت معذور ہو جاتے تھے لہذا بنظر حل مشکلات عوام یہ فقیر قلم برداشتہ اون بیانات کو اپنے عقل کل کی اعانت سے لکھنا شروع کرتا ہے ٭

دفعہ ۴ یہ فقیر اس کتاب مین ایسے ایسے عمدہ بیانون کو قلمبند کرتا ہے کہ جو خلاصہ بید اور بیدانت کے ہین بس بیدانتی اور صاف دل بلا لحاظ و خیال خوشی عوام جتجار تھا مر کے اظہار سے دریغ نہین کرتا ویسہی اس کتاب مین بعض مضامین بغرض تنسیخ طریق مروجہ و مستمرہ جو خلاف حکم بید کے ہین لکھے جاوین گے ہر چند جہلا اور کم فہمان روزگار اپنی ناخوشی بلاشک ظاہر کرینگے مگر عقلا ضرور بخواہش پسند کرینگے کیونکہ وے سراپا معقول ہین ٭

دفعہ ۵ فیاضی نہایت عمدہ جوہر ہے اور اہل دنیا جب کمال ہوتے ہین ایسی دولت بخشتے ہین جو تھوڑے عرصے مین صرف ہو جاتی ہے اور یہ فقیر حقیر ایسی دولت ابد پایدار بلا تکلف اپنے خواہشون کے لیے بدریغ دونون ہاتھون سے لوٹاتا ہے کہ جسکا لوٹنے والا تمامی عمر محتاج کسی غیر کا رہے بلکہ دوسرے اوسکے دست نگر رہین اور جو کہ اس کیسہ خزانہ عامرہ کے زر کو نہ لوٹے گا ہمہ عمر ہاتھ ملتے ملتے پچھتائے گا کیونکہ ایسے لالی آبدار اور گوہر شاہوار رایگان اور بلا احسان دینے والا کہان پائے گا ورنہ اس عالم مین پیدا ہونے کے نتیجے سے بے لطف اوٹھائے محروم رہجائے گا ٭

دفعہ ۶ واہ کس خوبی اور کیسے درجہ کی بات عمدہ ہے کہ جب معقولہ حکماء سابق معلم برہمہ کو پہچان نہین سکتے اور عقلا برہمہ شناسی کے درجے پر فائز ہوتے ہین ویسہی اس کتاب کے شایقین کے نسبت تصور کرو کہ غافل رہے ہین کہ اسکے شرف مطالع سے

سری پرماتمانیمہ

نفس ناطقہ ناطق ہے کہ یہ گلشن دنیاے دون اقسام گلون سے پُر اور رنگفتہ اور مختص دو قسم کے مخلوق سے محوّل ہے ٭ ایک وہ کہ جنہے اپنے کو صاحب تحریر اور توصیف سمجھ لیا اور نفس ناطقہ کے اقتدارات سے غافل مطلق ہو کے اپنے کو فاعل ہر فعل کا مفہوم کر لیا بالآخر جب مارنے اور سر ہلانے نہین سکتا معترف بقصور ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا کیونکہ طاقت فعل باختیار آتما ہے بدین نظر وہ قائل نفس ناطقہ اور نفس ناطقہ قائل اوسکا رہتا ہے ٭

دفعہ ۲ جب تک عاشق و معشوق جدا ہین بے شک دو ہین اور جب یکجا ہوے درجۂ مواحدت بلا خیال قالب یکجان ہو کر محو ہو جاتے ہین اور وہ کیفیت احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے ویسا ہی آتما کا پہچاننے والا اوس مین محو ہو جاتا ہے اور اوس مذاق مین مستغرق ہو کے اپنے کو بھول جاتا ہے پس باہوش متکلم ہوتا اور مدہوش نشۂ آتما استغنا کے مرتبے کو پہونچکر خاموش ہو جاتا ہے ٭

دفعہ ۳ بدین تصور یہ مشتِ خاک بھی خاموشی کو گویائی سے نہایت عمدہ سمجھکر اپنے پرمیشر کے تصور مین مست رہا کرتا تھا اور علانیہ کسی سے کسی امر کے اظہار کو موجب اپنے تضییع اوقات کا تصور کرتا تھا اور اوقات تصور مین خیر سمجھتا تھا مگر جو امر ہند کے حال پر رحم کر کے نفس ناطقہ نے بیکاری مین اس ہیچمدان کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ تجھ مین جس قدر علم الٰہی یعنے برہمبدیا بھرا ہوا ہے اوسکو ظاہر کر اور اپنے حسن جوہر سے عوام کو ماہر کر اور جس امر مین کہ تجھکو شک ہو گی اور اعانت کی استدعا وہ بغور غور تیرے آئینہ دل مین نقش و نگار سے منقش ہو جایا کرے گی ہر چند کہ اس کوہ گران بار کے اوٹھانے مین بہت سا عذر پیش لایا اور عدیم الفرصتین جو باعث حضوری جناب پانڈے شنکر دیال صاحب تحصیلدار اور سب رجسٹرار بہادر کے لاحق حال مین دوبدو دکھایا مگر عقل کل نے کسی طرح نہ مانا اور راجہ جنک بدیہہ کی نظرات دکھا کر معقول کیا

---

۱ نفس ناطقہ کے اصطلاحی معنے اور اسکی تعریف

۲ فاعل نفس ناطقہ سے مراد

۳ نفس ناطقہ کے قول سے

۴ قائل نفس ناطقہ سے مراد

۵ حصہ اول کے بیان نمبر ۱۲ مین دیکھو

۶ حصہ اول کے بیان نمبر ۱۲ مین دیکھو

۷ حصہ اول کے بیان نمبر ۱۲ مین دیکھو

۸ حصہ اول کے بیان نمبر ۱۲ مین دیکھو

۹ شعر دیوان اسیر

پرماتما نیمہ

مقولہ گوشائین رام پرشادجی اجودھیا باشی ٭ یہ پدھسروری من ہیرا ٭
کاہیکو یہ نگر بسائیو کاہیکو یہ کھیرا ٭ راجا کون کون ہے پرجا کو تہان کرت بسیرا ٭ پانچ
پچیس جہان ایکو ناہین کہو شبد کن ٹیرا ٭ برمھ جیو کا ہے کہلاوے کہو کرم کبھی کیرا ٭
بن سرور کے کمل لکھاوت بن جل چلت ہے میرا ٭ بنا نکھ کے ہنس اور بہت نین بنا سنہی ہیرا ٭
بنا ٹھور یک محل عجائب بن تن پرش کو ڈیرا ٭ چاند سورج جہان ایکو ناہین نسدن ہوت
اوجیرا ٭ بنا رنگ کے چترا ورہت کرین لیکھت چترا ٭ داس پرشا دسوئی گرپورا جو یہی
پدہین نیرا ٭ **شعر بو علی قلندر** رتا توئی کے یار گردد یار تو ٭ چون بنا شی یار باشد
یار تو ٭ تو مباش اصلا کمال این ست وبس ٭ تو در و گم شو وصال این ست وبس ٭
اشعار گلزار ابراہیم چاہیے تجھکو اگر وصل صنم ٭ دل کو خالی غیر سے کر یک قلم ٭
ہے زمین و آسمان پر پردہ نور ٭ گر نہ دیکھے تو یہ ہے تیرا قصور ٭ پردہ اوس پر کچھ نہین
اے ذی شعور ٭ ہر طرف ہے موج زن دریاے نور ٭ طبع کو ہے نوع بنوع کا جو خیال ٭
ہی یہی بس مانع راہ وصال ٭ ہین یہی پردی ترے اوس نور پر ٭ جس سے وہ تجکو نہین آتا نظر ٭

یہان سے آغاز کتاب ہے

کتاب متضمن بر مہ گیان خلاصۂ ہر وشاستر اتما مکاو ابیان

تصنیف صاف باطن روشنضمیر منشی جی دیال سنگھ صاحب رئیس خطۂ کاربان ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینۂ سچ نما

معروف بہ

سخن سنجان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینۂ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینۂ روشنضمیری ہے

مطبع منشی نول کشور مقام کانپور مین حسن اہتمام مطبوع ہوئی

نمبر بیانات	تعداد صفحات	توضیح بیانات
۲۹	۱۸	بیان دنیاداری یا قرینہ اور تعین اوقات اور اشکال تولد اطفال۔
۳۰	۸	بیان رستگاری عقلدان منقول و پابندان قواعد قدیمہ خلاف بیدسراپا معقول اور توضیح مراتبات بخودی اور مدارج اتصال خداوند حقیقی۔

فہرست بیانات بقید توضیح اوسکی بابت حصہ دوم موسوم بہ آئینہ رشد ضمیری

نمبر بیانات	تعداد صفحات	توضیح بیانات
۳۱	۱۰	طریقہ پیدا ہونے رشد ضمیری کا عامل کی وجودین کہ جس سے حسب کمال درجہ رشد ضمیر کا خطاب ملتا ہے
۳۲	۲۶	قواعد پیدا کرنے رشد ضمیری کا دوسرے کے دل پکہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلا تردد دیکھ سکے۔
۳۳	۵	بیان اوس کیفیت نادر اور غیر مترقبہ کا کہ جس سے پر یا تمامی الفور لمحاوی اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا سہل الاصول معینہ استادان قدیم بھی نکرے۔
۳۴	۱۷	بیان مشرح دیکھنے جسم لطیف اپنے کو اپنے آئینہ جسم مین مع کیفیتہاے ہمزاد وطریقہ ہاے معاینہ بدیہی بیراٹ سروپ
۳۵	۱۸	بیان حدیافت حیات وممات یعنی جین و مرن ہر ایک فرد مخلوقات۔
۳۶	۱۴	خاتمہ کتاب مع نصائح دوستان شائق علم اکبر یعنے برمھ بدیا۔

تمام شد

نمبر بیانات	تعداد دفعات	توضیح بیانات
۱۵	۴	بیان جہل کسب کمال و کشف و معجزہ و حیا نیان پرماتما کہ جو وجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے ؛
۱۶	۶	سولہہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح پر علم ہونے سے آدم فرشتون کے درجے سے بھی اعلے مراتب پر پہونچ جاتا ہی اور وضاحت معنی نرگن اور سرگن —
۱۷	۱۲	بگیان یعنی عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سی اولیا اور مرد کامل عیار اور وہل پرماتما ہو جاتا ہے —
۱۸	۸	بیان شناخت بیگیانی کہ جسکی تعظیم اور تکریم ہر ایک فرد مخلوقات پر واجب اور فرض ہے کیونکہ وہ وہل پرماتما ہوگیا ہے —
۱۹	۱۲	تارک الدنیا کی توضیح بنامین عاید فصیح و بلیغ و مختص دنیا داران کے لیے قابل دید اور فقرا کے لیے لایق شنید ہے —
۲۰	۸	توضیح طریقہ حصول سلیقہ برہم گیانی کہ جسکی عمل آوری سے انسان فرشتہ خصال اور ملایک تمثال ہو جاتا ہے —
۲۱	۸	بیان توضیح سلیقہ پرمہنس اور وضاحت طریقہ پرمہنسی کے عمل درامد کا —
۲۲	۲	مجذوب کے عنوان کی وضاحت باحسن قرینہ بلاغت و فصاحت کہ جس درجہ مین پہونچنا بہت مشکل سے ہوتا ہے —
۲۳	۴	بیان طریقہ ریاضت کہ جس راہ عمدہ و پسندیدہ پر چلنے سی مرد فرض یعنی جوگیشور درجہ کہلاتا ہی
۲۴	۵	بھگت کے نام کی شرح اور اوسکی توصیف کہ جس چال و چلن سی رہنے کے لیے متقدمین نے تاکید کی ہے —
۲۵	۴	ترکیب عجیبہ جاہل سی عقلمند ہونیکی شرح مع توضیحات جاہل اور جاہل مطلق اور عاقل اور عاقل کامل
۲۶	۴	بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جایز رکھا ہے —
۲۷	۳	بیان اوٹھہ جانی پردہ غفلت انتشکرن جو مبدع ریاضت باخوش و ضاحت ہے
۲۸	۱۸	بیان وجہ لاعلمی اہل ہنود و علم اور عمل بید و بیدانت سی اور طریقہ عمل آوری کا اونکی —

فہرست بیانات حصۂ اول موسوم بہ آئینۂ تصوف از حصہ جات کتاب آئینۂ مذہب ہنود

نمبر بیانات	تعداد صفحات	توضیح بیانات
۱	۲۶	دیباچہ مع اظہار سبب تالیف وحال مؤلف وبیان اصول مذہب اہل ہنود
۲	۱۴	بیان آتما وظہور وحدانیت ودلائل احدیت پرماتما وتفریق مقابل نفطی آتما اور پرم آتما
۳	۴	بیان اجتماع دل مع فوائد اوسکی اور تعریف گردش دل اور پرکھای اشٹدل کمل مع وقوع اوقات اوسکے
۴	۱۰	بیان ضبطی حواس عشرہ اور فائدہ انضباط کہ جس کو فقرای ہند مین سمادھ کہتے ہین
۵	۱۲	بیان آتما شناسی اور ظہور جلوۂ نور پرماتما کہ جسکی ضمن توضیحات مین بیانات سبج سمادھ اور اناہد شبد یعنی سلطان الاذکار اور اجپا جاپ اور نیز دیگر طریقہ ہای ریاضت جو نہایت نایاب اور بجیلون کے ذہن سے ملنا غایت مشکل تھا اور فی زمانہ جسکی دستیابی بھی اہم ہے مندرج ہین
۶	۹	بیان توضیح صفائی قلب اور قواعد مستحسنہ اتصال برہمہ کہ جسکے عمل سے شایقین درجہ معراج سے بھی اعلے مدارج پر بے تکلف پہونچ جاتے ہین کہ جس مقام سے پھر واپس آنا نہین ہوتا
۷	۹	بیان اوٹھہ جانی نقاب حجاب مایا اور نظر آجانا جمال شاہد معنی کہ جو خاتمہ مراتبات ریاضت ہی
۸	۱۸	بیان پیدائش عالم اور مایا اور تفریق غلطی جیو آتما وپرماتما وآتما
۹	۷	بیان واصل ہونے پرماتما سے حسب مقولہ گوسائین تلسی داس اور ملجانے برم جوت مین حسب مقولہ مولوی روم وشاہ بوعلی قلندر مردان مرتاض وواقف اسرار خداوند حقیقی
۱۰	۲۳	بیان بدیاداد دیا اور ہرجپارا وستہا اور وقوع اقسام خواب اور توضیح اوسکی اشکال موقوعہ کا
۱۱	۹	بدیہہ مکت اور جیون مکت کی شرح کہ جسکے عمل سے عامل راجہ جنک بدیہہ کے درجے کے مقابل ہوجاتا ہی مع دیگر توصیفات اوسکے
۱۲	۴	بیان نہ جگانی سوئے ہوئے آدمی کو کہ جسکی توضیح نہایت فائدہ بخش اور سود مند ہے
۱۳	۳	بیان اسم اعظم یعنی اجپا جاپ کہ جسکو شغل پرنو کا کہتے ہین اور بیدوان اور بیدانتی کا اسی طریقہ پر اکثر عمل ہوا کرتا ہے اور بیان شرف اعتقاد
۱۴	۶	بیان اقسام سیدھی اور طرز حاصلات کا اوسکے کہ جسکا عامل ریدھ اور سیدھ اور نوبیدھ کا داتا کہلاتا ہی

Sinah Mazahab Hanood

کتاب متضمن بر مہ گیان خلاصہ ہر دو شاستر اتما کا و ابیان
و پون شناسی صحیح

تصنیف صاف دلبذیر و تنقیح منشی جی دیال سنگھ صاحب رئیس خطہ کاربان ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینہ مذاہب ہنود

معروف بہ

مخزن مذہب لبنان

کہ پہلا حصہ اساسی بہ آئینہ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینہ روشنی ہے

مطبع منشی نول کشور مقام کانپور مین حسن اہتمام مطبوع ہوئی

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمتاً اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب مذہب ہنود اردو بھاشا و مجربہ دفتر کا لیستھ سماچار الہ آباد و کتب بھاشا بنحط ناگری اتہاس و کتب پران و گتب ویدانت و کتب کا وبہ ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرماکر حظ کافی دبہرہ وافی اوٹھاوین۔

کتب مذہب ہنود اردو بھاشا

دیوی بھاگوت - کاپوراتر جمہ موسوم بہ بھگوتی لتھا
ترجمہ پنڈت پیارے لال
وشنو بھاگوت کاپوراتر جمہ بموجب ترجمہ ایکمص لان ناری
مع ترجمہ سکھ ساگر مرتبہ منشی رگھر دیال۔
بھاگوت منظوم - از منشی جگناتھ خوشتر۔
گنیش پران منظوم منشی شنکر دیال فرحت۔
شیو پران - منظوم ایضاً
سورج پران منظوم غریب و نادر مولفہ لالہ خدا بخش۔
گیا مہاتم - مترجمہ منشی لالجی۔
ایکادشی مہاتم - مولفہ لالہ رام پرشاد۔
گیتا مہاتم و گنیش چوتھ مؤلفہ منشی رام سہائے تمنا۔
مہابھارت منظوم مصنفہ منشی طوطا رام شایان
رامائن تلسی کرت بھاشا مع تصاویر۔
ایضاً ایضاً ایضاً
ایضاً ایضاً ایضاً
رامائن منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔
ایضاً - منشی جگناتھ خوشتر مع تصاویر۔
اودھیت رامائن منظوم - " "
جانکی منگل منظوم - " "
بیتالیسو سمیہ منظوم - بابو گرور نرائن۔
برج بلاس - شری کرشن لیلا۔
پریم ساگر یعنے دسم سکندھ بھاگوت مترجمہ لالہ سوامی دیال
ایضاً - منظوم منشی شنکر دیال فرحت۔
کتھامرت نرائن - مسمی بہ دافع عذاب۔

کتھامرت نرائن منظوم جگناتھ سہائے۔
ایضاً ایضاً ایضاً
کتھامرت نرائن مولفہ نجباو رسنگھ باشاعت
پھولپور پنساری۔
کتھا چترگیت منظوم۔
امرت کتھا مصنفہ منشی رام سہل تخلص مبارک۔
پربلاد چرتر منظوم مترجمہ لالہ گردھاری لال کہتری
سدامان چرتر - مع فرہنگ الفاظ بھاشا مصنفہ
لالہ موہن لال رئیس سدھور۔
ایضاً خرد ایضاً موسوم بہ منظومہ فرخ
ایضاً - مؤلفہ جگناتھ سہائے۔
بھگت مال - مؤلفہ منشی تلسی رام۔
مجموعہ صفات انسانی تذکرہ روایات مندرجہ
پران مترجمہ لالہ لالجی شری واستویہ کاکوروی۔
گنجینہ رموز کش - منظوم منشی جگناتھ۔
شیو سہسر نام مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔
ست نام بھاکھا مصنفہ منشی جے کرن۔
شکنتلہ چالیسی مصنفہ شنکر دیال فرحت۔
کاشی استتی مترجمہ منشی جیمل لال۔
سورساگر بصورکیت۔
شکنتلا ناٹک - مترجمہ منشی کاظم علی۔
اُمان پت دگیجی مؤلفہ منشی لالجی کاکوروی۔
سوانح عمری شری مد پنڈت اُمان پت تیواری جودھیا۔
مجموعہ بدھان - بھومین کرن گورو کرن ستکرم

INSTITUTE • INDIAN •

کتاب متضمن ہر مہ گیان خلاصہ ہر دو شاستر اتما گیان و ابیان
شناسی صحیح

تصنیف صاف باطن رشتہ تصنیف منشی جی دیال سنگھ صاحب رئیس خطہ کاربان ضلع غازیپور مسمی

آئینہ ہائے سہ گانہ

معروف بہ

مخزن لبیان

کہ بہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینہ تصوف و دوسرا حصہ موسوم بہ آئینہ روشنضمیری ہے

مطبع منشی نول کشور مقام کانپور بہ تحسین اہتمام مطبوعہ ہوئی

Ā'īnah-ĕ-mazhab-ĕ-Hunūd.

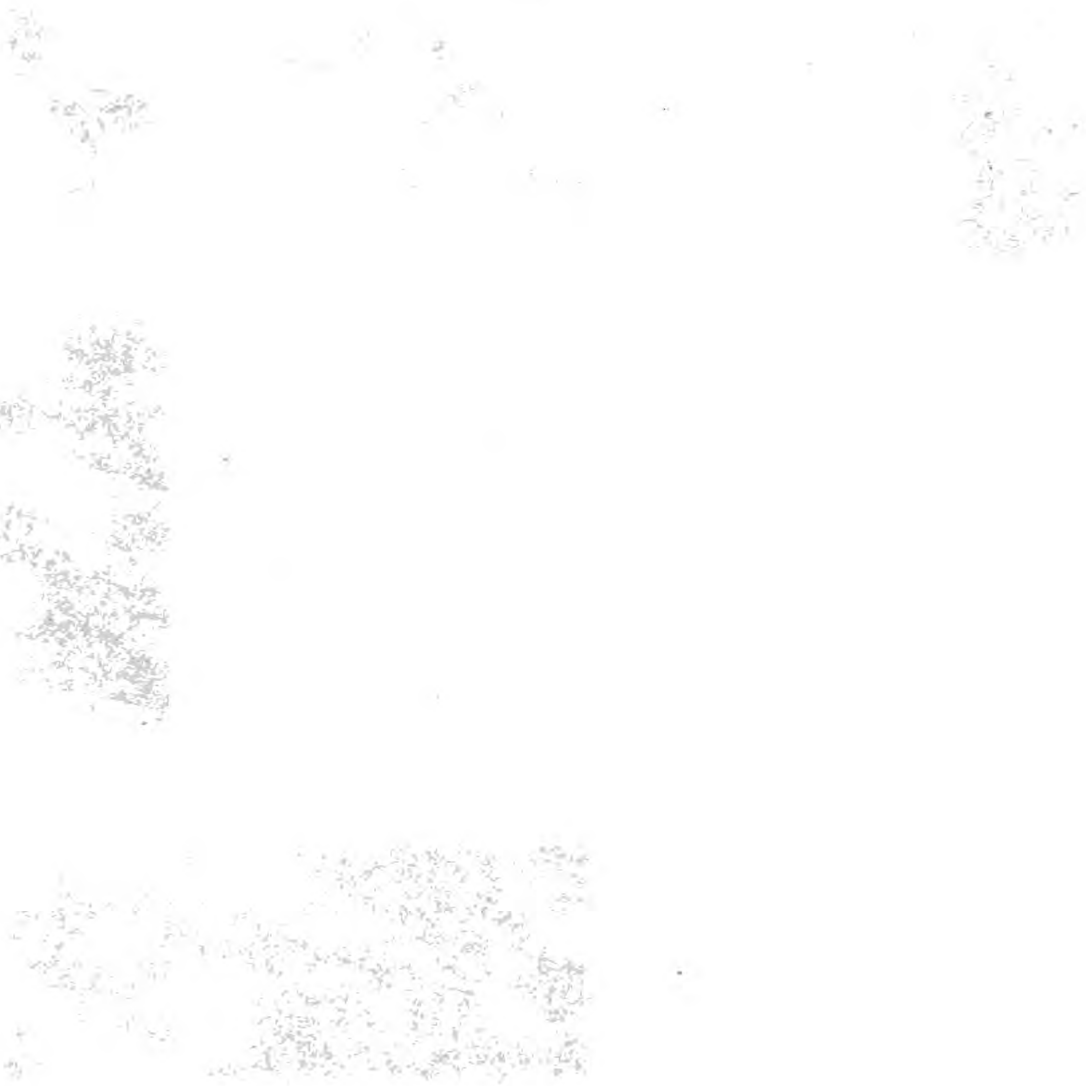

16.E.4.
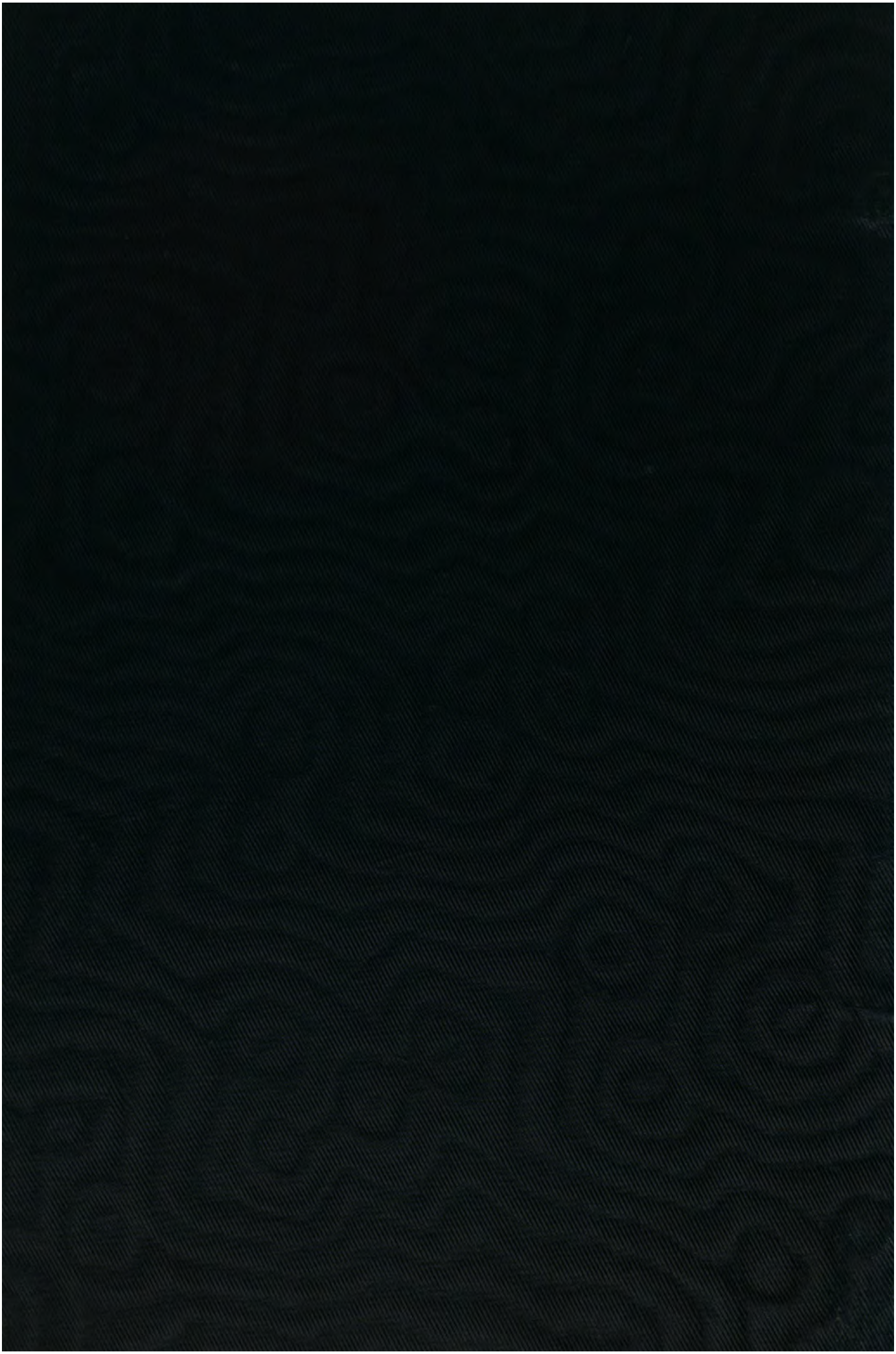
Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.